

ما شاء الله لا قوة الا بالله

مرتبه خباب فشتي محمدعل خان نظام راسي ضيوفی طلاء العالي بهر کونیه از طبرستان

تاج خباب  
دولت پزیر

با تمام کترین حیدر از لی فیق محمد ماجد علی تجا و زار شد عن و بنا انحنی و اجملی

کلمتی سرین مجھو بازار ایست طبع پوید



## تمہید ترویج مذہب جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ حال وہابیہ کا کہ محمد بن عبدالوہاب ساکن نجد کے پیروہین یہ ہے کہ ۱۲۸۰ھ میں بمبئی  
انتظام سلطنت روم دیکھ کر خروج کیا اور اس بنا پر سب مسلمانوں کو مشرک ٹھہرایا اور ایک نیا عقیدہ  
بنایا کہ جو اسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین پر تغلب کیا اور اہل سنت کے قتل کو مباح کیا اور ایک  
زمانہ تک حرمین طہیین اور بضع عراق کے شہروں پر مثل کربلا وغیرہ کے انکا تسلط رہا آخر مسلمانوں کے  
لشکر نے اُپری فتح پائی اور استیصال کلی آسکا ۱۳۳۵ھ میں ہو گیا اور انکے نئے عقیدہ کی کتاب  
کتاب التوحید نامی جو ہندوستان میں آئی تھی مولوی اسمعیل نے اسکو اختیار کیا اور ایک سالہ  
اسکے مطابق کہ گویا آسکا ترجمہ و شرح ہے اردو زبان میں تصنیف کیا اور تقویت الایمان آسکا نام  
رکھا کہ اسکی رو سے انکے استنادوں سے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی شرک  
سے نہیں بچتا ہند کے علماء اہل سنت نے تحریر و تقریر سے انکا خوب رد کیا ہندوستان میں وہابی  
وہ ہے جو تقویت الایمان کو حق سمجھے اور مولوی اسمعیل کے مذہب کو اچھا کہے فقط اور وہ جو وہابیہ کے  
عقیدہ کا حال ہے اوپر مذکور ہوا اسکی ایک سند بہت بڑی معتبر عبارت شامی ہے درمختار نام جفقہ  
کی کتاب شتر ہے علامہ شامی نے اسپر ایک حاشیہ لکھا آسکا نام رد المختار معروف شامی ہے اور  
وہ حاشیہ تمام بلاد اسلامیہ میں مشہور ہے اور ہند کے وہابیہ یعنی مولوی اسمعیل کے پیروں جیسے  
مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی بشیر الدین قنوجی اور مولوی امداد العلی صاحب الجسر میرٹھ  
ڈپٹی الکلکٹر اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب فیضی اور مولوی  
اشرف علی صاحب تھانوی اور مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی وغیرہم جو بحایت مولوی اسمعیل  
کے مذہب اہل سنت کے رد میں رسالے تصنیف کرتے ہیں اور مولوی اسمعیل کی طرف سے



جواب لکھتے ہیں اور چھپکھپاتے ہیں یہ لوگ بھی اس حاسطہ شامی سے اپنے رسالوں میں سند لاتے ہیں عبارت اسکی یہ ہے کہ ما دفع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تقلبوا علی الحرمین و کانوا یشتمون مذهب الخیاط لکنہم اعتقدوا انہم المسلمون و ان من خالف اعتقادہم مشرکون لاسیما جوید تک قتل اہل السنہ و قتل علما ہم حق کسرا للہ تعالیٰ شکرکم ہم و حارب بلادہم و قتلہم و صارت الاسلام عام ثلاث و مائتین و الف و انتقمہ یہ عبارت نسخہ مطبوعہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۱۰۱ پر باب الخیاطہ میں ہے اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہندوستان کے وہابی یعنی اسماعیلیہ جو اپنی وہابیت کی برائی چھپانے کے واسطے وہابیہ نجد کی تقریباً زبانی بیان کرتے ہیں اور یہ ابون مین لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہست اچھے لوگ دیندار تھے اور اہل سنت و جماعت سے کچھ مخالفت نہ تھی اور انھوں نے کچھ اور ظالمین کیا اور اس ملک کے لوگ انکو برا نہیں جانتے ہیں یہ سب باتیں وہابیہ اسماعیلیہ کی کذب و افتراء ہیں اور اس حرکت سے انکا وہابی ہونا ہر ماقول پر ظاہر ہوتا ہے۔

## نقل عبارت فتاویٰ رشیدیہ مصنف مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

سوال وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور کون سی جنہوں کے عقائد میں کیا فرق ہے ؟

الجواب محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکے عقائد عمرہ تھے اور مذہب انکا جنسلی تھا البتہ انکے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور انکے مقتدی اچھے ہیں مگر ان جو صریحاً کہتے ہیں میں فساد آگیا ہے اور عقائد مسیحی مقلدین اعمال میں فرق حقیقی شافعی یا حنبلی کا ہے۔

مسلمانو خود انصاف کر لو کہ دیوبندی اور وہابی میں کیا فرق ہے جبکہ مفتی صاحب نے خود یہ فیصلہ کیا ہے جو نہایت مشہور و معروف سرگروہ علماء دیوبند ہیں۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين شفيع المذنبين محمد وآله الطيبين واصحابه الطاهرين بعد حمد و صلوة کے جاننا چاہئے کہ ہندوستان میں بسبب آزادی کے اسلام میں فتنے اور شیع کے احکام میں رخنے پڑ گئے۔ اس زمانے میں کہ قاضی مفتی محنت خلیفہ سرپرست رہے جن کا خوف ہو نفس اور شیطان نے جو آدمی کے دشمن ہیں قابو پایا عجیب طرح کا ہنگامہ برپا ہوا کہ ہر شخص گویا مالک دین ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو قصوف کہ دین کا کمال ہے بالکل چھٹ گیا نام و نشان باقی نہ رہا عمل کا تو کیا ذکر بلکہ گویا نایاب ہو گیا اور بے ادب زبان دراز جاہل لوگ اسکو برا کہنے لگے۔ اور بموجب فرمان حضور کے اسلام میں (۷۳) فرقے ہو گئے انہیں سے خواج پھر وہابی وغیرہ ہوئے۔ ہر فرقہ آپکو صراط المستقیم یعنی سیدھی راہ پر جانتا ہے مگر صرف ہر ایک کا جاننا اور کہنا کفایت نہیں کرتا اور انکے فقط کہہ دینے سے ثابت نہیں ہو جاتا بلکہ حق وہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام سے ثابت ہو اس واسطے ہم رجوع کرتے ہیں خدا و رسول کے کلام کی طرف یہ بات دریافت کرنے کے لئے کہ سیدھی راہ اور صراط مستقیم کونسی ہے سو قرآن شریف کی پہلی سورت میں اللہ تعالیٰ بندوں کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت مانگن اور یوں کہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اور اسی جگہ صراط مستقیم کا بیان بھی فرمادیا کہ وہ راہ آنلوگوں کی ہے جنہر تو نے انعام کیا ہے اور دوسری جگہ ان لوگوں کا بھی بیان فرمادیا کہ کون ہیں یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرے تو ان لوگوں کا ذکر کرنا لازم ہوا کہ جنکے واسطے سے سیدھی راہ بند و نکو



پہنچی ہے اور انکے اعمال کے دیکھنے اور اقوال کے سنیے سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ  
 سے جدا ہو جاتی ہے اور نہیں تو مختلف مذہب والوں میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ میں سیدھی  
 راہ پر ہوں سو ایک جماعت کو مقرر کیا چاہئے کہ سیدھی راہ کے بیان کرنے والے ہوں  
 اس واسطے سیدھی راہ کا بیان اس طرح تعلیم فرمایا صراطِ الدینِ انعمت علیہم یعنی  
 اُن لوگوں کی راہ کہ انعام کیا تو نے آپس میں لفظ قرآن مجید میں دوسری جگہ تفسیر فرمایا ہے  
 کہ وہ چار فرقے ہیں انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین تو معلوم ہوا کہ سیدھی راہ  
 راہِ اُن چار فرقوں کی ہے اور بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کے وقت میں  
 ان چار فرقوں کو اپنی نظر میں لحاظ کرے اور انکی راہ طلب کرے جیسا قرآن شریف میں  
 فرمایا ہے ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين  
 والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفيقا طیع یعنی  
 جو کوئی اطاعت خدا و رسول کی بجا لاوے اور دونوں کے کلمے پر عمل کرے سو وہ راہ  
 میں اُن لوگوں کے ساتھ جاتا ہے کہ انعام کیا ہے اللہ نے آپس اور وہ چار فرقے ہیں انبیاء  
 اور صدیقین اور شہداء و صالحین یہ گروہ اچھے رفیق ہیں پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ  
 میں راہِ حق کا ڈھونڈنا ہے اور صِرَاطِ الدینِ انعمت علیہم میں رفیق کا طلب کرنا ہے  
 کہ رفیقِ ثم الطریق پہلے رفیق پھر راہ اس جگہ جانا چاہئے کہ عوام مومنون کو صالحون کی  
 رفاقت کرنا چاہئے اور صالحون کو شہید و شہداء اور شہداء کو صدیقون کی اور صدیقون کو  
 انبیاء کی اور جو کوئی عوام مومنین سے چاہے کہ رفاقت انبیاء کی کرے اسکو ان میں گروہ  
 کی رفاقت درجہ بدرجہ ضرور ہے جیسے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو بغیر رفاقت  
 جمعدار کے کہ وہ کسی رسالہ دار کی رفاقت میں ہو اور رسالہ دار کسی امیر کے بڑے



امیروں میں سے رفاقت میں ہو ممکن نہیں اسی واسطے اہل اللہ کے طریقوں میں داخل ہونا  
 اہل اسلام کا محمود ہوا اور بھی جاننا چاہئے کہ جو اصل راہ عالم غیب سے انبیاء کو تعلیم فرمائی  
 اور انبیاء سے صدیقوں کو اور صدیقوں سے شہیدوں کو اور شہیدوں سے صالحوں کو پہنچی  
 ہے۔ لازم ہوا پہلے انبیاء کو جاننا اور اسکے بعد ان تینوں کو تو انکی رفاقت کی طلب تیسر ہو  
 شاہ عبدالعزیز صاحب نے یہاں چاروں لفظوں کے معنی بیان کئے اور لکھا کہ شہید  
 اسے کہتے ہیں کہ دل کو اسکے مشاہدہ حاصل ہوا ہوا اور جو کچھ انبیاء سے اسکو پہنچا ہوا اسکا دل  
 ایسا قبول کرتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسی واسطے دین کے کام میں جہاں دنیا اسکے نزدیک آسان  
 کام ہے کو ظاہر میں مارا نکلیا ہوا اور آخر کو شاہ صاحب نے لکھا دلی ان تینوں فرقوں کو شامل  
 ہے لیکن اگر مصلحتوں کو کہتے ہیں اور وہ چیز کہ ان چاروں فرقوں کو شامل ہے اسکے علامات  
 سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو دوست رکھتا ہے اور انکے رزق کی کفالت کرتا ہے اس طرح کہ  
 اوروں سے ممتاز ہوں اور دشمنوں سے بچا تا ہے اور غربت میں انکا انیس ہوتا ہے اور انکے  
 نفسوں میں غیرت دیتا ہے کہ امیروں اور بادشاہوں کی خدمت سے راضی نہیں ہوتے  
 اور ہمت بلند کرتا ہے کہ دنیا کی ناپاکی سے آلودہ نہیں ہوتے اور انکے دلوں کو روشن کرتا ہے  
 اور انکو وہ چیزیں معلوم ہوتی ہیں کہ بڑے بڑے عالم قلوب کو معلوم نہیں ہوتی ہیں مگر بڑی  
 کمشنش سے اور عطر طویل میں اور کسی مصیبت سے تنگدل نہیں ہوتے اور انکو ہمت دیتا  
 ہے کہ جباروں اور زبردستوں پر تاثیر کرتی ہے اور انکے کلام اور انفاس اور افعال اور  
 مکانات میں اور مصعبتوں اور اولاد اور نسل میں اور انکی زیارت کرنیوالوں میں برکتیں پے  
 درپے ظاہر کرتا ہے اور اپنے نزدیک انکو ایسا جاہ و مرتبہ بخشتا ہے اور انکی دعا مستجاب  
 ہوتی ہے بلکہ جو کوئی اپنی حاجت میں آئے تو اسکی حاجت روا ہو جاتی ہے



اور جو خصوصیتیں اور علامتیں کہ آنکو عالم برزخ میں اور قیامت عالم ملکوت میں دیتا ہے  
 اس قبیل سے نہیں ہیں کہ عوام مومنین اسکو دریافت کر سکیں مگر بعد دیکھنے ان عالموں  
 کے یہ خلاصہ ہے تفسیر عزیزی کا اور بھی اسمیں ہے کہ اس جگہ ایک شبہ ہوتا ہے کہ مسیدھی  
 راہ اور صراط المستقیم ایک ہوتی ہے اور چار گروہوں کی راہیں مختلف چاروں کی ایک راہ  
 کیونکر ہو سکے ہر نبی کا دین شریعت اور ہے اور ہر ولی کے شغال اذکار جدی طہلیت میں مہول  
 ہیں اور قول مشہور ہے الطرق الی اللہ بعد انفاکس الخلاق یعنی جتنے آدمی ہیں اتنی  
 راہیں ہیں اللہ کی طرف پھر باوجود کثرت کے ایک راہ کیونکر ہو۔ جواب یہ ہے کہ اس طرح کی  
 کثرت اور اختلاف کچھ ضد ایک ہونیکا نہیں ہے اور اس اختلاف سے راہ مختلف نہیں ہو جاتی  
 ایسا ہے کہ ایک قافلہ ایک شہر سے ایک شہر کو ایک راہ میں جاتا ہے کوئی اسمیں سوداگر ہے  
 کوئی بوجھاٹھا نیوالا ہے کوئی نگہبان کوئی پاسدار سب ایک ہی راہ میں جاتے ہیں مگر اپنے  
 اپنے مناسب اور اپنے اپنے منصبوں اور خدمتوں کے مناسب کام مختلف کرتے ہیں  
 ایسے ہی انبیاء اس راہ میں راہبر اور بدرقہ ہیں اور صدیق اور شہید اور صالح مرتبہ مرتبہ  
 رفیق اور باربردار اور پاسدار ہیں۔ راہ ایک ہی ہے یہاں تک سب تفسیر عزیزی سے لکھا  
 گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولى ونصلہ جہنم  
 وسانا مصیدا۔ یعنی اور چلے سب مسلمانوں کی راہ کے سوا۔ ہم اسکو پھیرینگے جس طرف کو پھیرا  
 اور پونچاویں گے اسکو ہم دوزخ میں اور پونچا پری جگہ مولوی عبدالقادر صاحب نے ترجمہ میں اس  
 آیت کا فائدہ یوں لکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے  
 مسلمانوں کی جماعت پر جس نے جدی راہ پکڑ لی وہ جا پڑا دوزخ میں پس جس بات پر امت  
 کا اجماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سود و زخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



فرمایا ہے لا یحل دم امرء مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث  
 الذیہ الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفاد للجماعة اس حدیث کو بخاری اور  
 مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے مسلمان کا کہ خدا کی توحید پر میری رسالت کی گواہی دے خون حلال  
 نہیں مگر تین کا ایک جو بیاہا ہو ازنا کرے سنگسار کیا جائے دوسرا جو کوئی کسی کو مار ڈالے  
 یا سکامار ڈالنا بطریق قصاص کے چاہے تیسرا ترک کرنے والا دین کا چھوڑنے والا  
 جماعت کا نووی علیہ الرحمۃ نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ جو کوئی مسلمانوں کی جماعت  
 سے نکلے نئی بات نکال کر اجماع کے خلاف جیسے رافضی اور خارجی اور ان کے سوا سب اسمین  
 داخل ہیں ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اتبعوا السواد الا عظم فانہ من شذ شذ فی النار یعنی سوا ا عظم کی  
 پیروی کرو کیونکہ جو اکیلا ہوا اکثروں کی متابعت سے وہ اکیلا دوزخ میں گزرا یا جساویگا  
 شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے مقصود یہ ہے کہ جس جانب میں اکثر علما ہوں اسکی  
 پیروی کرو ورنہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ید اللہ علی الجماعة من شذ شذ فی النار یعنی جماعت پر اللہ کا  
 ہاتھ ہے جو جماعت سے اکیلا ہو دوزخ میں پڑیگا اکیلا ابو داؤد اور امام احمد نے ابو ذر  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الشیطن  
 ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذة والقاصیة والنحیة وایاکم  
 والشعاب وعلیکم بالجماعة والكافة یعنی شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا  
 کہ پکڑ لیتا ہے جسکو کہ اپنے بھیائیوں سے نفرت اور بے بسی کے سبب بچ رہے اور جسکو کہ



گلے سے اکیلی چلی جاوے اور جسکو کہ اکیلی رہ جاوے اپنی جماعت سے گھاٹیوں میں مت جاؤ  
 اور جماعت کو لازم پکڑو شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے مقصود یہ ہے کہ جماعت سے  
 باہر نہوا اور اکثر عالم جس طرف ہوں اسکی پیروی کرو۔ جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع  
 تابعین اور انکے اتباع کا ہے کہ جبکہ اہل سنت و جماعت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے  
 جب سے اب تک اسی صراط مستقیم پر ہیں اور جماعت سواد اعظم امت وہی ہے اور ہر وقت میں  
 اکثر اطراف میں اظہار حق اور مددگاری دین کی امنغین سے ہوتی رہی اور سب مذاہب و مذاہب  
 اور تنبیہ لسانی اور سنائی کرتے رہے اور بموجب وعدہ الہی کے فان حزب الله هو الغالبون  
 یعنی تحقیق علیہ السلام فرمودہا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے اللہم یا ربک لنا فی شامنا ویدنا۔ یعنی اے اللہ برکت دے ہمارے ملک  
 یمن میں اور ملک شام میں قالوا فی نجدنا یعنی لوگوں نے عرض کیا کہ ملک نجد کے واسطے  
 بھی دعا فرمائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی واسطے ملک شام اور یمن کے  
 پھر لوگوں نے عرض کیا واسطے ملک نجد کے آخر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 ہناک الزلازل والفتن دیہا یطلع قرن الشیطان یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے  
 ہونگے اور اس سے شکے گی امت شیطان کی اے مسلمانوں دیکھو یہ معجزہ پیغمبر خدا کا بارہ سو  
 برس کے بعد ظاہر ہوا <sup>۱۲</sup> ہجری میں سلطان عبدالحمید خان غازی بادشاہ روم کہ بڑا  
 عادل و دیندار صاحب عزم تھا جنت نصیب ہوا۔ سلطان سلیم ثالث اسکے جتنے نے اسکے  
 بیٹوں کو نظر بند کیا اور زبردستی سے بادشاہ ہو گیا اور بہت امیرون اور سرداروں کو اس  
 خیال سے کہ ہوا خواہ سلطان اور اسکی اولاد کی سلطنت کے خواہان ہیں مع اکثر فرج عمدہ کے  
 حالت غفلت میں بجز قبض روح سلطان مرحوم کے مرواڈالا اور رعیت پر بھی ظلم شروع کیا



ایسی باتوں سے روم کی سلطنت میں غلغلہ مچ گیا اس لئے صوبے کے ترکی زبان میں پاشا کہلاتے  
 ہیں اور پھولے پھولے بادشاہ کے سلطان روم کے تابع تھے سب پھر گئے آپ آپ کو حاکم ہو گئے  
 سلطان کا حکم کچھ نہ رہا پسمین لڑائیاں ہوتے لیکن جو زبردست ہو گیا کمزور کا ملک چھین لیا  
 اور طرح طرح کے فتنے و فساد برپا ہو گئے۔ سب سے بڑا فتنہ نجد کے رہنے والوں کا ہے کہ وہ  
 ایک ملک ہے حجاز و عراق کے بیچ میں اور شیطان ملعون اسی نجد کے شیخ کی صورت بننے  
 لگا کے کافروں کا شریک مشورہ ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کے لئے اس  
 سبب سے شیطان کو شیخ نجدی کہتے ہیں اس حادثہ کا کیا بیان کروں مکہ مدینہ کے رہنے والوں  
 نے یزید علیہ ماعلیہ و جلالہ علیہ السلام کے ظلم جو کانون سے سنے تھے نجدیہ کے ہاتھ سے اپنی آنکھ سے  
 دیکھے تفصیل اس کی یہ ہے کہ عبدالوہاب نام ایک رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور  
 باپ دادا سے اس کے علم ظاہری اور باطنی میں اس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ تھے  
 اور اس خاندان کا اس ملک میں بڑا اعتبار تھا عبدالوہاب نے حال سلطنت کی خرابی کا  
 دیکھ کر ارادہ کیا بادشاہی کا اور یہ صلاح ٹھہری کہ دینداری کے چیلے سے اور لوگوں کو جمع  
 کر کے مکہ اور مدینہ کو اپنے تصرف میں لے لیجئے کہ فوج و لشکر سے خالی ہیں اور مال اور خزانہ  
 آئینہ پیشمار ہے چنانچہ اسے جب مال و خزانہ اور ایک بڑے گروہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا  
 تو وعظ میں یہ بیان کیا کہ سب حاضرین ملکر ایک شخص کو سردار مقرر کریں مگر مجھ کو معاف رکھیں  
 کہ دنیا کی رغبت نہیں رکھتا ہوں پہلے ان لوگوں نے جو ملے ہوئے تھے پھر بیہوش ہوئے کہ اس کا  
 سوائے آپ کی ذات شریف کے اور کوئی اس کام کے لائق نہیں تب اسے کہا کہ میں مجبور  
 ہوں کہ مسلمانوں کا گروہ مجھے سرداری کے لئے منتخب کرتا ہے میں خلاف کیسے کر سکتا  
 ہوں لاچار ہو کر قبول کرتا ہوں مگر ایک شرط یہ ہے کہ عقائد اعمال میں میرے تمام لوگ



مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پھرو آخر سب سے بیعت لیکر امیر المومنین بنا اور نام اسکا سلطان نام  
 کی جگہ خطیرین داخل ہوا قصبہ رعیہ جو کہ وطن تھا تخت گاہ قرار دیکر اپنی اولاد اور اقارب کو شہر و  
 کا حاکم کیا اور آپ خود ایک نیا مذہب جاری کیا جسکے روستے اہل سنت و جماعت کا فرطھرمین  
 کچھ مسئلے متفرق خارج ہون کے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاہریہ وغیرہ کے مذہبوں سے لیکر کچھ اپنے  
 دل سے جوڑ کر ایک رسالہ بنایا محمد نام اسکے چھوٹے بیٹے نے اسمین بڑھا کر کتاب التوحید نام  
 رکھا پھر اسکو آپ اختصار کیا حاصل اسکا یہ کہ تمام امت مرحومہ کا فرہے خصوصاً وہ جسے ولے حرمین  
 شریفین کے تاکہ انکا لوٹنا اور مار ڈالنا جہاد ٹھہرے تاکہ خوب حال و زحج ہو جائے اسی کارروائی  
 (اور خطرات سے آسنے اس وہابیہ فرقہ کی ترقی کیا خدا پناہ میں رکھے اس فرقہ سے) ہندوستان  
 میں اس دین کے پھیلنے کا قصہ ہے کہ مولوی اسمعیل کی فکر میں حد سے اور طبیعت میں مذہب سے  
 بے قیدی کی رغبت پہلے سے فحشی بزرگ انکے اس سبب ان سے ناراض بھی تھے مگر انھوں نے  
 ایک بھی نہ سنی اور فرقہ وہابیہ کی ترقی میں سخت سرگرمی کو راہ دیکر اہل سنت و جماعت کے گمراہ  
 کرنا شروع کیا اور اکثر ہندوستان میں انکے چند مقاہمون پر پیرو ہوئے۔ اور شاہ عبدالعزیز  
 صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام مملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی حرم اور نواسون  
 وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کرادیا مولوی اسمعیل کو کچھ نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی  
 بزرگوں میں نہ رہا مولوی اسمعیل کھلے بندہ نہیں کھلم کھلے تین چشمے فساد کے دین میں انکی ذات سے  
 جاری ہوئے ایک فتنہ ظاہریہ کا کہ قیاس و تقلید حرام اور ائمہ مجتہدین و فقہار مقلدین فاسق  
 بلکہ کافرین فساد و تھوڑا سا شاہجہان آباد میں اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ یورب کے شہروں  
 میں پھیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا لفظ بھی صحیح نہیں بول سکتے فی کوپی اور شیرین کو شیرین  
 کہتے ہیں امامون اور مقلدون کو برا کہتے ہیں اور انکی طرف خطا اور گمراہی کی نسبت کو نے میں



کچھ تامل نہیں کرتے اور مولوی اسماعیل کی زبان درازیاں اور بے ادبیان ائمہ و فقہاء کے ساتھ مشہور  
 ہیں دیکھو تنویر العینین میں لکھا ہے ولایت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین  
 مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ  
 الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترك قول مقلدہ ففیہ شائبۃ  
 من الشریک ترجمہ میں نہیں سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جائز ہو جائیگا  
 ممکن ہونے کے رجوع کے ان روایتوں کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کہ صا  
 ولات کرتی ہیں تقلید کی گئی امام کے قول کے خلاف پر پھر اگر اپنے امام کے قول کو چھوڑ دے  
 تو اس میں ہے شرک کا فقط پہلے اماموں کی تقلید کی حقیقت سمجھ لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ  
 بعد گزرنے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کی روایتوں میں اختلاف و تعارض بکثرت ہوا اور  
 راویوں میں اچھے بُرے ملگے یہاں تک کہ ہندوب لوگ بھی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوئے  
 اور راویوں کے رد و قبول میں اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا ہے دوسرا نہیں مانتا اور ایسے  
 ہی الفاظ حدیث کے معنی میں بھی مختلف ہوئے کوئی ایک حدیث کے کچھ معنی لکھتا ہے کوئی اسی  
 حدیث کی اور مراد ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ نے خاص خاص بزدوں کو توفیق دی کہ اپنی ساری  
 ہمت اور سعی مصروف کی اس کام پر کہ دریافت کریں کوئی روایت صحیح کوئی غیر صحیح کوئی مقدم  
 کوئی مؤخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر عدل  
 کون فاسق معنی معتبر کون فاسق غیر معتبر سوا انھوں نے اس طرح کی ہر ایک بات کو جیسا چاہئے خوب تحقیق  
 کر کے ایک امر منع لکھ دیا اور جو صورتیں مسئلوں کی پیش آئیں کہ بعینہ قرآن حدیث میں دلیل  
 انکو قرآن و حدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو  
 یہ مرتبہ حاصل نہ تھا ان لوگوں کی پیروی کی اسکا نام تقلید ہے اور یہ بات کہ جب چاہا جس کی



چاہی بیروی کر لی کسی مسئلہ میں کیسکی اور کسی میں کیسکی نہ را دین میں کھیل ہے ایک چیز کو کبھی حرام کہو  
 کبھی حلال کہو مکروہ چلنے کبھی مباح ایک صورت کے دو مقدموں میں کبھی مدعی کو حق دلا دے  
 کبھی مدعا علیہ کو اماموں کے زمانہ میں اور قریب قریب اسکے اور بہت مجتہد تھے رفتہ رفتہ ان کے مذہبوں کا  
 نشان نہ رہا اٹھین چار مذہبوں کی تحریر و تقریر ضبط اصول و فروع نظم و کلیات و جزئیات جیسا  
 چاہئے ویسا دائر و سائر ہو اسواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبوں میں سے جسکی چاہی تقلید  
 اختیار کی شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر میں لکھتے ہیں کہ چھ فرقوں کی اطاعت خدا کے حکم سے فرض  
 ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب غیر لازم الاتباع است  
 بر عوام امت زیر کہ فہم اسرار شریعت و دقائق طریقت ایشان را میسر است فاستلوا اہل الذکر  
 ان کنتم کما تفلحون اب دیکھو کہ مولوی اسماعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو مشرک ٹھہرایا کہ  
 اماموں کے وقت کے بعد سے اب تک اہل سنت ہی چار فرقے ہیں حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث  
 کی کتابوں میں کوئی حدیث مخالف اپنے امام کی دیکھ کر تقلید کو چھوڑ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ  
 تحقیق حدیث کی جیسی کہ اماموں کو تھی حدیث کی کتابوں کے جمع کرنے والوں کو نہ تھی ان کتابوں کے

**تنبیہ** شنی حنفی یہ دو لفظ ایسے دائر و سائر ہیں جن سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو مگر اکثر لوگ اسکے  
 معنی کے ہنسک اپہونچنے سے قاصر ہیں اکثر لوگ ان دونوں کا ایک مفہوم خیال کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں  
 سنی وہ ہے جو اعتقاد مذہب اہل سنت و جماعت رکھتا ہو فروما گوسا ہی ہو حنفی ہو یا شافعی یا مالکی یا حنبلی  
 اور حنفی وہ ہے جو فروع میں امام اعظم ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابتؒ کا مقلد ہو اعتقاد اچھ ہی مذہب رکھتا ہو معتزلی  
 ہو یا سنی یا کوئی اور مذہب کا اسی بنا پر غیر مقلدین دشتی ہیں نہ حنفی اور دیوبندی حنفی ہیں لیکن سنی نہیں یعنی یہ  
 اعتقاد آج محمد بن عبد الوہاب مجددی ہیں علماء مقلد امام ابو حنیفہؒ اور غیر مقلدین علماء اعتقاد ہر طرح دیوبندی ہیں ۱۲



دیکھنے والوں کا تو کیا رتبہ ہے ہر ایک کام کے واسطے ہر ایک شخص خاص ہے تحقیق ناسخ و منسوخ  
 راج و مرجع کے تعارض دور کرنا الفاظ سے مطالب کا نکالنا اور اسطرح کی باتیں جو ضرور ہیں  
 اور اصول کی کتابوں میں تفصیل مذکور مجتہدوں کا کام ہے ان چاروں اماموں کے برابر اس کام  
 میں اور کوئی نہیں ہے گویا اس بات پر امت کا اجماع و اتفاق ہو گیا اور حضرات محدثین کا کام  
 جمع کرنا حدیثوں کا ہے عقودا بحمان فی مناقب النعمان میں لکھا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسئلہ  
 پوچھے گئے انھوں نے ابو حنیفہؒ سے کہا کہ تم ان میں کیا کہتے ہو ابو حنیفہؒ نے سب کے حکم بیان  
 کئے اعمش نے کہا کہاں سے کہتے ہو جواب دیا کہ تمہاری حدیث کی فلاں سے اور فلاں فلاں  
 سے یوں روایت کی ہے اور بہت سی حدیثیں اس طرح پر بیان کئے اعمش نے کہا کہ جو میں نے  
 سون میں حدیث جمع کی تھی تمہاری ایک ساعت میں بیان کی میں نہیں جانتا تھا کہ تکوین حدیث معلوم  
 ہوگی اے گروہ فقہاء کے تم طیب ہو اور ہم عطار اور تو نے اسے شخص دونوں طریقوں کو لیلیا  
 ہے اور اعمشؒ جب حج کو چلے علی بن مسہر کو بھیجا ابو حنیفہؒ سے مناسک لکھوا منگوایا اور اعمش  
 سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا انھوں نے اشارہ کیا ابو حنیفہؒ کے حلقہ کی طرف اور کہا کہ آنکو  
 لازم پکڑو کہ جب آنکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اسکو آپس میں پھرتے رہتے ہیں یہاں تک  
 کہ صواب کو پہنچے ویک بن جریج کے آگے کسی نے کہا کہ ابو حنیفہؒ نے خطا کی وکیع نے کہا وہ کیونکر  
 خطا کرے حال یہ کہ اسکے ساتھ ابو یوسفؒ و زفرؒ و محمدؒ سے لوگ ہوں اجتہاد اور قیاس میں  
 اور عیسیٰ بن ذکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث میں اور قاسم سے لغت  
 عربیہ میں اور داؤد و فضیل سے زہد و ورع میں جسکے ایسے اصحاب و جلسا ہوں وہ خطا کر گیا  
 اور اگر کرے گا تو یہ لوگ حق کی طرف پھیرینگے وکیع نے کہا کہ جو اس طرح کی بات کہے وہ  
 مثل انعام کے ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ تر عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ ابو حنیفہؒ کا قول

ہمارے نزدیک مثل اثر رسول اللہ کے ہے جہاں ہم اثر نہیں پاتے مسعر بن کدام نے کہا کہ  
 ہم نے طلب کیا ابو حنیفہؒ کے ساتھ حدیث کو سو حدیث میں غالب آیا ہمسرا بیسی ہی زہد میں اور فہم  
 میں تو دیکھتے ہو کیا حال ہے حافظ عبدالعزیز اور ابو محمد حارثی اور براہیم بن معویہ وغیرہ نے  
 نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونے کی یہ ہے محبت ابو حنیفہؒ کی اور بغض ابو حنیفہؒ کا علامت بد مذہبی  
 کی ہے ابو حنیفہؒ بڑے حفاظ حدیث سے تھے ورنہ یہ رتبہ اجناد کا کیونکر حاصل ہوتا چارہزار شیخ  
 اکمل تابعین وغیرہ سے حدیث لی اور اُن سے جتنے لوگوں نے روایت کی ہے شمار سے باہر ہیں اور  
 اکمل اسلام سے آئے لوگوں نے روایت نہیں کی اور نہ اوروں کے آستے اصحاب و تلامیذ  
 ہیں اور کسی شخص سے علما کو ایسا انتقال نہیں ہوا جیسا ابو حنیفہؒ اور اُن کے اصحاب سے  
 احادیث مشتبہ کی تفسیر میں سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہؒ کا علم بہت بڑا تھا جو آثار رسول  
 اللہ سے صحیح ہوتا اسکو لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تھے اور ثقاہ کی حدیث  
 طلب کیا کرتے تھے اور یہ کہ آخر فعل رسول اللہ کیا ہوا اور علمائے عرب نے کہا ہوا امام شافعی اور سفیان بن عیینہ اور  
 عبداللہ ابن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابو حنیفہؒ سے بڑا ہمنے کوئی فقہ نہ دیکھا نہ سنایا زید بن  
 ہارون نے کہا احفظ اپنے زمانہ کے تھے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ کے تھے ابی یحییٰ حمانی  
 نے کہا کہ میں نے کسی کو ابو حنیفہؒ سے بڑھ کر نہ دیکھا ہر باب میں ابواب خیر سے جسکو ملایا ابو حنیفہؒ کے  
 ساتھ ابو حنیفہؒ کو ہر بات میں افضل پایا یہ تھوڑا سا کچھ بطور نمونہ نقل کیا ہے اس کتاب سے  
 کہ تصنیف شافعی مذہب کی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تھا منجملہ مدائح کے جو حضرت  
 عبداللہ بن مبارک نے اور امام شافعیؒ نے امام امت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں  
 کہا ہے یہ آیات ہیں۔

## آیات

اَمَّا اَمُّ السَّيِّدِيْنَ اَبُو حَنِيفَةَ

لَقَدْ رَأَى الْبَلَادَ مَنْ عَلَيْهَِا





اور مقرر انصاف کیا ہے شافعیؒ نے جہان یوں کہا ہے کہ جو شخص فقہ جہل کرنے کا ارادہ کرے  
سو اُسکو چاہئے کہ ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کا ساتھ بچھوٹے اس واسطے کہ معافی دقیقہ تو اُسکو  
آسان اور سہل ہو گئے ہین اور خدا کی قسم ہے کہ میں فقیہ نہیں ہو گیا مگر محمد بن حسین شیبانی کی  
کتابوں سے ایسا ہی ہے حاشیہ در المختار میں (جلدی کا) اور اسمعیل بن ابی رجاؒ نے کہا کہ میں نے  
محمد بن حسنؒ کو خواب میں دیکھا سو اُن سے کہا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا کیا انھوں نے کہا کہ  
مجھ کو بخشید یا پھر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں تیرے عذاب کرنیکا ارادہ کرنا تو یہ علم تجھک نہ دیتا  
پھر میں نے کہا تو ابو یوسفؒ کہاں ہین کہا کہ ہم سے دو درجے اوپر ہین میں نے کہا تو ابو حنیفہؒ  
کہاں ہین کہا دو درجے اوپر ہین وہ تو علیین کے اوپر ہین علیین جنت میں بالاتر مکان ہے سو یہ بلندی  
رتبہ اضافی ہے یعنی یہ نسبت صاحبین کے نہ مطلقاً اس واسطے کہ انبیاء اور صحابہ امام سے قطعاً  
درجہ میں بلند ترین امام کا بلند مرتبہ اس قدر کیونکر ہو حالانکہ امام نے فجر کی نماز عشاء کے وضو  
سے پڑھی چالیس برس مسعرین کلام نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کی مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ  
فجر کی نماز پڑھکے لوگوں کو تعلیم علم کیا کئے یہاں تک کہ ظہر کی نماز پڑھی پھر عصر تک تعلیم میں مشغول  
رہے پھر مغرب تک درس فرماتے رہے پھر اسی طرح عشاء تک پھر بعد نماز عشاء گھر میں گئے  
سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس مرد کی مشغولی تو یہ ہے مطالعہ کب ہوتا ہو گا میں اسکا  
تجسس کروں گا جب لوگوں کی آمد و رفت بند ہوئی تو امام مسجد میں آئے سو نماز میں قائم رہے  
طلوع فجر تک جب صبح ہوئی گھر میں گئے پھر کپڑے پہنکر مسجد میں آئے اور فجر کی نماز پڑھی اور  
اسی طرح عشاء تک تعلیم میں مشغول رہے پھر گھر میں گئے سو میں نے اپنے جی میں کہا کہ آج رات  
تو آرام کریں گے آج بھی اسکا تجسس کروں گا جب آمد و رفت بند ہوئی تو مسجد میں آئے اور شب  
گذشتہ کی طرح نماز میں صبح کے طلوع ہونے تک مشغول رہے پھر گھر میں جا کر کپڑے پہنکر نماز



کیواسطے مسجد میں آئے اور نماز پڑھ کر اسید طرح تاعشار تعلیم اور ارشاد میں رہے پھر گھر میں گئے تو  
 میں نے کہا کہ آج البتہ آرام کرینگے آج بھی تجسس کرونگا سو اس رات میں بھی دیسا ہی کیا  
 صبح تک تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں ابکا ساتھ نچھوڑونگا یہاں تک کہ ابکا انتقال ہو دینا  
 یا سید سو میں نے انکی ملازمت کی انکی مسجد میں ابن معاذ نے کہا کہ مسعر بن کدام ابو حنیفہؒ کی  
 مسجد میں مر گئے سجدہ کے اندر حفص بن غیاثؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ طاعت پر تمکو کس چیز  
 نے قوی کرویا کہا کہ میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی بواسطے اسکے اسماء مطہرہ کے تعجبی کے حروف پر  
 اور وہ دعا مقدمہ غروبہ میں مذکور ہے ہلال الدین سیوطیؒ نے تبیض الصحیفہ میں کہا کہ خطیب  
 بغدادی محدث نے حفص بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ میں نے مسعر بن کدام سے سنا  
 کہتے تھے کہ ایک رات میں مسجد میں گیا ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا مجھکو اسکی قرأت پسند آئی سو  
 اسنے قرآن کا سا توان حصہ پڑھا میں نے کہا کہ اب رکوع کریگا پھر اسے تنہائی قرآن پڑھا  
 میں نے کہا کہ اب رکوع کریگا پھر ستر آدھا قرآن پڑھا سو اسید طرح پڑھتا رہا یہاں تک کہ تمام  
 قرآن ختم کیا ایک رکعت میں پھر میں نے جو آنکو دیکھا تو وہ ابو حنیفہؒ تھے اور روایت کی خطیبؒ نے  
 خارجہ بن خارجہ مصعبؒ سے کہ قرآن کو ایک رکعت میں ختم کیا چار بزرگوں نے انہیں سے ایک  
 امام ابو حنیفہؒ ہیں اور خطیبؒ نے یحییٰ بن نصرؒ سے روایت کی کہ ابو حنیفہؒ قرآن کو رمضان میں  
 ساٹھ بار اکثر ختم کیا کرتے تھے اور خطیبؒ نے حماد بن یوسفؒ سے روایت کی کہ میں نے  
 اسد بن عمرو سے سنا کہتے تھے کہ ابو حنیفہؒ نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے چالیس برس پڑھی  
 اور اکثر شب تمام قرآن کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور جس مکان میں انکی وفات ہوئی  
 ستر بار قرآن کو ختم کیا اور خطیبؒ نے حماد بن ابی حنیفہؒ سے روایت کی کہ جب ہمارے والد کا  
 انتقال ہوا تو میں نے حسن بن عمارہ سے کہا کہ تم آنکو غسل دو جب انھوں نے نہلایا تو کہا اشد

تجھ رحم کرے اور تیری مغفرت کرے تو نے افطار نہیں کیا تیس برس سے اور تیری آنکھیں  
 نہیں جھپکیں چالیس برس سے مقرر تو نے اپنے بعد مشقت میں ڈالا اور قاریوں کو نصیحت کیا  
 اور خطیب نے ابو یوسف سے روایت کی کہ میں چلا جاتا تھا ابو حنیفہ کے ساتھ میں نے سنا  
 ایک فرد دوسرے سے کہتا تھا کہ یہ ابو حنیفہ ہیں کہ رات کو نہیں سوتے ہیں تو امام نے کہا واللہ  
 لوگ میرا حال نہ کہیں جو میں نہیں کرتا ہوں اور رات کی عادت تھی نماز اور دعا اور تضرع کی  
 ایسا ہی ہے طحاوی میں وَحَجَّ خَمْسًا وَخَمْسِينَ حَجَّةً اور امام نے بچپن حج کئے دس آئی  
 رَبَّكَ فِي الْمَنَامِ مِائَةً مَرَّةً وَلَيْسَ قِصَّةً مَشْهُورَةً اور پروردگار طہاشاہ کو خواب میں سو بار دیکھا  
 اور رویت کا ایک قصہ مشہور ہے حافظ نجم الدین غبطی نے وہ قصہ یوں مذکور کیا کہ امام ذریعہ العزہ کو خواب  
 میں ۹۹ بار دیکھا سو کہا اپنے جی میں کہ اگر اب سوین بار دیکھوں گا تو سوال کروں گا کہ خلافت  
 اسکے عذاب سے قیامت کے دن کس چیز سے نجات پائیگی کہا امام نے پھر میں نے ہی سجاوٹ  
 کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا اے پروردگار عزّ جبارک وَجَلَّ شَأْنُكَ وَهَذَا سِتُّ أَسْمَاءَ  
 کس چیز سے نجات پائیگی خلائق تیرے عذاب سے قیامت کے دن تو فرمایا کہ جو صبح و شام  
 یوں کہا کریگا سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ لَا شَرِيكَ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمِيِّ سُبْحَانَ  
 رَافِعِ السَّمَاءِ بَعْدَ عَدِ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْأَرْضَ عَلَى مَاءٍ حَيٍّ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ  
 فَأَحْصَاهُمْ عَدًّا سُبْحَانَ مَنْ قَتَلَ الزَّهْرَاقَ وَلَمْ يَنْسَلِ أَحَدٌ سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا  
 سُبْحَانَ الَّذِي يُولِّدُ لَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وہ شخص میرے عذاب سے نجات پاوے گا ایسا ہی جو طحاوی میں

۱۰ پاک ہے خشکی والا ہمیشہ کا پاک ہے واحدیتا پاک ہے فردنا لا پاک ہے بلند کرنے والا آسمان کا  
 بدو ن ستون کے پاک ہے جسے پھیلا یا زمین کو پانی بہہ رہا پاک ہے جس نے پیدا کیا خلق کو اور گھیرے انکے  
 شمار پاک ہے جسے ہاشی روزی اور نہ بھولا کسی کو پاک ہے وہ جسے نہیں کی جو رواور نہ بچے پاک ہے وہ جسے  
 نہ خود جہنم اور سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اسکا شر کیا ورم ہر ہے ۱۲



اور امامؑ نے اپنے اخیر حج میں کعبہ شریفہ کے خادموں سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت لی تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ کے دوستوں کے درمیان داہنے پائوں پر اور بایان پائوں داہنے کی پشت پر رکھا یہاں تک کہ آدھا قرآن ختم کیا پھر رکوع اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے بائیں پائوں پر اور داہنا پائوں اس کی پشت پر رکھا یہاں تک کہ قرآن کو ختم کیا پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا اَللّٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ تجھ کو لائق ہے لیکن تجھ کو جانا جیسے کہ تیرے جلنے کا حق ہے تو اس کی خدمت کے نقصان کو اس کے کمال معرفت کے سبب سے بخش دے یعنی کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ اے ابو حنیفہؒ تو نے مجھ کو جانا جیسا کہ حق معرفت تھا اور آیت تو نے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی اور مقرر ہے تجھ کو بخشا اور اس کو بخشا جو تیرا تابع ہوا ان لوگوں میں سے جو تیرے مذہب پر مبنی قیامت تک اور ابالبعین امام کی مغفرت کی جو بشارت ہوئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو امام کے مذہب پر چلے یعنی اس کے حلال و حرام اور فرض اور واجب اور سنت اور مستحب پر بموافقت سنت و کتاب عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو کہے میں خفی مذہب ہوں اس کی مغفرت ہو جائے ایسا ہی ہے طحاوی میں اور امام ابو حنیفہؒ سے کہا گیا کہ کس چیز سے تم اس مرتبہ کو پہنچے کہا کہ میں نے بخل نہیں کیا غیر کے بتانے سے اور نہ عار کی سیکھنے سے امامؑ سے کسی نے ایک بار پوچھا کہ یہ علم آپ کو کیونکر حاصل ہوا جواب دیا کہ محنت اور شکر گذاری سے حاصل ہوا جب میں نے کسی حکمت اور فقہ کو سیکھا تو میں نے کہا الحمد للہ یعنی خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو اس فہم کی توفیق دی تو میرا علم اس محنت اور شکر گذاری سے بڑھتا گیا یعنی اسو<sup>سط</sup>

کہ شکرِ مزید نعمت کا باعث ہے اور مسعر بن کدام نے کہا کہ جو امام ابو حنیفہؒ کو درمیان اپنے  
 اور درمیان حق تقائے کے کرے یعنی آنکو وسیلہ کرے اور انکے مذہب پر چلے میں امید  
 رکھتا ہوں کہ اسکو کچھ خوف نہوا اور مسعر بن کدام امام کی طرح میں بیت فرمائے کہ کفایت کرتی ہو  
 مجھ کو قیامت کے دن نیکیوں سے وہ چیز جو میں نے تیار کر رکھی ہے رحمن کی رضا مندی میں  
 سو وہ چیز دین ہے نبی محمد کا جو تمام خلق سے بہترین پھر بعد اسکے میرا اعتقاد نعمان کا مذہب  
 کا یعنی ابو حنیفہؒ مقدمہ غزوی میں یہ دونوں بیعتیں ابو یوسفؒ کی طرف منسوب ہیں تو مسعر نے  
 یہ کہا بطور حکایت عن الغیر ایسا ہی ہے طحاوی میں مسعر بن کدام استاد ہیں سفیان ثوری  
 اور سفیان بن عیینہ کے ایسا ہی ہے قاموس میں اور یہ دونوں بزرگ اور مجتہد استاد الحدیث  
 ہیں رحمۃ اللہ علیہم اور روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ مقرر آدمؑ نے میرے سبب سے  
 فخر کیا اور میں فخر کرتا ہوں ایک مرد کے سبب سے جو میری امت میں ہے نام اسکا نعمان ہے  
 اور کنیت اسکی ابو حنیفہؒ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
 روایت ہے کہ تمام انبیاء میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہؒ کے سبب سے  
 فخر کرتا ہوں جو اسکے ساتھ محبت رکھے سو مقرر اسے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اسکے  
 ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اسے میرے ساتھ دشمنی رکھی اسلئے یہ دونوں حدیثیں تقدیر میں  
 مذکور ہیں جو شرح ہے مقدمہ ابواللیث کی اور جرجانی نے مناقب نعمانیہ میں اپنے مسند کے  
 ساتھ سہل بن عبد اللہ نستری سے روایت کی کہ اگر امت موسوی اور عیسوی میں ابو حنیفہؒ  
 کے مانند عقل و دیانت میں کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہوتے یعنی دین کی  
 تحریف اور تبدیل نہ کرتے اور امام عظیمؒ کے مناقب اور فضائل حصر کرنے سے زیادہ تر میں  
 یعنی حصر نہیں ہو سکتے جلال الدین سیوطی شافعیؒ نے تہذیب اللہ حنیفہ میں کہا کہ علماء نے ذکر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مالکؒ کی بشارت دی اس حدیث میں جس کا خلاصہ  
 مطلب یہ ہے کہ عنقریب لوگ سفر طویل اختیار کرینگے علم کے حاصل کرنے کے واسطے تو مدینہ  
 کے عالم سے کسی کو عالم تر نہاویں گے اور امام شافعیؒ کی بشارت دی اس حدیث میں جس کا حاصل  
 مطلب یہ ہے کہ قریش کو ہرانہ کو اس واسطے کہ قریش کا عالم طبقہ زمین کو علم سے بھر دیگا میں  
 کہتا ہوں کہ نبی صلعم نے امام ابو حنیفہؒ کی بشارت دی اس حدیث میں جس کو ابو نعیم نے حلیہ میں  
 ابو ہریرہؓ سے روایت کی قال قال رسول اللہ صلعم لو کان العلم بالثریا التناولہ رجال  
 من ابناء فارس یعنی حضرت نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تو البتہ چند مرد وینار فارس کے  
 آسکویا جاتے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی صحیح بخاری اور مسلم میں ان الفاظ سے ہے لو کان العلم  
 عند الثریا لنالہ رجال من فارس اور صحیح مسلم میں یوں ہے لو کان الايمان عند الثریا  
 لذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ اور اسی مضمون کی حدیث شیرازی نے  
 القاب میں اور معجم طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے تو یہ اصل صحیح معتد علیہ ہے بشارت اور  
 فضیلت میں اسکے ہوتے خبر موضوع کی کچھ حاجت نہیں انتہی ما قال السیوطی اور منجمہ مناقب  
 امام وہ روایت ہے جو خطیب بغدادی شافعیؒ نے روایت کی ابو یحییٰ حمائیؒ سے کہ میں نے  
 ابو حنیفہؒ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے ایک خواب دیکھا سو اسے مجھ کو بہت پریشان کیا  
 میں نے دیکھا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کھودنا ہوں سو میں بھڑکھڑایا میں  
 نے ایک شخص سے کہا کہ محمد بن سیرینؒ سے اس خواب کی تعبیر دریافت کرے تو انھوں نے  
 کہا کہ یہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی احادیث کو نشر و مشہور کر گیا اور خطیبؒ نے  
 ابی وہب بن مزاحم سے روایت کی کہ میں نے عبد اللہ بن مبارکؒ سے سنا کہتے تھے کہ اگر  
 اللہ تعالیٰ میری فریاد درسی لکھتا ابو حنیفہؒ اور سفیانؒ کے سبب سے تو میں بھی اور آدمیوں کے

لہ اگر ایمان ثریا  
 کے پاس ہوتا تو  
 ایک شخص بال فارس  
 میں جاتا کہ او کو حال  
 کرے

مانند ہوتا اور خطیب نے حجر بن عبد الجبار سے روایت کی کہ قاسم بن معین بن عبد الرحمن بن  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ تم ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں داخل ہونے سے  
 راضی ہو آٹھون نے کہا کیسی مجلس لوگوں کو ابو حنیفہؒ کی مجالس سے زیادہ تر نافع نہیں اور  
 رواج بن عبادہ سے روایت ہے کہ مین ابن جریج کے پاس تھا سنہ ۱۰ ہجری میں کہ ابو حنیفہؒ  
 کی موت کی خبر آئی تو استرجاع کیا اور کہا اسی علم ذہب یعنی بہت بڑا علم جاتا رہا اس شخص  
 کے مرنے سے اور خطیب نے ابن وزیر مروزی سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مبارک نے  
 کہا کہ جب سفیانؒ اور ابو حنیفہؒ یکجا ہوں تو ان کے آگے کون شخص فتویٰ دے سکتا ہے اور  
 کہتے تھے کہ جب یہ دونوں بزرگ ایک شے پر اتفاق کریں تو وہی حق ہے اور عبد اللہ بن داؤد  
 نے کہا کہ جب تو آثارِ حدیث کا قصد کرے تو سفیانؒ ہے اور جبکہ تو ان دقائق اور مشکافیوں  
 کا ارادہ کرے تو ابو حنیفہؒ ہے اور خطیب نے محمد بن سعید کاتب سے روایت کی کہ مین نے عبد اللہ  
 بن داؤد سے سنا کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز میں ابو حنیفہؒ کے واسطے دعا کرنا واجب ہے  
 کہ آٹھون نے لوگوں کے واسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا اور خطیب نے احمد بن محمد بلخی رضی  
 سے روایت کی کہ مین نے شداد بن حکم سے سنا کہتے تھے کہ مین نے ابو حنیفہؒ سے زیادہ تر عالم  
 نہیں دیکھا اور اسمعیل بن محمد فارسیؒ سے روایت کی کہ مین نے مکی بن ابراہیمؒ سے سنا کہتے تھے  
 کہ ابو حنیفہؒ اپنے اہل زمانہ میں سب سے زیادہ تر عالم تھے اور خطیب نے یحییٰ بن معین سے  
 روایت کی کہ مین نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہتے تھے کہ ہم دروغ نہیں کہتے ہیں ابو حنیفہؒ  
 کی رائے سے بہتر نہیں سنا اور ان کے اکثر اقوال کو ہم نے لیا ہے اور خطیب نے سلیمان بن بروج  
 سے روایت کی کہ مین نے مکی بن ابراہیمؒ سے سنا کہتے تھے کہ مین علماء کو فہ کی مجلس میں بیٹھا  
 سوا انہیں سے کسی کو دروغ یعنی متقی تر ابو حنیفہؒ سے نہیں دیکھا اور خطیب نے علی بن حفصؒ

یعنی انا للہ وانا الیہ  
 راجعون



سے روایت کی کہ حفص بن عبد الرحمن تجارت میں امام کے شریک تھے سو انھوں نے حفص  
 بن عبد الرحمن کے پاس کپڑے میں متلع کو بھیجا یعنی تھانوں کی گٹھری بھیجی اور اطلاع کی کہ فلا  
 فلا نے کپڑے میں نقصان ہے جب بچنا تو مشتری کو اسکا عیب بتا دینا سو حفص نے اسکو  
 بچا اور مشتری سے اسکا عیب بتانا بھول گئے جب ابو حنیفہؒ کو یہ حال معلوم ہوا تو تمام مال  
 کی قیمت خیرات کر دی ایسا ہی ہے طحاوی میں سیوطی سے عبد اللہ بن مبارک اور ابن جریر  
 اور عبد اللہ بن داؤد اور شاذان بن حکیم اور یحییٰ بن سعید اور مکی بن ابراہیم وغیرہم اہل اجتہاد  
 اور اہل حدیث اور محدثین کے استناد میں انکے اقوال مسندہ مذکورہ سے زیادہ عالم اور  
 زیادہ پرہیزگار ہونا اپنے وقت میں امام ابو حنیفہؒ کا ثابت ہوا تو بالیقین معلوم ہو گیا کہ صحیحین  
 کی حدیث مذکور لو کان العلم عند الذی لکناہ رجال من فارس کا محل صحیح امام اعظم اور انکے  
 اصحاب ہیں کیونکہ اہل فارس میں ان سے زیادہ نگرانی عالم عالی فہم دقیقہ رس نہیں ہوا تو امام  
 کے واسطے یہ بشارت اور فضیلت عظیم الشان ہے و صنف فیہا سبط ابن الجوزی مجلد  
 کبر میں و سماہ الامتصار لا امام ائمة الامصار اور ابن جوزی محدث کے پوتے نے  
 مناقب امام اعظم میں دو مجلد بڑے بڑے تصنیف کئے اور اسکا نام رکھا الامتصار لا امام  
 ائمة الامصار یعنی پیشوایان بلاد کے پیشوا کے لئے انتقام لینا امام کو امام الائمہ اس واسطے کہا  
 کہ انکا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہے اور اجتہاد کا دروازہ انھیں نے  
 کھول دیا کمالا یخفی علی العلماء و صنف غیریہ اکثر من ذلک اور اسکے سوا اور علما  
 نے انکے فضائل اور مناقب میں اس سے زیادہ بہت کچھ تصنیف کیا بعض مختصر ہیں اور  
 بعض مبسوط و الحاصل ان ابا حنیفۃ النعمان من اعظم معجزات المصطفیٰ بعد القرآن  
 اور حاصل کلام یہ ہے کہ بیشک امام ابو حنیفہؒ نعمان معجزات مصطفیٰ میں سے قرآن کے بعد



بڑا معجزہ ہے معجزہ کہا امام کو اس واسطے کہ انکی خبر دی قبل انکے وجود کے ان احادیث میں جو مذکور  
 ہو چکیں عن غریب اس واسطے کہ احادیث علم شریعہ امام اعظم پر قطعاً معمول ہیں امام بن العلماء کیونکر  
 مخصوص ہوا عظیم نہو حالانکہ امام تو صدیق کے مانند ہے اسکو اپنی ذات کے عمل کا ثواب ہے اور  
 اس شخص کے برابر ثواب ہے جسے فقہ کو مدون اور جمع کیا اور فقہ کے احکام کو فقہ کے اصول  
 عظام پر مستفیع کیا قیامت تک مردوں میں اول سب سے صدیق اکبر ایمان لائے اور نبوت  
 کی تصدیق کی تو انکو اپنے ایمان لانے کا ثواب ہوا پھر انکے بوجو ایمان لانا گیا انکے ثواب کے  
 برابر صدیق کو ثواب ملیگا اس واسطے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جسے نیک طریقہ نکالا تو اسکو اسکا ثواب  
 ملیگا اور اس شخص کے برابر ثواب ملیگا جو اس نیک طریق پر چلیگا قیامت تک اسطرح امام ابو حنیفہ  
 نے اول تدوین فقہ اور استخراج فروع کی راہ نکالی تو انکو اسکا ثواب ملیگا اور باقی محدثوں کے  
 برابر ثواب حاصل ہوگا خواہ مخواہ نے مجموعہ مسانید امام میں کہا کہ امام نے سب سے پہلے علم شریعت  
 کو تدوین کیا اور ابواب پر مرتب کیا اور پھر انکے بعد امام مالک نے موطا میں وہی طریقہ اختیار کیا  
 اس باب میں ابو حنیفہ سے کسی نے سبقت نہیں کی اس واسطے کہ صحابہ اور تابعین نے علم  
 شریعت میں ابواب کر کے کوئی تصنیف نہیں کی انکو اپنی یاد پر اعتماد تھا سو امام نے جب علم کو  
 منتشر دیکھا اور متاخرین کے سوا حفظ سے ڈرنے کے مبادا علم ضائع ہو جائے تو تدوین و تحسن  
 جانی پھر تدوین میں طہارت سے ابتدا کی پھر صلوٰۃ پھر صوم سے پھر زکوٰۃ و عبادات سے پھر معاملات  
 سے پھر خاتمہ کیا موارثت پر ایسا ہی طحاوی میں ہے وقد اتبع علی مدہب حکمیر میں  
 الاولیاء الکرام من النصف بقیات الجاہدۃ و رکض فی میدان الشکھدۃ  
 کابراہیم بن ادھم و شقیق البلخی و معروف الکرمی و ابی یزید البسطامی و فضیل بن  
 عیاض و داؤد الطائی و ابی حامد اللغات و خلف بن ایوب و عبد اللہ بن المبارک



و وکیع بن الجراح و ابی بکر الوراق و غیرہ ممن لا یحصى له عداۃ ان یستقص  
 کسطح ممتاز نہوا و رعلا سے حالانکہ امام کے مذہب کے تابع اور مقلد ہوتے آئے ہیں اکثر اذیاء  
 کرام اُن حضرات میں سے جو متصف بصفات مجاہدہ ہیں اور موصوف بہ تیز روی میدان مشاہدہ  
 چنانچہ ابراہیم ادم و شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو تیزید بسطامی اور فیصل عیاض اور داؤد طائی  
 اور ابو حامد لغاف اور خلف بن ایوب اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ تعالیٰ  
 یہ اولیاء کاملین امام میں کچھ شبہ پاتے تو انکے تابع اور مقتدی نہوتے اور نہ انکی موافقت  
 کرتے یعنی حقیقت مذہب امام کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ ارباب کشف اور شہود کے انکے تابع  
 اور مقتدی ہیں اور مقرر کہا ہے استاد ابوالقاسم قشیری نے اپنے رسالہ قشیریہ میں باوجود  
 انکی صلابت کے اپنے مذہب میں یعنی مذہب شافعی میں اور باوجود انکی مقدم ہونیکہ طریقہ تصوف  
 لیا ستری سقطی سے اور ستری سقطی نے لیا معروف کرخی سے اور معروف کرخی نے لیا  
 داؤد طائی سے اور داؤد طائی نے علم اور طریقہ تصوف کا لیا ابو حنیفہ سے زر قانی نے  
 شرح مواہب میں کہا کہ عبدالکریم ابوالقاسم قشیری مفسر اور فقیہ نحوی اور لغوی اور ادیب  
 اور کاتب اور شجاع جامع تھے انواع محاسن کے ایسا کامل شخص دیکھنے والوں نے تبیین  
 دیکھا شافعی مذہب تھے سلسلہ ہجری میں پیدا ہوئے حدیث کی سماعت کی حاکم وغیرہ سے  
 اور خطیب وغیرہ نے اُن سے روایت کی اور بہت تصانیف اُن سے مشہور ہیں اور سلسلہ ہجری  
 میں وفات پائی ایسا ہی ہے طحاوی میں ہر ایک نے اُن اکابر سے شناسائی ہے امام پر اور  
 انکی فضیلت کا اقرار کیا ہے سو تعجب کرتا ہوں تجھ سے اے بھائی کیا تجھ کو نیک پیروی نہ تھی  
 ان بزرگوں میں کیا آپر جھوٹ بولنے کا گمان تھا اس اقرار اور افتخار میں اور حالانکہ وہ  
 حضرات امام اور پیشوا ہیں اس طریقہ تصوف اور درویشی کے اور وہ شریعت اور حقیقت

والے لوگ ہیں شاریح کا یہ خطاب آن لوگوں سے ہے جو امام کے امر میں منکر یا متردد ہیں اور جو اہل کمال کہ آن حضرات کے بعد ہیں وہ شریعت اور طریقت اور حقیقت میں آنکے تابع ہیں اور جو بات کہ آن بزرگوں کی سمجھ بوجھ کے مخالف ہے وہ مردود اور ایجاد ناپسند اور حائل کلام اور قول مجمل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے زہد اور تقویٰ اور عبادت اور علم اور فہم میں دوسرا کوئی شریک نہیں یعنی بے نظیر ہیں۔ اور حجت الاسلام امام محمد بن محمد غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم الدین جلد اول میں تحریر کرتے ہیں کہ (ترجمہ اُسکا یہ ہے) اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کوئی بھی عابد اور زہاد اور خدا سے تعالٰیٰ کے عارف اور اُس سے ڈرنے والے اور اپنے علم سے اُسکی رضا کے خواہاں تھے۔ آپ کی عبادت اس روایت سے معلوم ہوتی ہے جو ابن مبارک سے مروی ہے آپ صاحب مروت تھے اور نماز بہت پڑھتے تھے اور حاد بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ آپ تمام شب عبادت کرتے تھے اور روایت یون ہے کہ آپ نصف شب عبادت کیا کرتے تھے ایک روز آپ چلے جاتے تھے ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کیا دوسرے نے کہا کہ یہ وہ ہیں جو تمام شب عبادت کرتے ہیں اُس روز کے بعد پھر امام صاحب نے تمام شب عبادت کرنی شروع کر دی اور فرمایا کہ مجھ کو خدا سے تعالٰیٰ سے شرم آتی ہے کہ اُسکی عبادت جتنی میں نہ کرتا ہوں اسقدر لوگ مجھ میں بتاویں۔ اور آپکا زہد ان روایتوں سے ثابت ہے کہ بریح بن عامر کہتے ہیں کہ مجھ کو یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے بھیجا میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کو اُسکے سامنے لیگیا اُس نے چاہا کہ آپ بیت المال کے حاکم ہوں آپ نے انکار کیا اُس نے آپ کے بیس کوڑے مارے تو دیکھو حکومت سے کیسے انکار کیا اور مار کو برداشت فرمایا۔ اور حکم بن ہشام ثقفی نے کہا ہے کہ مجھ سے شام میں امام صاحب کے



باب میں ایک روایت کسی نے کی کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ امین تھے اور پادشاہ نے یہ  
چاہا کہ انکو اپنے خزانوں کی کنجیاں سپرد کر دے ورنہ انکو پٹا دے آپ نے دنیا کا عذاب  
اختیار کیا اور خدا سے تعالیٰ کے عذاب کی جرأت نہ کی۔ اور ابن مبارک کے سامنے جو  
آپ کا ذکر ہوا تو کہتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ تم ایسے شخص کا کیا ذکر کرتے ہو کہ جیسے تمام دنیا  
پیش کی گئی اور اس سے گریز کی۔ اور محمد بن شجاع آپ کے بعض شاگردوں سے روتا  
کرتے ہیں کہ آپ سے کسی نے کہا کہ آپ کے لئے امیر المؤمنین ابو جعفر منصور نے دس ہزار  
درم دیئے کو کہا ہے آپ راضی ہوئے اور جب وہ دن ہوا جس میں توقع اس مال کے آئینی  
تھی آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور منہ لپیٹ لیا اور کسی سے کچھ کلام نہ کیا پھر حسن بن قحطبہ کا قاصد  
وہ مال لیکر آپ کے پاس آیا آپ اس سے کچھ نہ بولے بعض حاضرین نے کہا کہ آپ ہم سے بھی  
ایک آدھ بات کہی کرتے ہیں یعنی آپ کی عادت ایسی ہی ہے کہ کلام نہیں کرتے اس مال کو  
تم اس تھیلی میں مکان کے گوشے میں رکھ دو پھر مدت کے بعد امام صاحب نے اپنے نسب  
اثاث البیت کی وصیت کی اور اپنے لڑکے سے کہا کہ جب میں مر جاؤں اور مجھ کو دفن کر چکو  
تو اس تھیلی کو حسن بن قحطبہ کے پاس لیجانا اور کہنا کہ یہ تمھاری وہ امانت ہے جو تمھیں  
ابو حنیفہؓ کو سپرد کی تھی آپ کے صاحبزادے نے وصیت کے بموجب تعمیل کی حسنؓ نے  
فرمایا کہ رحمت ہو خدا کی تیرے باپ پر اس لئے کہ وہ اپنے دین پر نہایت حریص تھے اور  
روایت ہے کہ اسے عمدہ فضل کے لئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ میں اسکی لیاقت  
نہیں لوگوں نے پوچھا کہ کس وجہ سے آپ نے فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تب تو واقع میں  
اسکے لائق نہیں اور اگر اس قول میں جھوٹا ہوں تو جھوٹا شخص عمدہ فضل کی لیاقت  
نہیں رکھتا۔ اور آپ کا طریق آخرت سے ماہر ہونا اور امور دینی کے راہ سے واقف ہونا

اور خداے تعالیٰ کا عارف ہونا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداے تعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے اور دنیا میں زہد تھے چنانچہ ابن جریرؒ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ تمھارا کوئی نعمان بن ثابتؒ خدا سے بہت ڈرتا ہے۔ اور شریک منجی کہتے ہیں کہ امام اعظمؒ سکوت بہت رکھتے اور ہمیشہ فکر میں متغرق رہتے لوگوں سے کلام کم کرتے تو یہ امور صاف دلیں ہیں باطن کے علم اور دینی کمات میں مشغول رہنے کی اس لئے کہ جسکو سکوت اور زہد عنایت ہوا اسکو علم کامل عطا ہوا۔ مقبول کردگار حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں تحریر کرتے ہیں ترجمہ اُسکیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابتؒ کوئی رحمۃ اللہ علیہ آفتاب شریعت ماہتاب طریقت راہ عالمین پیشواے سب الکیں واقف روز حقائق کا شفق علوم و دقائق تھے آپ کی تعریف ہر ملت والے کرتے ہیں یہی آپ کی جلالت شان کی اعلیٰ دلیل ہے آپ کی ریاضت اور عبادت کو اللہ ہی خوب جانتا ہوا آپ نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے جیسے حضرت انس بن مالکؓ حضرت جابر بن عبد اللہؓ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ حضرت دائلہ بن اسقعؓ حضرت عبد اللہ زبیریؓ رضی اللہ عنہم اور حضرت امام جعفر صادقؓ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ کے تلامذہ بیحد ہیں تبرکاً چند نام لکھ جاتے ہیں حضرت فضیل بن عیاضؓ حضرت ابراہیم بن ادہمؓ حضرت ہشام بن حافیؓ حضرت داؤد طائیؓ حضرت امام ابو یوسفؓ و امام محمدؓ و امام زفر وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم۔ جمیع بھی آپ کے شاگرد تھے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ جب آپ زیارت روضہ منورہ کے لئی مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے اور روضہ پر جا کر فرمایا السلام علیک یا سید المرسلین جواب پایا و علیک السلام یا امام المسلمین یہ شرف آپ ہی ایسے خوش قسمتوں کو حاصل ہوا ہے۔



اٹھایا جائے مگر ایک لڑکا دوڑا ہوا آیا اور گستاخانہ گیندا اٹھا کر بھاگا آپ نے فرمایا یہ حرامی ہے اس لئے کہ اگر یہ حلالی ہوتا تو حیا اسکو مان ہوتی دریافت کرنے سے معلوم ہو کہ واقعی وہ لڑکا حرامی تھا۔

**نقل کیا ہے۔** کہ ایک شخص اپکا مقروض تھا اور اُسکے محامین کوئی مرگیا آپ جنازہ کی نماز کے لئے گئے اور دھوپ بہت سخت تھی گرمی کا زمانہ تھا کہ میں سایہ کا پتہ نہ تھا البتہ آپ کے مقروض کی دیوار کے نیچے سایہ تھا لوگوں نے کہا آپ سایہ میں آجائیں آپ نے کہا صاحب مکان میرا قرض دار ہے اُسکے مکان کے سائے سے مجھے فائدہ لینا ناجائز ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے کل قرض جرم منفعتہ فہو ربوا قرض سے جو نفع لیا جائے وہ سود ہے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ آپ کو ایک مجوسی نے قید کیا ایک ظالم آیا اور کہنے لگا مجھے قلم بنا دو آپ نے کہا میں نہ بناؤں گا اسے بہت اصرار کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا پھر آپ سے قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ میں ظالموں کے مددگاروں میں نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے احذر ان یبطلوا دینک و اوجہم یعنی قیامت میں امتد تعلق ملائکہ کو حکم کریگا کہ ظالموں کو اُنکے مددگاروں کے ساتھ قبروں سے اٹھاؤ۔

**نقل کیا ہے۔** کہ ہر شب کو آپ تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ایک دن آپ ایہ میں جا رہے تھے ایک عورت نے دوسری عورت سے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ مرد رات کو پانچ سو رکعت نماز پڑھتا ہے آپ نے بھی سنا اور اس دن سے پانچ سو رکعت نماز پڑھنا شروع کی پھر ایک دن کسی نے راہ میں کہا یہ شخص رات کو ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے اس دن سے آپ نے وہی دستور کر لیا آپ کے ایک شاگرد نے آپ سے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ

کہ آپ شب کو سوتے نہیں ہیں آپ نے فرمایا اب سے میں نہ سویا کرونگا شاگرد نے پوچھا  
کیون آپ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یحبون ان یحجدوا بملکھ یفعلوا بعض بندے  
ایسے ہیں کہ تعریف اس بات کی پسند کرتے ہیں جو انہیں نہیں ہے میں ان لوگوں میں سے  
ہونا پسند نہیں کرتا بعد اسکے نہیں برس تک آپ نے عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔  
نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے گھٹنے میں سجدہ دن کی وجہ سے اونٹ کے گھٹنے کی طرح  
گھٹے پڑ گئے تھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ایک بار میں نے مال کے لحاظ سے ایک تو نگر کی تعظیم  
کی تھی اسکے کفارے میں ہزار قرآن ختم کئے۔  
نقل کیا ہے۔ کہ جب کوئی سخت مسئلہ آپ کو پیش آتا تو آپ چالیس قرآن ختم فرماتے  
اسکی برکت سے وہ مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ محمود بن حسن رحمۃ اللہ آپ کے شاگردوں میں بڑے حسین تھے  
ایک بار اتفاقاً آپ کی نظر ٹپکی تھی اسکے بعد سے آپ نے یہ دستور کر لیا تھا کہ سبق کے  
وقت ایک ستون کی آڑ میں اُنکو بٹھاتے تاکہ نظر آئیر نہ پڑے۔

نقل کیا ہے۔ کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ کہتے ہیں بیس برس تک میں نے تنہائی اور مجمع  
میں کبھی آپ کو ننگے سر اور پاؤں پھیلائے نہیں دیکھا میں نے کہا اگر آپ تنہائی میں پاؤں  
پھیلا دیا کریں تو کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا مجمع میں تو لوگوں کا ادب کروں اور تنہائی  
میں خدا کا ادب ترک کر دوں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے ایک لڑکے کو کچھ ٹپیں چلتے دیکھ کر فرمایا ہوش سے چلو کہ میں  
پاؤں نہ پھسلے آسنے کہا اگر میرا پاؤں پھسلے گا تو کچھ حرج نہیں آپ بچے رہیے کیونکہ آپ



امام وقت ہیں اگر آپ پھسل جائیں گے تو تمام خلق آپ کے ساتھ گمراہ ہو جائیگی اور پھر سب کا سنبھالنا بہت مشکل ہوگا آپ کو عبرت ہوئی اور اسی دن اپنے تمام مٹا کر دوں سے کہہ دیا کہ جس مسئلہ میں کوئی دلیل نہیں ملے اور شک واقع ہو تو ہرگز میری پیروی نہ کرنا بلکہ تحقیق کر کے خود اسے دریافت کر لینا چنانچہ امام یوسف رحمۃ اللہ اور امام محمد رحمۃ اللہ کے بہت سے اقوال آپ کے خلاف ہیں۔

**نقل کیا ہے۔** کہ ایک مالدار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسی عداوت قلبی رکھتا تھا کہ آنحضرتؐ کو کہتا تھا معاذ اللہ۔ آپ نے اسے بلا کر کہا میں چاہتا ہوں کہ قلان یودی کے ساتھ تیری لڑکی کا نکاح کر دوں وہ بہت برہم ہو کر کہنے لگا آپ امام ہو کر ایسا فرماتے ہیں میں اسے جائز نہیں رکھتا آپ نے فرمایا تیرے جائز نہ رکھنے سے کیا ہوگا جب حضرت نبی کریم علیہ التَّحِیَّۃُ وَالتَّسْلِیْمُ نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح ایک یودی کے ساتھ کیا ہے وہ مالدار سمجھ گیا اور اپنے اعتقادِ قبیلہ کو ترک کر کے توبہ کی یہ آپ کے برکات تھے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ ایک بار آپ حمام میں گئے اور وہاں ایک شخص بالکل برہنہ چلا آیا بعضوں نے اسے فاسق اور بعضوں نے اسے دہریہ خیال کیا آپ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس نے پوچھا کب سے آپ کی آنکھوں کی روشنی لے لی گئی آپ نے فرمایا جب سے تجھ سے پردہ چھینا گیا اور آپ نے فرمایا جب کوئی کسی قدری کے ساتھ مناظرہ کرے تو دو باتیں ہیں یا تو کا فر یا دین سے بیزار ہو جائیگا کیونکہ جب اس سے کہا جائے کہ اسکا علم آسمین راست اور معلوم علم کے ساتھ برابر ہووے اگر اس کے جواب میں اس نے کہا نہیں تو کا فر ہو جائیگا اور اگر کہا ہاں تو مذہب سے دور پڑیگا اور فرمایا میں اس کو بے بخیل کی گواہی نہیں دیتا ہوں کہ اسکا بخل حق سے زائد لینے کا طالب ہے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ لوگ مسجد بنوا رہے تھے بخیال برکت آپ سے بھی اُسکے لئے کچھ مانگا آپ کو گران معلوم ہوا جب لوگوں نے بہت اصرار کیا تو مجبوراً آپ نے ایک درم دیدیا آپ کو شاکر دون نے پوچھا آپ سخی ہیں اور اسوقت آپ کو درم دینا اسقدر بار کیوں گذرا آپ نے فرمایا حلال کمائی پانی اور مٹی میں نہیں ملتی اسوقت درم دیئے کی وجہ سے مجھے اپنے مال میں بھی شبہ پیدا ہو گیا کچھ دنوں کے بعد لوگوں نے آپکا درم آپ کو لا کر واپس دیا اور کہا یہ کھوٹا ہے آپ نے لے لیا اور بہت خوش ہوئے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ ایک دن آپ بازار میں جا رہے تھے ایک ذرہ خاک کا اڑ کر آپ کے دامن پر پڑ گیا دریا پر جا کر اچھی طرح آپ نے اُسے دھویا لوگوں نے کہا اتنی سبت کو تو آپ جائز فرماتے ہیں خود آپ نے کیوں خاک دھوئی آپ نے فرمایا وہ فتویٰ اور یہ تقویٰ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ادھی روٹی ذخیرہ کرنے کو منع کرتے تھے اور خود اپنے ازواج کے لئے ایک سال کا ذخیرہ فرماتے تھے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ جب حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے پیشوا ہوئے تو آپ سے پوچھا اب مجھے کیا کرنا چاہئے آپ نے فرمایا تمہیں علم پر عمل کرنا چاہئے اسلئے کہ عالم بے عمل مثل جہم بے روح کے ہے۔

**نقل کیا ہے۔** کہ خلیفہ نے حضرت عزرائیل کو خواب میں دیکھ کر پوچھا میری زندگی کتنی ہے ملک الموت نے پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا تمام لوگ اُسکی تعبیر کرنے سے عاجز رہے جب آئے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پانچ انگلیوں سے آن پانچ علموں کی طرف اشارہ ہے جنہیں سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ عندہ علم الساعہ ویزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ما ذاتکسب



غدی و ماتد ری نفس بائی ارض تنوت کبیاست ہوگی اور کب پانی برسے گا اسکا علم اللہ ہی کو ہے اور اللہ حاملہ کے پیٹ کا حال جانتا ہے اور اسکا علم کہ کل آدمی کیا کریگا اور کون شخص کہاں مرے گا سوا اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت شیخ ابو علی بن عثمان جلالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب سو رہا تھا خواب دیکھا کہ میں مکہ میں ہوں اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے ایک بوڑھے کو گود میں لئے ہوئے داخل ہوئے مجھے تعجب ہوا کہ یہ بوڑھا کون ہے حضرت خاتم الانبیا علیہ التہیۃ والتثانیہ فرمایا یہ مسلمانوں کا امام اور تمھارے ملک کا رہنے والا ابو حنیفہ ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت نوفل بن جہان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی وفات کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگوں سے حساب و کتاب ہو رہا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے چہار طرف بزرگ لوگ کھڑے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ حضرت بنی کریم علیہ التہیۃ والتسلیم کے برابر کھڑے ہیں میں نے امام صاحب کو سلام کیا اور پانی مانگا آپ نے فرمایا جب تک بنی کریم علیہ التہیۃ والتسلیم اجازت نہ دیں میں پانی نہیں دے سکتا پھر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی دید و امام صاحب نے ایک کٹورا پانی مجھے دیا میں نے بہت آسودہ ہو کر پیامگر کٹورا ذرا خالی نہوا پھر میں نے امام صاحب سے ایک ایک کر کے ان بزرگوں کو پوچھا آپ نے فرمایا دلہنے طرف یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور بائیں طرف یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اس طرح سترہ بزرگوں کا اسم گرامی آپ نے بتایا اور میں اپنی انگلیوں کے پوروں پر

گننا جاتا تھا جب خواب سے بیدار ہوا تو سترہ پورا انگلیوں کے مین باندھے ہوئے تھا۔  
**نقل کیا ہے۔** کہ حضرت یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ نے حضرت سرور کائنات  
 علیہ النجیہ والصلاۃ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا میں آپ کو کمان ڈھونڈھون آپ نے  
 فرمایا عند علم ابو حنیفہؒ نزدیک علم ابو حنیفہؒ کے مجھے ڈھونڈھ۔ چونکہ حضرت امام  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے مناقب مفصل بیان گزرا دشوار ہے اسلئے مختصراً لکھ کر آپ کا  
 حال ختم کر دیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

**ہماری طاقت سے باہر ہے** جو امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب لکھیں  
 کیونکہ ولی راوی بیشناسد کتاب جو اہر البیان فی مناقب النعمان ترجمہ خیرات الحسان  
 انشاء اللہ تعالیٰ اعتقرب شائع ہوگا۔

**پھر تقویت الایمان کے** اول میں بھی ظاہر ہے کہ خوب چمکایا اور لکھا اس زطنے میں

لے وہابیوں کے کتب اور اسکی حقیقت کے بیان میں۔ جانیو مسلمان بھائیو کہ مذہب  
 وہابیہ کے کتب جو ہندوستان میں جاری ہوئے ہیں پہلی تقویت الایمان ہے اسماعیل دہلوی کی  
 اور صراط المستقیم اور تنویر العین اور نصیحت المسلمین اور تیسیر الصلاۃ اور رد شرک ولایت علی کی  
 اور اسکے تقویت پر جو دلالت کرتے ہیں سو تبنیہ الضالین و فیض عام و تحفہ نوابیہ و رد رسومات  
 ہند و بلدان رحمت و تقویۃ الایقان و تحفہ الموحیدین اور جو اسکے مضامین پر مقوی ہیں جیسا  
 تبنیہ الضالین ہندی و زاد الاخرت فارسی وغیرہ ان کتابوں پر اعتماد نہ کیا چاہئے کیونکہ اہل  
 سنت و جماعت کے کتب سے خارج ہیں اور معتقد انکا دائرہ اسلام سے باہر۔ سر دفتر محمد بن  
 وقدوة المحققین فقیہ لاثانی مقبول سبحانی استاد مولوی قاضی محمود سنگسیری رحمۃ اللہ علیہ نے  
 اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا جو وقت اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کی تصنیف شروع  
 کی تو اسکے شاگرد امام بخش طالب العلم تھے مولوی ملوک علی صاحب سے بیان فرمایا کہ ایک  
 کتاب تقویۃ الایمان جو خلاف اہل سنت و جماعت ہے تیار رہی ہے بسا مقامات اسکے راوی



کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلون کی رسموں کو سند پکڑتے ہیں اور کوئی اپنی عقل کو کچھ دخل دیتے ہیں اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اسی کی سند پکڑے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دے فقط اور تقریر طویل کے بعد لکھا سو بہر خاص و عام کو چاہئے کہ اللہ اور رسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں اور اسی کو محضین اور اسی پر چلیں اور اسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کریں فقط پہلے دو لطیفے اُنکے سمجھنا چاہئے کہ کیا کام کیا ہے ایک تو بہر خاص و عام کو طلب علم دین اور تحقیق کتاب و سنت کا حکم دیا اور یہ بات صریح مخالف ہے کلام الہی کے کہ سورہ توبہ میں فرمایا ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ ط فلو کان نفر من کل فرقۃ منهم طائفۃ لکتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہما اذ رجاوا الیہم لعلہم یحذرون ترجمہ ورنہین ہے کہ سارے مسلمان نکلیں سو کیوں نہ نکلیں ہر فرقہ میں سے اُنکے

سے دو رہیں مولوی موصوف نے سنئے ہی فرمایا شب کو وہ مسودات بٹھکوا کر دینا موافق و عدے کے شب کو وہ مسودات مولوی ملک علی صاحب کے پاس آئے اور اُس کا رد آپ لکھتے یہ بات اسماعیل دہلوی کو معلوم نہیں تھی جب کتاب تمام ہوئی رد بھی اُس کا تمام ہوا اس رد میں یوں تحریر فرماتے ہیں جو اسماعیل دہلوی کے ہاتھ کے مسودے دیکھے تقویۃ الایمان کی جاسے پر تقویۃ الایمان قات کرنے سے لکھا ہوا تھا خداوند عالم نے اسیکے ہاتھ سے اس نام کو لکھا یا تھا سچ ہے کہ یہ کتاب ایمان کو فوت کرنے والی ہے اور اس کے بعض مضامین کی خصلت گوبر کی ہے جس طرح گوبر مٹی کو لچاتا ہے اور جس گھر میں وہ رہے ایمان کو لچائے گی۔

ہندوستان کے علمائے جو اس کتاب کی تردید میں رہے اور کتابیں تحریر کی ہیں انکی مختصر فہرست درج کی جاتی ہے اس میں سب سے زیادہ حصہ حضرت امام اہل السنۃ مجدد المائۃ السخا فرہ موید ملت الظاہرہ مولانا و مرشدنا و سپینا الشیخ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ بریلوی کا ہے متع اللہ المسلمین بطول بقائہ آمین ثم آمین حضرت کی کل تصانیع ۴۰۰ سے زیادہ ہیں منجملہ اُنکے ۲۰۰

ایک گروہ کہ دین میں فقہ است حاصل کریں اور خبر دین اپنی قوم کو جب پھر کرا دین انکی طرف شاید وہ بچتے رہیں سبحان اللہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہر فرقہ میں سے چند لوگ دین میں فقہ است حاصل کریں اور اپنی قوم کو خبر دین سب مسلمانوں کے واسطے یہ نہیں ہے مولوی اسماعیل بر خلاف حکم خدا کے حکم کرتے ہیں کہ ہر خاص و عام کو چاہئے اور جمہور مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ طلب علم دین کی فرض کفایہ ہے یعنی بعضوں نے ادا کیا سب کے ذمہ سے اتر گیا دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ اہل سنت کے مذہب میں اصول دین کے چار میں کتاب سنت اجماع قیاس مولوی اسماعیل نے دو اصل دین کی جڑ سے اکھاڑ ڈالی ایک قیاس کہ کل ظاہر یہ اسکے منکر ہیں اور قیاس کو برا کہتے ہیں اگرچہ آپ بھی قیاس کرتے ہیں اور یہ بیوقوفی اور گمراہی کے سبب

کتاہیں اور رسالہ صرف وہابیہ نجدیہ و اسماعیلیہ و دیوبندیہ و محمدیہ کے رد میں لکھے جا چکے ہیں جسکی مفصل فہرست مسمیٰ بہ المجلد المعتمد للکلیفات الحمد للہ پیشہ میں چھپی ہے یہاں بطور مشتمل نمونہ از خروار چند مشہور و معروف کتابیں لکھی جاتی ہیں۔

سبعین السبوح عن عیوب کذب مقبوح عقاید وہابیہ کا رد بلیغ خصوصاً گنگوہی و اسماعیل دہلوی کا امکان کذب میں۔ الکو کتبہ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ مشترکہ سے امام وہابیہ پر فقہاء کے نزدیک لزوم کفر۔ سل السیوف المندیہ علی کفریات بابا الانجیدیہ کو کتبہ الشہابیہ کا خلاصہ۔ حسام الحرمین علی منکر الکفر والمین حسین آفتاب سے زیادہ روشن طور پر مسلمانوں کو دکھایا کہ ملوان قادیانیہ و گنگوہیہ و نانوتیہ و دیوبندیہ و محمدیہ و امثالہم کو علماء حرمین شریفین نے زندقہ فرمایا اور کفر کا قوی دیا۔ سید ابیخار مصنفہ حضرت مولانا مولوی فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ قادری عثمانی بدایونی۔ تقدیس لویکیل عن توہین الرشید و الخلیل حضرت قبلہ مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب مرحوم لاہوری۔ الدرر السنیہ فی رد علی الوہابیہ شیخ الاسلام مرجع الحق العام سیدنا مولانا السید احمد بن زینی و علان رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مطبع قیصریہ۔



سمجھتے نہیں اتنا فرق ہے کہ اپنے قیاس فاسد کو نظر و استدلال نام رکھتے ہیں  
 اتنا نہیں سمجھتے کہ نام بدل کر رکھنے سے حقیقت نہیں بدل جاتی قیاس کو جہان رد کرتے  
 ہیں اسی رد کے بیان میں وہی قیاس جا بجا بھرا ہوتا ہے دلونپر جو پردہ پڑا ہے سمجھ  
 نہیں سکتے دوسری اجماع کہ بعض اسکے بھی منکر ہیں تفسیر عزیزی میں لکھا ہے اس  
 جگہ جانا چاہئے کہ طریقہ دین کے حکمون کے چار چیز ہیں کتاب و سنت و اجماع  
 و قیاس اس واسطے کہ دین کے بعض احکام قرآن مجید سے ثابت ہوئے مثل نماز  
 روزہ زکوٰۃ حرمت خنزیر و حلت گاؤ اور مثل اسکے یعنی حرام ہونا خنزیر کا اور حلال  
 ہونا گاؤ وغیرہ کا اور بعض قول و فعل پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے جکا نام سنت ہے  
 مثل نماز جنازہ اور حرام ہونا گدھے اور خچر اور مثل اسکے اور بعض اجماع مجتہدین سے  
 مثل حرام ہونے خریدنا اس لونڈی کا جو مالک سے لڑکا جنی ہو (یعنی ام ولد) اور

سیبوت الباریۃ علی رؤس الفاسقہ جامع العلوم المعقول والمنقول امام الفقہاء والمحدثین  
 قطب الاولیاء العارقین شمس العلماء مولوی محمد عبداللہ صاحب خراسانی مطبوعہ قیصریہ  
 تنزیہ الرحمن عن شایبۃ الکذب والنقصان مصنفہ حضرت جامع شریعت و طریقت مولانا  
 مولوی احمد حسن صاحب کانپوری۔ الرحیح الدیانی علی راس السوس الشیطانی از تالیف  
 جناب مولوی محمد نبی بخش صاحب لاہوری حنفی قادری نقشبندی مجددی۔ شرح الصدور  
 فی دفع الشرور مصنفہ مولانا مولوی مخلص الرحمن صاحب اسلام آبادی (چانگامی)  
 میزان عدالت فی اثبات شفاعت مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد سلطان صاحب کٹکی  
 ہادی المضلین مصنفہ حضرت مولانا مولوی کریم اللہ صاحب دہلوی۔ معید الایمان مصنفہ مولانا  
 مولوی مخصوص اللہ صاحب ابن جناب مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی۔ ازالۃ الشکوہ مصنفہ  
 جناب حکیم فخر الدین صاحب آلہ آبادی۔ صحیح الایمان مؤلفہ علمائے بریلی۔ شرح تحفہ محمدیہ  
 فی رد فرقۃ المہندیہ مصنفہ مولانا مولوی سید اشرف علی صاحب گلشن آبادی۔ ذوالفقار جیدیہ

دو ہنوں کو خرید کر دو تون سے صحبت کرنا اور بعض بقیاس ظاہر کے یعنی غیر منصوص  
کو منصوص پر قیاس کیا ہو مثل حرام ہونے سود کے پیسوں اور سکون میں کہہ سکتے  
اس بات میں سونے اور چاندی کے حکم میں ہیں اور تفسیر عزیزی میں لکھا ہے  
کہ مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت کی اطاعت اور ان کے حکم کا اتباع عوام امت  
پر فرض و لازم ہے دو نو لطیفوں کا بیان تمام ہوا اب اٹکی ایک ایک بات کا جواب  
سنو وہ کہتے ہیں کہ ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھے  
اور اسکی سند پکڑے مولوی اسماعیل نے پہلوئی رسموں کو سند پکڑنا اور بزرگوں کے  
قضے دیکھنا اور مولویوں کی باتوں کو سند پکڑنا اور عقل کو دخل دینا جدی جدی زائیا  
ٹھہرائیں اور اللہ و رسول کے کلام کو سند پکڑنا جدی راہ ٹھہرائی اور یہ راہ جو وہ چلے  
سو صراط مستقیم سے بہت بھٹک گئے کیونکہ وہ چاروں باتیں اللہ و رسول ہی کے  
کلام سے ثابت ہیں اور وہ چاروں راہیں اسی شارع عام کے شعبہ ہیں اور انھیں

علی اعناق الوہابیہ مؤلفہ مولانا مولوی سید جید رشاہ صاحب قادری الحنفی متوطن کچھ بھونج  
المعروف بہ پیر بھڑوالہ رسالہ تحقیق توحید و شرک تصنیف حافظ محمد حسن پشاوروی المعروف  
ملا دراز در فارسی رسالہ الحیات النبی تصنیف حضرت قدوة العلماء الانام شیخ محمد عابد  
سندھی مدرس بزرگ مدینہ منورہ کی عربی میں گلزار ہدایت تصنیف مولانا محمد مصنفہ  
امام العلماء مفتی مدراس در باب بدعات تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ تصنیف مولوی  
فضل حق بن فضل امام ناردی حنفی خیر آبادی حجتہ العمل فی ابطال السجیل ستو جواب اور  
سوال تصنیف مولوی محمد موسیٰ دہلوی سلاح المؤمنین فی قطع الشکار حین تصنیف  
مولوی سید لطف الحق ابن مولوی جلیل الحق قدرت اللہ قادری آکھنی البتاوی  
تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین تصنیف مولوی عبداللہ صاحب سدہ انپوری



شعبون سے اس شارع عام کی سیدھی راہ ہے اور جسے ان شعبون کو چھوڑا وہ  
سرگزشت شارع عام کو نہ پہونچا کوئی کسی کوئین مین گرا کوئی بھیڑ مین آوارہ ہو گیا  
کوئی کسی جنگل مین شیر بھیڑیے کا لقمہ ہوا دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے  
وَيَتَّبِعْ غَيْرِ سَبِيلِ الْمُنِينِ نُوْلَهُ مَا تُوْنِي وَنُصْلَهُ جَهَنَّمَ وِسَاءٌ مِّمَّ يَرْسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شد شد فی  
النار اور فرمایا ہے اصحابی کا النجوم بایہم اقتد یتم اھتد یتم اور فرمایا  
یٰ اھل اللہ علی الجماعۃ من شد شد فی النار اور فرمایا ایاکم والشعاب و  
علیکم بالجماعۃ وبالکافۃ اور فرمایا علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین  
من بعدی اور فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فله اجرھا واجر

رسم انجیرات تصنیف حضرت استاد نامولانا خلیل الرحمن کھنئی الیوسفی المصطفی آبادی  
تحلیل ماحل شد فی تفسیر ماہل بہ بغیر اللہ تصنیف حضرت استاد نامولانا خلیل الرحمن  
مدوح سبیل النجیح الی تحصیل القلاح تصنیف مولوی تراز علی لکھنوی سفینۃ النجیح  
تصنیف حضرت مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس نظام الاسلام تصنیف مولوی محمد وجیہ  
مدرس مدرسہ کلکتہ تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین جامع فتوای علمائے دہلی  
دو حرمین الشریفین مولوی عبداللہ صاحب کاجھاپا ہوا قوت الایمان تصنیف مولوی کریم علی  
جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب احقاق الحق تصنیف مولوی سید بدرالدین الموسوی الرضوی  
حیدرآبادی خیر الزاد لیوم المیعاد تصنیف مولوی ابوالعلا محمد الملقب خیر الدین ساکن مدراس  
انتم الانبیاہ للرفع الاشتباہ تصنیف حضرت مولوی معلم ابراہیم صاحب خطیب مسجد جامع بمبئی - دفع البتہ  
فی رد بعض احکام تنبیہ الانسان تصنیف حضرت مولوی محمد پوش صاحب حافظہ نیوکلیر ترجم عدالت  
بادشاہی - ہدایت المسلمین الی طریق الحق والحق البقین تصنیف قاضی محمد حسین کونی مہری عربی مع  
ترجمہ ہندی سوائے اسکے اور بھی روایہ رسالے بہت عالموں نے لکھے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

من عمل بہا اور آیا ہے مآراہ المومنون حسنا فهو عند اللہ حسن اور فقہاء  
 لکھتے ہیں العادة الفاشية من احدى النجھ اور سنتہ کی تعریف کرتے ہیں الطريقة  
 المسلوكة فی الدین یہ حال ہے پہلون کی رسمون کی سند پکڑینکا اور بزرگون کے  
 قصے اور مولویون کی باتون کا حال تو ابھی شاہ عبدالعزیز صاحب سے سینے نقل  
 کیا کہ مجتہدین شریعت اور مشائخ طریقت کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے اور آیہ کریمہ  
 فسئلوا اهل الذکر ان یمتنعوا عنکم ان یمسکوا علیکم من انفسکم ان یمسکوا علیکم من انفسکم  
 الصراط المستقیم کی تفسیر میں لکھا ہے کہ صراط مستقیم راہ انبیاء و صدیقین و  
 شہداء و صالحین کی ہے کہ انکے اعمال کے دیکھنے سے اور انکی باتون کے سننے  
 سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے جدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لعلمہ الذین  
 یستنبطونہ منہم اور امام اجل سفین بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے  
 استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ اور اجلہ ائمہ محدثین و فقہاء  
 مجتہدین و تبع تابعین سے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ارشاد فرماتے ہیں۔  
 الحدیث مضلة الا للفقهاء حدیث سخت گمراہ کنیوالی ہے مگر مجتہدین کو علامہ  
 ابن اسحاق کی مدخل میں فرماتے ہیں کہ امام سفین بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ  
 کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے جو معنی سمجھ میں آتے ہیں انپر حمل جاتا ہے حالانکہ  
 دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور  
 دلیل ہے جیسے اس شخص کو اطلاع نہیں یا متعدد اسباب ایسے ہیں جنکی وجہ سے  
 اسپر عمل نہ کیا جائے گا ان باتون پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو علم کا دریابن  
 اور منصب اجتہاد تک پہونچا اور یہ منزل سخت ترین منازل و دشوار ترین مراحل

۱۰  
 دوسری حدیث میں ہے  
 من عمل بہا اور آیا ہے  
 مآراہ المومنون حسنا  
 فهو عند اللہ حسن  
 اور فقہاء لکھتے ہیں  
 العادة الفاشية من  
 احدى النجھ اور سنتہ  
 کی تعریف کرتے ہیں  
 الطريقة المسلوكة فی  
 الدین یہ حال ہے  
 پہلون کی رسمون کی  
 سند پکڑینکا اور  
 بزرگون کے قصے اور  
 مولویون کی باتون کا  
 حال تو ابھی شاہ  
 عبدالعزیز صاحب سے  
 سینے نقل کیا کہ  
 مجتہدین شریعت اور  
 مشائخ طریقت کی  
 اطاعت بحکم خدا  
 فرض ہے اور آیہ  
 کریمہ فسئلوا اهل  
 الذکر ان یمتنعوا  
 عنکم ان یمسکوا  
 علیکم من انفسکم  
 ان یمسکوا علیکم  
 من انفسکم الصراط  
 المستقیم کی  
 تفسیر میں لکھا ہے  
 کہ صراط مستقیم  
 راہ انبیاء و صدیقین  
 و شہداء و صالحین  
 کی ہے کہ انکے  
 اعمال کے دیکھنے  
 سے اور انکی  
 باتون کے سننے  
 سے سیدھی راہ  
 غیر سیدھی راہ  
 سے جدا ہوتی ہے  
 اور اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے لعلمہ  
 الذین یستنبطونہ  
 منہم اور امام  
 اجل سفین بن  
 عیینہ کہ امام  
 شافعی و امام  
 احمد کے استاذ  
 اور امام بخاری  
 و امام مسلم کے  
 استاذ اور اجلہ  
 ائمہ محدثین و  
 فقہاء مجتہدین  
 و تبع تابعین  
 سے ہیں رحمۃ  
 اللہ تعالیٰ علیہم  
 اجمعین ارشاد  
 فرماتے ہیں۔  
 الحدیث مضلة  
 الا للفقهاء  
 حدیث سخت  
 گمراہ کنیوالی  
 ہے مگر مجتہدین  
 کو علامہ ابن  
 اسحاق کی مدخل  
 میں فرماتے ہیں  
 کہ امام سفین  
 بن عیینہ رحمۃ  
 اللہ علیہ کی  
 مراد یہ کہ  
 غیر مجتہد کبھی  
 ظاہر حدیث سے  
 جو معنی سمجھ  
 میں آتے ہیں  
 انپر حمل جاتا  
 ہے حالانکہ  
 دوسری حدیث  
 سے ثابت ہوتا  
 ہے کہ یہاں  
 مراد کچھ اور  
 ہے یا وہاں  
 کوئی اور دلیل  
 ہے جیسے اس  
 شخص کو اطلاع  
 نہیں یا متعدد  
 اسباب ایسے  
 ہیں جنکی وجہ  
 سے اسپر عمل  
 نہ کیا جائے  
 گا ان باتون  
 پر قدرت نہیں  
 پاتا مگر وہ  
 جو علم کا  
 دریابن اور  
 منصب اجتہاد  
 تک پہونچا اور  
 یہ منزل سخت  
 ترین منازل  
 و دشوار ترین  
 مراحل



گداے خاک نشینی تو حافظا محرومش ۱۱ کہ نظم مملکت خویش خسروان است

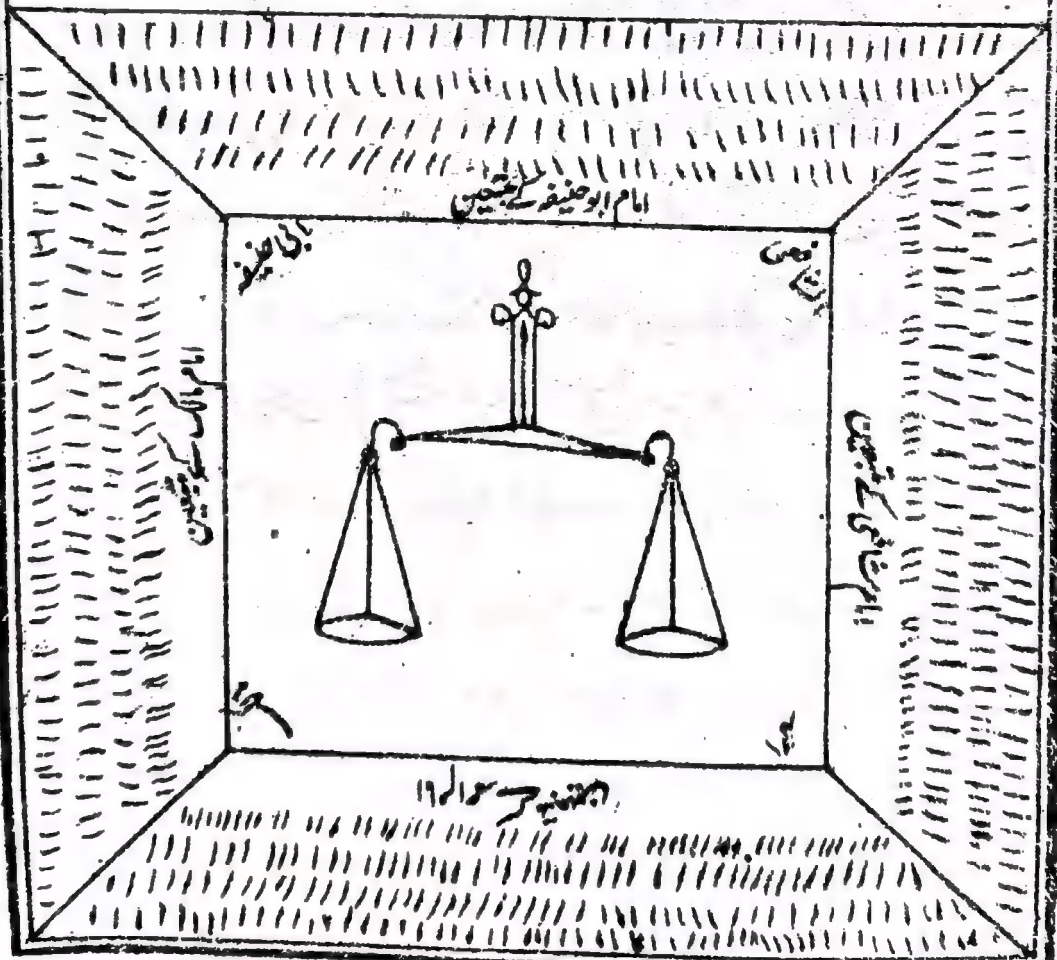
اسکے لئے واجب ہے کہ جمیع لغات عرب و فنون ادب و وجوہ تنخاطب و طرق  
نظم و اقسام نظم و صنوف معنی و ادراک علل و تنقیح مناط و استخراج جامع و عرفان  
ملح و موارد تعلیم و مواضع قصور و دلائل حکم آیات و احادیث و اقوال و صحابہ و  
ائمہ فقہ قدیم و حدیث و مواقع تعارض و اسباب ترجیح و مناہج توفیق و مدارج  
دلیل و معارک تاویل و مسالک تخصیص و مناسک تقیید و مشاریع قیود و شواہد  
مقصود و غیر ذلک پر اطلاق تام و قوت عام و نظر غائر و ذہن رفیع و بصیرت  
ناقدہ و بصیرتیج رکھنا ہو جسکا ایک ادنیٰ اجمال امام شیخ الاسلام ذکر یا انصاری  
قدس سرہ الباری نے فرمایا کہ آیا کہ ان تبادروا الی الافکار علی قول مجتہد  
او تخطئتمہ الا بعد احاطتکم بادلۃ الشریعۃ کلہا و معرفتکم بحجم  
لغات العرب التی احتوت علیہا الشریعہ و معرفتکم بمعانیہا و طرقہا  
ترجمہ خبر دار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اسے خطا کی طرف نسبت نہ کرنا جب تک  
شرعیات مظہرہ کی تمام دلیلوں پر احاطہ نہ کر لو جب تک تمام لغات عرب جن پر  
شرعیات مشتمل ہے پہچان نہ لو جب تک ان کے معانی ان کے راستہ جان نہ لو اور ساتھ ہی  
فرمادیا وانی لکم بذالک بھلا کہ ان تم اور کہ ان یہ احاطہ نقل کیا اسکو امام  
عارف باللہ عبدالوہاب شعرائی نے میزان مین۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ  
باین جلالت شان حضور سیدنا امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے مین  
ما خالفته فی شیء قط فتدبیرتہ الامایۃ مذہبہ الذی ذہب الیہ  
انحی فی الآخرۃ و کنت سر باملت الی الحدیث فكان هو ابصر بالحدیث

الصحيح معنى ثم حميه كمي ايدنا نواكه بينه كسي مسئله بين امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
 خلاف کر کے غور کیا ہو مگر یہ کہ انھیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا  
 اور بارہا ہوتا کہ میں حدیث کی طرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام مجہد سے زیادہ حدیث صحیح  
 کی نگاہ رکھتے تھے اور علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختار  
 میں فرماتے ہیں کہ جو شخص جمہور اہل فقہ و علم اور بڑی جماعت سے علیحدہ ہو اوہ الی  
 چیز سے جاملتا ہو اسے جنم میں لیجانگی تو اسے گروہ مسلمانان تہمیر نجات پانچواں لے گروہ  
 اہلسنت و الجماعت کی پیروی لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نگہبانی و توفیق  
 اہلسنت کی موافقت میں ہے اور اللہ تعالیٰ عز و جل کا چھوڑ دینا اور اسکا غضب  
 اور اسکی ناراضی اہلسنت کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار  
 مذہبوں میں جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
 جو ان چار سے باہر ہے جہنمی ہے العالم علامہ عارف باللہ اللہ تعالیٰ الشیخ  
 احمد الصادق المالکی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ۔  
 ائمہ اربعہ کے سوا دوسرے کی تقلید جائز نہیں اگرچہ وہ صحابہ کے قول یا حدیث  
 صحیح یا آیت کے موافق ہو جاوے تو جو شخص ان چار مذہبوں سے خارج ہے  
 وہ گمراہ اور گمراہ گروہ ہے اور بسا اوقات یہ کفر تک پہنچ گیا اسلئے کہ ظاہر کتاب اور  
 سنت کو لینا کفر کا شبوہ ہے (یعنی ہر جگہ)

العارف الصمدانی والقطب البانی سیدی عبد الوہاب شمرانی  
 رحمۃ اللہ علیہ میزان الکبریٰ میں تخریر فرماتے ہیں



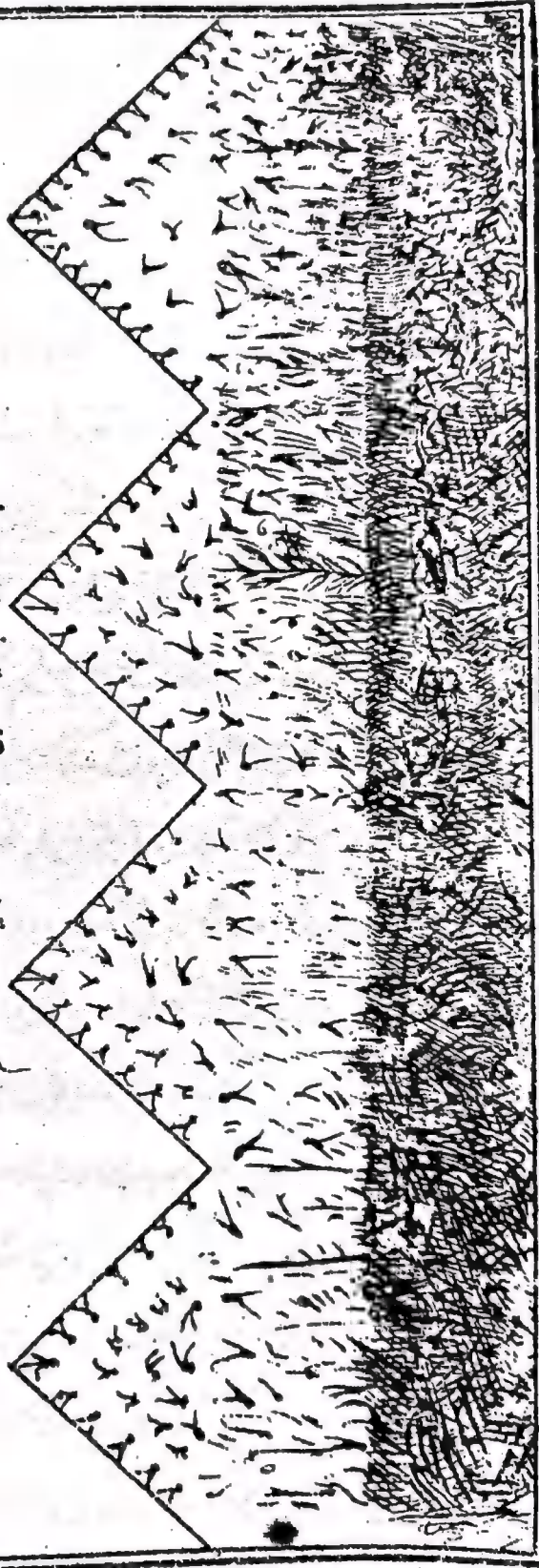
- (۱) میسران - مجتہدین کے مذہب پر مقلدین کے اقوال کا طریقہ سند ظاہر کو کتابہ سند کے ساتھ لے کر سنو کی مثال ہے پس اس میں تامل کر۔
- (۲) امام ابو حنیفہ - ایت کرتے ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جبریل علیہ السلام سے وہ اللہ عزوجل سے۔
- (۳) امام مالک - روایت کرتے ہیں نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حضرت جبریل سے وہ اللہ عزوجل سے
- (۴) امام شافعی - روایت کرتے ہیں حضرت مالک سے وہ حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حضرت جبریل سے وہ اللہ عزوجل سے۔
- (۵) امام احمد - روایت کرتے ہیں وہ مالک سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جبریل سے وہ اللہ عزوجل سے۔
- (۶) اسے برادر دیکھو جو حقیقت مذاہب ائمہ اربعہ کو ابتدا و انتہا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ غنی اللہ عنہم۔
- یہ مثال ہوا ائمہ اربعہ وغیرہم کے حساب و میزان کے وقت کھڑے ہونے کی اور متعین ہونے کی
- اُنکے پیچھے ہیں تاکہ وہ لوگ اُنکی شفاعت کریں



بصر اط - جو شخص حیرت میں شریعت پر ٹھیک چلا ہے اسکی بصر اط پر چلنے کی مثال اور آن کو گون کی مثال جو اس سے انہی ہیں۔  
 یہ مثال ہو کر مجتہدین کے تفسیراتی جگہ کی جو ان سے اپنے متبعین کو بصر اط پر چلیے ہوئے دیکھیں گے ہر ان تک کہ بغیر دوزخ میں گئے ہوئے نہ جنت تک پہنچیں۔

جو شخص دنیا میں شریعت سے کچھ ہوا کے بصر اط پر چلنے کی مثال اور جو لوگ کہ اس سے اوپر ہیں اور ظاہر ہے کہ بصر اط واقع میں ایک ہی ہے لیکن ہر چلیے والے اور اسے چڑھنے والے کو عمل اور علم کے مطابق ایک شکل خاص میں معلوم ہو گا کہ میں سے اس شرف نے کہا کہ بصر اط پر چلنا حقیقتاً ایسا ہے کہ وہاں کو کہہ کر شخص اپنے عمل کا چل توڑے گا جسکا قدم ہر ان شریعت سے پھلا

وہاں بھی اسے قید پھیلے گا اور کبھی خدا سے معاف کر دیگا۔ واللہ اعلم





اور شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ بالغہ میں لکھا ہے یحرم الخوض فی التفسیر لمن  
 لا یعرف اللسان الذی نزل القرآن بہ والمناثور عن الذہبی واصحابہ و  
 التابعین من شرح غریب او سبب نزول وناسخ و منسوخ   
 تفسیر میں خوض کرنا حرام ہے اسکو کہ نہیں جانتا زبان کو کہ جس میں قرآن نازل ہوا اور  
 نہیں جانتا جو کہ مروی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تابعین سے شرح غریب و سبب نزول  
 اور ناسخ منسوخ سے اور وہ جو مولوی اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں کہہ دیا کہ عقل کو  
 کچھ دخل نہ دے عجبات ہے عاقل سے کیونکر سرزد ہوا اگر عقل کو کچھ دخل نہ دے  
 تو اللہ و رسول کا کلام کیونکر سمجھے اور کس طرح سند پکڑے عقل کو حاکم نہ سمجھنا چاہئے اور  
 کچھ دخل نہ دینا تو ہو ہی نہیں سکتا جن نصون کی ظاہر میں تعارض ہے وہاں کیا  
 کرے یہ بحث اصول و عقاید کی کتاب میں موجود پھر تقویۃ الایمان میں دعویٰ کیا کہ عوام  
 الناس کا کہنا کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہئے  
 ہر کو وہ طاقت نہیں غلط ہے اسوا سطلے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید  
 میں باتیں بہت صاف صریح ہیں کہ انکا سمجھنا مشکل نہیں اور دلیل لائے اس  
 آیت کو ولقد انزلنا الیک آیات بینات وما یکفر بها الا الفاسقون پھر لکھا کہ  
 اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہئے اور دلیل لائے یہ آیت هو الذی  
 بعث فی الامم من رسول منهم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکھم ویعلیہم الكتاب  
 والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین اور بعد لکھنے ترجمہ اور فائدہ کے کہا جو کوئی  
 یہ آیت سنکر پھر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی نہیں سمجھ سکتا  
 سو اس نے اس آیت کا انکار کیا فقط یہاں دو باتوں کا دریافت کرنا چاہئے

ایک تو یہ کہ انکا دعویٰ دلیل سے ثابت ہے یا نہیں یعنی آیتوں کا وہ مطلب ہے جو  
 امتوں نے سمجھا یا نہیں سو ہم نے پایا اُنکے بیان کو خلاف جمہور مفسرین کے اور چونکہ  
 بہت سی تفسیروں کی عبارت نقل کرنے میں طول ہے صرف تفسیر عزیزی کی نقل  
 عبارت پر کفایت کی جاتی ہے ولقد انزلنا الیہ یعنی اور تحقیق ہے مقام عظمت  
 اپنے سے اتاری ہیں طرف تیری آیات بینات قرآنی اور ہرگز القباس اور اشتباہ  
 آیتوں اُتارے ہوئے ہماری کا ساتھ اُتارے ہوئے دوسرے ممکن نہیں اس واسطے  
 کہ وہ آیتیں بینات یعنی دلیلین روشن ہیں اسوجہ سے بھی کہ اعجاز الفاظوں کا  
 اُن میں پایا جاتا ہے کہ مثل اُنکے کسی اور سے ممکن نہیں اور اسوجہ سے بھی کہ معانی  
 اُنکے مطابق ہیں ساتھ مقتضائے عقل سلیم کے اور اسوجہ سے بھی کہ موافق ہیں وہ  
 آیتیں ساتھ کتابوں پہلی نبیوں کے کہ یہودیوں کے نزدیک بھی مسلم الثبوت  
 ہیں پس یہودیوں کا انکار ان آیتوں سے ممکن نہیں اس واسطے کہ اُنکے انکار کرنے  
 سے انکار تمام پہلی کتابوں کا لازم آتا ہے وما یکفر بها الا الفاسقون یعنی اور انکار  
 نہیں کرتے ہیں ان آیتوں کا مگر وہ آدمی کہ کفر کے اندر حد سے بڑھے ہوئے ہیں  
 اور ہرگز کسی کتاب پر پہلی کتابوں سے ایمان نہیں رکھتے ہیں اور مقتضائے عقل اور  
 نقل دونوں سے قدم اُنکا باہر ہے اور چند سطر کے بعد لکھا کہ احتمال ہے کہ معنی آیت  
 کے ایسے ہوں کہ یہ یہودی اگرچہ جبریل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں اسوجہ سے  
 کفر کی گمراہی میں گرفتار ہیں لیکن یہ بات موجب کفر قرآن مجید سے نہیں ہو سکتی  
 کیونکہ ہم نے بلا واسطہ جبریل کے بھی تمیز بہت معجزات نازل کئے ہیں جیسے نالہ ستون  
 اور قبول کرنا درختوں کا اپنی دعوت کو اور شکایت کرنا اونٹوں اور ہرنوں کا اور



سلام تا پتھروں اور پہاڑوں کا اور جواب دینا علمائے یہود کے سوالوں کا وغیرہ  
 یہ ہیئت مجموعی باعث یقین ہے تمھاری رسالت کا اور ان معجزات اور مرتبہ کا انکا  
 وہی کریگا جو دائرہ دین سے بالکل خارج ہوگا اور کوئی دین و آئین پر کاربند نہ ہوگا  
 ورنہ انکار دوسرے انبیاء کے معجزات پر جو زیادہ اس سے نہیں ہیں لازم آویگا۔  
 آیت کریمہ کے معنی تفسیر عزیزی سے یہ ثابت ہوئے کہ ہونا آیات قرآنی کا اللہ کا  
 کلام ظاہر ہے اس سبب سے کہ لفظ معجزہ ہے اور انکے معنی مقتضائے عقل سلیم کے  
 مطابق اور اگلی کتابوں کے موافق ہیں یا یہ کہ آیات بینات سے اور معجزات مراد ہیں  
 اور یعلمکموا الکتب والحکمۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں ویعلمکموا الکتب اور سرور عالم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھیں قرآن کے معانی ظاہرہ اور اسرار دقایق اور جملہ مقام  
 مخفیہ سکھاتے ہیں تاکہ انسان صرف علم ظاہر پر اکتفا کر کے زاہد خشک نہ ہو اور صرف علم  
 باطن پر بھروسہ کر کے بیقیدی اور تمام چیزوں کے مباح سمجھنے کی راہ نہ اختیار کرے  
 بلکہ دونوں کا جامع ہو کر نبوت کی وراثت حاصل کرے اور رتبہ عالی کی تکمیل تک  
 پہنچائے اور اگرچہ دونوں علم یعنی معنی ظاہری و دوسرا باطنی قرآن شریف کے  
 نازل ہونے پر تمھاری لغت کے مطابق آسان سمجھ جاسکو ذکی اور تیز فہم اپنے سے  
 بغیر استدلال و ارشاد نبوی حاصل کر سکتا تھا مگر پھر بھی بعض چیزیں ایسی تھیں جو  
 قوت فکر یا توجہ کا قوت سے نہیں معلوم ہو سکتیں اگرچہ تلاش کی انتہا تک  
 پہنچیں مگر حصول انکا ناممکن تھا اسلئے یہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھارے حق  
 میں ایک عظیم الشان نعمت ہیں کہ تمکو ان چیزوں کا بھی راستہ بتاتے ہیں  
 اب دیکھو کہ مولوی اسماعیل کا دعویٰ کہ عوام الناس کو اللہ و رسول کا کلام سمجھنا

کچھ مشکل نہیں ہے اور اسکو بہت علم نچا ہے موافق تفسیر شاہ صاحب کے دونوں آیتوں  
 سے ثابت نہیں ہے اور مولوی اسماعیل کے معنی گویا قرآن کی تحریف ہے اور ظاہر  
 ہو گیا کہ وہ خود آیتوں کے معنی نہ سمجھے پھر جنکو وہ عوام کہیں ان پیچاروں سے سمجھنے کا  
 خیال کرنا تو نہایت عقل سے دور ہے دوسری بات یہ ہے کہ ان آیتوں سے تو  
 ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسماعیل کا دعویٰ ثابت نہ ہوا مگر اس بات میں اللہ و رسول کے  
 کلام سے کیا ثابت ہوتا ہے سو دیکھ لو کہ شاہ صاحب صاف لکھتے ہیں کہ اسرارِ سریت  
 اور دقائقِ طریقت کا سمجھنا مجتہدین اور مشائخ کو میسر ہے عوام کو انکی اطاعت  
 فرض اور سند لائے اس آیت کو فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۵  
 اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات  
 هن ام الکتاب و اخر متشابھات فاما الذین فی قلوبہم مغریر فیتبعون  
 ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ  
 و المراسخون فی العلم یقولون امانة کل من عند ربنا و ما یدکر الا اولو الکتاب  
 اس آیت میں ایک روایت سے وقف ہے الا اللہ پر اس صورت میں معنی یہ ہو  
 کہ اللہ ہی نے نازل کی تجھ پر کتاب اسمیں بعضی آیتیں محکم ہیں کہ کتاب کی اصل میں اور  
 دوسری متشابہ سوچنے والوں میں بدراہی ہے متابعت کرتے ہیں متشابہات کے  
 واسطے خواہشِ فتنہ کی اور خواہشِ اسکی تاویل کی اور نہیں جانتا اسکی تاویل مگر  
 اللہ اور جو علم میں راسخ ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اسپر سب ہمارے رب کی  
 طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے مگر عقلمند لوگ اور ایک روایت میں وقف ہے  
 فی العلم یعنی اللہ اور راسخون فی العلم اسکی تاویل جانتے ہیں دیکھو کہ اس



آپت کریم سے سوا سوا سکے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں سمجھتے مگر اولاً الباب  
 اور سوا سے قید را سخن فی العلم کے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ علم اسبات کا بھی  
 ضرور ہے کہ تمام کلام اللہ میں کون کون سی آیتیں حکم اور کون کون سی تشابہ ہیں  
 اسباب اسماء علیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ جنکو خاص خواص سمجھیں انہیں سے پوچھ دیکھے  
 کہ بے رجوع کے کتابوں کی طرف کہ بڑے بڑے علم والوں نے تصنیف کی ہیں اسبات  
 کو بیان نہ کر سکیں گے بلکہ عجب نہیں کہ بعد صرف کرنے اپنے جوصلہ کے بھی اسبات کو  
 نتیجہ نہ کر سکیں عوام کا تو کیا مذکور ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وتلك الامثال  
 فضر بها للناس وما يعقلها الا العالمون اور یہ باتیں بیان کرتے ہیں ہم انکو آدمیوں کے  
 لئے اور نہیں سمجھتے انکو مگر عالم لوگ شاہ صاحب تفسیر میں لکھتے ہیں مفسر اور مجتہدین  
 کو نسخ اور منسوخ کا علم ضروری ہے بغیر اس علم کے علوم دینیہ میں دخل دینے کا حق  
 نہیں اسلئے بغیر اس علم کے شرعی حکم کو غیر سے جدا نہیں کر سکتا اکثر ہوگا کہ حکم  
 منسوخ کو حکم شرعی سمجھ کر اسپر فتویٰ دیگا اور غلطی میں پڑیگا چنانچہ ابو جعفر نحاس نے  
 حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ ایک دن  
 کوفہ کی مسجد میں تشریف لائے ایک شخص کو وعظ کئے ہوئے دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ  
 کون ہے لوگوں نے عرض کی یہ واعظ ہے لوگوں کو خدا سے ڈراتا ہے اور گناہوں  
 سے منع کرتا ہے فرمایا کہ اسکی غرض یہ ہے کہ اپنے کو انگشت نمائے پھر اس سے  
 پوچھا کہ نسخ منسوخ جانتا ہے یا نہیں اسنے کہا کہ مجھے اسکا علم نہیں فرمایا اسکو  
 مسجد سے نکال دیا رمی اپنے مسند میں صاحب اسرار نبوی حضرت خدیجہ بن الیمان  
 رضی اللہ عنہ سے راوی کہ کسی نے اسنے کوئی مسئلہ پوچھا اور جواب کا خواستگار ہوا

آپ نے فرمایا کہ فتوے دینے کے درپے تین شخصوں سے کوئی ایک شخص ہی ہو سکتا  
 ہے اول وہ جو قرآن کے ناسخ و منسوخ کو جانتا ہو اس میں ایسے شخص حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ ہرگز سرائے جو قاضی بنایا گیا ہو تو چار و ناچار یہ کام اسکے ذمہ لازم  
 ہے تیسرا وہ اہل حق جو خواہ مخواہ اپنے کو مفتیوں اور مجتہدوں کے شمار و قدر میں  
 داخل کرتا ہو پہلی قسم سے میں نہیں ہوں اور نہ دوسری قسم سے اور میری طبیعت  
 راضی نہیں ہوتی کہ میں تیسری قسم سے ہوں شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر  
 میں لکھا ہے پہلے قرآنی لغت کو استعمال عرب سے لینا چاہئے اور پورا اعتماد  
 صحابہ و تابعین کے آثار پر رہنا چاہئے تو مقصد تک نہ پہنچنا کبھی بوجہ استعمال  
 لفظ غریب کے ہوتا ہے اور اسکا علاج صحابہ و تابعین اور تہامی اہل معانی  
 سے اس لفظ کے معنی کا نقل کرنا ہے اور کبھی اسکا باعث اسباب نزول کا  
 بخانا ہوتا ہے اور حجتہ بالغہ میں لکھا ہے کہ تفسیر میں خوض کرنا حرام ہے اسکو  
 کہ نہیں جانتا زبان کو کہ حسمین قرآن نازل ہوا اور نہیں جانتا جو کہ مروی ہے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین سے شرح غریب اور سبب نزول اور  
 ناسخ و منسوخ سے اور اصول تفسیر میں لکھا ہے کہ جو علوم تفسیر کے واسطے چاہیں  
 بے آنکے تفسیر کرنا داخل ہے تفسیر بالآراء میں کہ حدیث ہے من فسر القرآن  
 براہہ فلیتئو مقعدا من النار ترمذی میں ابن عباس سے روایت کی ہے  
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قال فی القرآن بغیر علم فلیتئو مقعدا  
 من النار اس بیان سے مولوی اسماعیل کے دعویٰ کی غلطی خوب ثابت  
 ہو گئی حاجت نہیں ہے اور دلیلین لانے کی اللہ رسول کے کلام سے اگرچہ



بہت ساری ہین اور طول بھی ہوتا ہے اور وہ جو مولوی اسماعیل نے کہا کہ جو کوئی یہ  
 آیت سنکر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالمونکے کوئی سمجھ نہیں سکتا سو  
 آسنے اس آیت کا انکار کیا فقط سویہ طعن عاید ہوتا ہے شاہ صاحب پر کہ انھوں  
 نے صاف لکھا کہ اسرار شریعت اور دقائق طریقت سوائے مجتہدین و مشائخ کے  
 اور کوئی سمجھتا نہیں اب چند باتیں بطور معقول ہم تمسے پوچھتے ہین ایک یہ کہ  
 تم جو کہتے ہو کہ اللہ و رسول کا کلام عوام کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے کہ قرآن میں باتیں بہت صاف و صریح ہین سو اُسکی کیا صورت  
 کیا ایسا ہے کہ جو قرآن کی عبارت سنے ہند کا ہو یا فارس کا ترک کا ہو یا حبش  
 کا چین کا ہو یا فرنگ کا سننے کے ساتھ ہی سمجھ جاتا ہے سویہ تو خلافِ ہدایت  
 کے ہے اور اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے قرآن عربی القوم یعلمون  
 یا یہ کہو کہ جب ہم نے ہندی ترجمہ کر دیا تب عوام کو سمجھنا مشکل نہ رہا اور حاجت  
 علم کی نہ رہی سویہ بات توجب ہو کہ تمکو بھی اللہ اور رسول کے برابر سمجھین اور  
 تمھارے ترجمہ کو بھی بعینہ اللہ و رسول کا کلام سمجھے اور ایمان لانا اسپر فرض ہو  
 اگرچہ تم غلط کہو دوسری یہ کہ تم نے جو آیتوں کا مطلب ٹھہرایا شاہ عبدالعزیز  
 صاحب اُسکے برخلاف لکھتے ہین بالفرض اگر تمھارا لکھنا سچ ہو تو شاہ صاحب  
 اللہ کا کلام نہ سمجھے اور جب تمھارے استاد اور استاد اوپرین پیر بھی باجوہ  
 اس قدر علم و فضل و کثرت مزاولت اور تمام عمر خرچ کرنے کی حدیث و تفسیر کی  
 خدمت اور تصنیف کرنی تفسیر کی اللہ و رسول کا کلام نہ سمجھے اور کہا عوام  
 نہیں سمجھتے تو عوام چاروں کو آپ کیونکر تکلیف دیتے ہین اور کیونکر احمق اور

ان کو  
 علم و فضل  
 و کثرت  
 مزاولت  
 کی حدیث و تفسیر  
 کی خدمت اور تصنیف  
 کرنی تفسیر کی

منکر قرآن کا بتاتے ہیں اے مسلمانو سنو یہ نیرادھو کا ہے کہ ہم اللہ و رسول کے  
کلام کے موافق کہتے ہیں سب بد مذہب بھی کہتے چلے آئے ہیں اور سب اللہ  
و رسول ہی کے کلام کی سند لاتے ہیں مگر انکی فہم میں غلطی ہے کہ معنی کلام کے  
خلاف تفسیر ما ثور کے رسول اللہ اور صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے کہتے تھے  
یہی انکی گمراہی تھی حدیث میں تو کثرت اختلاف روایت کے بڑی گنجائش ہے  
کلام اللہ سے دیکھو کہ ہر فرقہ اپنے مذہب باطل پر دلیل لاتا ہے مجسمہ جو خدا کو جسم  
وجہتہ ثابت کرتے ہیں آیتیں قرآن کی پیش کرتے ہیں ید اللہ فوق اید ی محمد  
یبقی وجہ ربک یوم یکشف عن ساقی اور مکان پر دلیل لائے الرحمن علی  
العرش استوی معتزلہ وجوب لطف پر دلیل لائے کتب علی نفسه الرحمة وکان  
حقاً علینا نصر المومنین اور انکار انتفاع اموات پر احیا سے لیس للانسان  
الاما سعی اور انکار عذاب قبر اور انکار ادراک اموات پر لا ید و قون فیہ الموت  
الا الموتہ الاولی انک لا تسمع الموتی اور انکار رویت پر لا تدركہ الابصار  
ینفور یہ وغیرہ منکر عصمت انبیاء کی عصی ادم ربہ فغوی جعل لہ شرکاء  
ظلمنا انفسنا کنت من الظالمین فو کوہ موسیٰ ففرضی علیہ قراطمہ وغیرہ  
تناسخ پر کلما نصبت جلود ہم بدلنا ہم جلود اغیرھا حکمیہ اللہ کو علم  
نہو نے پر قبل وجود اشیا کے لیعلم الصابین ولیلو کم خارجی کفر مرتکب  
کبیرہ پر من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون من قتل  
مومن متعمداً فجزاءہ جہنم خالد فیہا رافضی امام کی عصمت پر لا ینال  
عہدی الظالمین بد پر میحوا اللہ ما یشاء ویثبت تفصیل کہ انک لکون



ہر فرقہ ہر مسلک پر اللہ و رسول ہی کے کلام کو سند لاتا ہے اور صرف اس قدر سے  
اککا حق ہونا ثابت نہیں ہوتا نہ بد مذہبی سے نکل سکتے ہیں کیونکہ حق وہ ہے کہ  
قرآن و حدیث سے بعد تحقیق و تطبیق اور رعایت جمیع شرائط و لوازم کے بانقا  
سوا اہل علم قرار پایا جو اسکے خلاف ہو وہ جماعت سے باہر بد مذہبوں میں داخل ہے  
صرف اتنا کہنے سے کہ ہم اللہ و رسول کے کلام کو سند لاتے ہیں جیسے مولوی اسماعیل  
نے کہا بد مذہبی سے نہیں نکل سکتے کہ سب بد مذہب بھی کہتے ہیں جیسے وہ ویسے  
یہ اسمعیلیہ کو چاہیے کہ آنکو بھی حق پر کہدین بلکہ بد مذہبوں کی دلیل آیتیں جو مینے  
ذکر کیں ان سے جیسا کہ ظاہر میں آنکے بیان کے موافق شبہہ ربط کا نا واقفون کو  
ہوتا ہے مولوی اسماعیل کے دعویٰ اور دلیل میں جو آیت حدیث سے لائے  
ہیں اتنا بھی نہیں ہے یہ ان سب سے بدتر ہیں کہ یہ حال آگے تفصیل معلوم  
ہوگا کچھ اگلے بد مذہبوں کی باتیں لئے ہیں کچھ اپنے ذہن کی کجی سے نکالیں ہیں  
دوسرا فساد سید احمد کو بتنی بنانے کا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب شاہ صاحب نے  
اپنی مملو کات اور ونکوہیہ کر دی مولوی اسماعیل گھبرائے اور مولوی عبداللہ شاہ  
صاحب کے داماد کے عدالت خلع میرٹھ کے محروں میں فرنگی کے نوکر تھے موقوف  
ہو کر دہلی میں آئے دونوں نے ملکر سید احمد نام ایک مرد جاہل شاہ صاحب کے  
مرید کو پیر بنایا اور ساتھ لیکر شہروں میں پھیری شروع کی اور در بدر گھر گھر  
قرآن و حدیث کے درس کو وسیلہ ٹھہرایا لوگوں کی رجوعات کا نذر و نیاز  
و دعوت ترو خشاک سے فائدہ خوب اٹھایا اور نذر کے قبول میں کچھ تمیز  
حلال حرام کی نہ تھی فاحشہ زندقوں کے پیشکش لینے میں تامل نہ تھا یہاں تک

جو فرنگیوں کے گھروں میں تھیں چنانچہ بنارس کا رزیڈنٹ اگتسن بروگنام اسکے  
 گھر میں ایک فاحشہ تھی بڑی اختیار والی اور صاحب مقدمہ و مرید بیوی اور دو بیٹے  
 روپیہ تدرکے اور اسکے مرید ہونے سے رزیڈنٹ نے بہت خاطر داری کی کہ سید  
 صاحب نے اسکو اپنی خاص بیٹی فرمایا تھا راقم بھی وہاں موجود تھا مولوی عجمی  
 سے لوگوں نے پوچھا کہ یہ روپیہ فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کے عوض بین اس نے  
 حاصل کیا ہے کیونکر درست ہوا کچھ جواب پریشان دئے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید  
 صاحب سے ان دونوں صاحبوں نے زبان پر آنی پر کفایت کی بلکہ ایک کتاب صراط المستقیم  
 نام بنائی سید احمد کے حال میں جو وہاں لکھا دیکھو کہ اس کلام میں کیسی کیسی خرابیاں  
 بھری ہیں پہلے سید احمد کو لکھا کہ کمال مشابہت پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کے مخلوق کئے گئے تھے اس سبب سے علم رہے استغفر اللہ استغفر اللہ  
 یہ کیا جرات دے ادبی ہے خدا پناہ میں رکھے ایسی گمراہی سے شفا سے قاضی  
 عیاض وغیرہ معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ کسی کو اسکی بڑائی کے واسطے تشبیہ دینا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بات میں کہ آپ دنیا میں جائز تھے بہت  
 برا ہے اور مرتبہ نبوت اور رسالت کی بے توقیری اور بے تعظیمی ہے اُمی ہونا بخیر  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی سو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے سب کے حق میں عیب کہ سبب ہے جہالت کا اور دیکھ حال کو آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے کیا نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوق  
 قلب سبب ہوا کمال کا دوسروں کو سبب ہوا کہ اس کلام میں آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی تحقیر و اہانت ہے اور لوگوں نے ایسے کلام کرنے والے کو کافر بھی

سید احمد کے گھر میں  
 ایک فاحشہ تھی  
 بڑی اختیار والی  
 اور صاحب مقدمہ  
 و مرید بیوی  
 اور دو بیٹے  
 روپیہ تدرکے  
 اور اسکے مرید ہونے  
 سے رزیڈنٹ نے بہت  
 خاطر داری کی  
 کہ سید صاحب  
 نے اسکو اپنی  
 خاص بیٹی فرمایا  
 تھا راقم بھی  
 وہاں موجود تھا  
 مولوی عجمی  
 سے لوگوں نے  
 پوچھا کہ یہ  
 روپیہ فاحشہ  
 کا کہ نصرانی  
 سے زنا کے  
 عوض بین  
 اس نے حاصل  
 کیا ہے کیونکر  
 درست ہوا  
 کچھ جواب  
 پریشان دئے  
 آخر کو حوالہ  
 کیا استفسار  
 پر سید صاحب  
 سے ان دونوں  
 صاحبوں نے  
 زبان پر آنی  
 پر کفایت کی  
 بلکہ ایک کتاب  
 صراط المستقیم  
 نام بنائی  
 سید احمد کے  
 حال میں جو  
 وہاں لکھا  
 دیکھو کہ اس  
 کلام میں  
 کیسی کیسی  
 خرابیاں بھری  
 ہیں پہلے سید  
 احمد کو لکھا  
 کہ کمال  
 مشابہت پر  
 ساتھ رسول  
 اللہ صلی اللہ  
 علیہ و آلہ  
 وسلم کے  
 مخلوق کئے  
 گئے تھے اس  
 سبب سے علم  
 رہے استغفر  
 اللہ استغفر  
 اللہ یہ کیا  
 جرات دے  
 ادبی ہے خدا  
 پناہ میں  
 رکھے ایسی  
 گمراہی سے  
 شفا سے قاضی  
 عیاض وغیرہ  
 معتبر کتابوں  
 میں لکھا ہے  
 کہ کسی کو  
 اسکی بڑائی  
 کے واسطے  
 تشبیہ دینا  
 رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ  
 اس بات میں  
 کہ آپ دنیا  
 میں جائز تھے  
 بہت برا ہے  
 اور مرتبہ  
 نبوت اور  
 رسالت کی  
 بے توقیری  
 اور بے  
 تعظیمی ہے  
 اُمی ہونا  
 بخیر صلی  
 اللہ علیہ  
 وسلم کا  
 معجزہ تھا  
 اور بڑی  
 فضیلت تھی  
 سو اسے  
 آنحضرت  
 صلی اللہ  
 علیہ و آلہ  
 وسلم کے  
 سب کے حق  
 میں عیب کہ  
 سبب ہے  
 جہالت کا  
 اور دیکھ  
 حال کو  
 آنحضرت  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 کے حال سے  
 کیا نسبت  
 آنحضرت  
 صلی اللہ  
 علیہ و آلہ  
 وسلم کا  
 شوق قلب  
 سبب ہوا  
 کمال کا  
 دوسروں کو  
 سبب ہوا  
 کہ اس  
 کلام میں  
 آنحضرت  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 کی تحقیر  
 و اہانت  
 ہے اور  
 لوگوں نے  
 ایسے کلام  
 کرنے والے  
 کو کافر  
 بھی



کہا ہے اور حکم کیا ہے قتل کا بہ سبب فیصل شفا کی وجہ خامس اور وجہ سابع میں کو  
 ہے دوسری خرابی لکھا کہ ایک مقام والوں کو احکام شرعیہ بے واسطہ پیغمبروں  
 کے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہیں ان لوگوں کو پیغمبروں کا شاگرد بھی کہہ سکتے  
 ہیں اور پیغمبروں کا ہم استاد بھی اور انکا علم بعینہ پیغمبروں کا علم ہے مگر ظاہر  
 کی وحی سے یعنی جبریل کے واسطے سے نہیں ملا اور انکو پیغمبروں کی سی عصمت بھی  
 ملتی ہے دیکھو کیسا بے پردہ دعویٰ ہے پیغمبری کا جب حکم احکام ملت و شریعت اللہ  
 تعالیٰ سے بے واسطہ پیغمبر کے ایک معصوم کو پہنچے پیغمبری میں کیا باقی رہا  
 جبریل کا واسطہ ہونا تو کچھ پیغمبری کا رکن نہیں بلکہ یہ پیغمبری اس سے بھی بڑی ٹھہری  
 کہ جبریل بھی درمیان میں نہیں خدا ہی سے لیا دیکھو کہ شیعہ جو حضرت مرتضیٰ علی  
 کرم اللہ وجہہ اور انکی بعض اولاد کرام کو معصوم کہتے ہیں تمام اہل سنت اول سے  
 آخر تک کیسا آپر طعن کرتے ہیں اور جو شیعہ کی تکفیر کرتے ہیں ایک سبب یہ بھی  
 لکھتے ہیں کہ وہ غیر نبی کو معصوم کہتے ہیں واہ حضرت مرتضیٰ علی کے معصوم ہونے میں  
 یہ کلام اور سید احمد معصوم صاحب وحی باطنی ہوں ہم استاد پیغمبر کے پھر  
 اس دعویٰ کرنے والے کو جو شیعہ سے اچھا سمجھے وہ سنی نہیں ہے بلکہ زائید  
 اور ختم نبوت کے معنی کا منکر تیسرے لکھا کہ ایک مقام والوں کو مکالمہ اور مسامرہ  
 کا خلعت ملتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں اور لکھا کہ گاہ کلام حقیقی ہم  
 میشود اور خاص سید احمد کے حال میں لکھا کہ خدا سے یوں پوچھا اس طرف  
 سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر یہ حکم ہوا اور حال یہ کہ اہل سنت کے عقائد کی کتابوں  
 میں لکھا ہے کہ مکالمہ شفا فی حقیقی کا دعویٰ کرنا کفر ہے شرح عقائد جلالی میں

لکھا ہے والظاہران التکفیر فی المسئلة المذكورة بناءً علی دعوی الکاملة  
 شفاها فانه منصب النبوة بل اعلی مراتبها وفيه مخالفة ما هو فی ضروریات  
 الدین وهو انه علیه السلام خاتم النبیین علیہ افضل صلواة المصلین  
 یعنی جو دعوی کرے کہ میں اللہ کو دیکھتا ہوں دنیا میں اور اللہ مجھے باتیں کرتا ہے  
 بالمشافہ اسکا کافر کہنا اسی سبب سے ہے کہ خدا سے باتیں کرنے کا بالمشافہ دعوی  
 کیا کیونکہ یہ منصب پیغمبری کا ہے بلکہ پیغمبری کے مرتبوں سے بہت بڑا مرتبہ ہے  
 اور اسمین مخالفت ہے اس بات کی کہ ضروریات دین سے ہے وہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہے شفا میں بیان کلمات کفر میں  
 لکھا ہے وكذلك من ادعی مجالسة الله تعالى ومکاملة الغرض اسطرح کی  
 بیہینیاں اس کتاب میں اول سے آخر تک بہت بھری ہوئی ہیں طول کے  
 لحاظ سے ان تین باتوں پر کفایت کی بیہینی و گمراہی کے واسطے ایک عقیدے کا  
 فاسد ہونا کافی ہے یہ سب ایک قسم کی بیہینی ہے یعنی خلاف عقائد اہل سنت  
 کے دوسری قسم وہ ہے کہ صریح خلاف ہیں تقویۃ الایمان کی وہاں جن باتوں کو کہ  
 کفر و شرک لکھا ہے یہاں سب درست ہیں جیسے لکھا کہ ایک منصب والوں کو  
 عالم مثال و شہادت میں تصرف کرنیکا ماذون مطلق کر دیتے ہیں یعنی حکم عام  
 دیتے ہیں کہ وہ دونوں عالموں میں جو چاہیں سو کریں اور ایک لوگ ان فرشتوں  
 کے ذمے ہیں داخل ہوتے ہیں کہ تدریس کرنے والے امر کے ہیں ایک لوگ ایسے  
 ہوتے ہیں کہ اپنے منصب کی بڑائی کا لحاظ کر کے مصیبتوں کے دور کرنے اور  
 مشکلوں کے کھولنے کی طرف التفات نہیں کرتے اگرچہ رتبہ انکا ایسا ہے کہ



اسکی دعا کا مستجاب کرنا اور انکی پناہ میں لے لینے کا قبول کرنا واجب ہو جاتا ہے  
 اور ایک قوم لوگوں کی حاجتوں کے عرض کرنے میں اور مشکلوں کے کھولنے اور  
 شفاعتوں میں سعی کرنے میں خوب مشغول ہوتے ہیں کہ انکے دل میں مشکلوں کے  
 کھولنے اور حاجتمندوں کی شفاعت کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن زبان  
 سے نہیں کہتے اللہ تعالیٰ اسکی دعائے حالی قبول کرتا ہے اور انکو بلکہ قرب کے  
 محافل کے سب بڑے شخصوں کو خبردار کرتا ہے کہ یہ امر صرف انکی رضا مندی اور  
 انکی خواہش دلی جاری کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا اور حبیبانی جب کمال  
 کو پہنچتی ہے اس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی کفالت میں لیکر اپنی تدبیر تکوینی و تشریحی  
 کا ہاتھ کر دیتا ہے یعنی شریعت کے حکموں میں اور دنیا کی چیزیں پیدا کرنے میں جو  
 اسنے کیا اللہ نے کیا کہ وہ اللہ کا ہاتھ ہو گیا اور جناب حضرت غوث الثقلین اور  
 جناب حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند کی روحوں میں ایک مہینے تک جھگڑا رہا  
 کہ دونوں امام سید احمد کا بالکل اپنی اپنی طرف کھینچ لینا چاہتے تھے بعد ایک  
 مہینے کے صلح ہوئی شرکت پر ایک دن دونوں امام سید احمد پر ظاہر ہوئے اور  
 پھر پھر تک توجہ قوی اور تاثیر روز آور کی کہ اسی ایک پر میں دونوں طریقوں  
 کی نسبت سید احمد کو حاصل ہوئی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر پر سید احمد  
 مراقب ہوئے انکی روح سے ملاقات ہوئی انھوں نے بڑی قوی توجہ کی کہ  
 اسکے سبب سے نسبت چشتیہ حاصل ہونا شروع ہوا اور واسطے کشف ارواح اور  
 ملائکہ اور انکے مقامات کے اور زمین و آسمان کے مکانات اور بہشت و دوزخ  
 کی سیر کے لئے اور لوح محفوظ پر اطلاع کی واسطے شغل دورہ کرے اس شغل کی

مدد و استعانت سے زمین و آسمان بہشت و دوزخ کے جس مقام کی چاہے  
 سیر کرے اور وہاں کا احوال دریافت کرے اور وہاں کے لوگوں سے  
 ملاقات کرے اور اللہ کے ناموں سے جن نام کا مراقبہ کمال کو پہونچا دینگا اُس  
 نام سے حصہ اُسکو ملیگا جو اللہ کی رزاقیت کا مراقبہ کمال کو پہونچا دینگا مبین ایک  
 شان رزاقیت کی ظاہر ہوگی جو محی کا مراقبہ کریگا اثر مردے کو زندہ کرنے کی شان  
 کا پادینگا۔ اس حاصل اس قسم کی باتوں سے ساری کتاب بھری ہے جیسے تقویۃ الایمان  
 میں تقریب حد سے زیادہ ہے یعنی وہ امور کہ انبیا اولیا کے واسطے واقع ہیں اور  
 شرعاً جائز سب کا انکار اور سب شرک و کفر ٹھہرائے ایسے ہی صراط المستقیم میں افراط  
 کو حد سے زیادہ کر دیا کہ غیر ممکن اور ممنوع باتوں کو بھی واقع و جائز کر دیا پس میں  
 کانہ وہاں نہ یہاں یہ جو میں نے نقل کیا تھوڑا سا ہے صراط المستقیم سے اور جو صراط المستقیم  
 میں ہے تھوڑا سا ہے اُس سے کہ مولوی اسمعیل زبانی بیان کیا کرتے تھے اور  
 لوگوں کو خطوں میں لکھتے تھے سفر حجاز سے پھر کرب جہاز سے اترے ایک  
 نامہ ایک مضمون کا ایک عبارت کا تمام مخصوصین کے نام شہر بشہر جاری ہوا خلا  
 اُسکا یہ کہ جب سید صاحب سمندر کے کنارے پر گئے روحانیت دریا کی حاضر ہوئی  
 اور عرض کیا کہ جو حکم ہو بجالاؤں فرمایا کہ میں تجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رکھتا  
 جب جہاز پر سوار ہوئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہم اس جہاز کو غرق کرینگے تم اسپر  
 سوار نہ ہو سید صاحب نے پہلے ارادہ کیا اُس سے اترنے کا پھر فرمایا کہ میں اُتروں  
 اور لوگ جو اسپر سوار ہوں ڈوبیں یہ بات کچھ نہیں جو ہو سو ہو میں نہیں اُترتا  
 اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمارا ارادہ مقرر تھا اس جہاز کو غرق کرنا مگر اب جو تم نہ اُترے



تو میں غرق نہیں کر سکتا جب سید صاحب پہونچے میقات پر اور غسل کرتے تھے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تیری خدمت میں مشغول ہیں سب کو ہم نے بخشا اور کچھ لوگوں  
 نے لبیک کہنے میں تقدیم کی تھی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو تم پر تلبیہ میں سبقت کر گئے ہیں  
 انکی لبیک نہیں سننے کا اور حج کے بعد حکم ہوا کہ تیرے باعث سے ہم نے سب کا  
 حج قبول کیا اور اس حج کی برکت سے ہند سے بخارا تک سب کو بخش دیا اس خط کی  
 خرافات کہان تک لکھوں لوگوں نے اس خط میں گفتگو کی اور نوبت تحسیر کی  
 جانبین سے آئی جبروت مولوی اسماعیل کی کیا بیان کروں کہ جب لوگوں نے کہا  
 اور لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کہا کہ ہم اس جہاز کو غرق کرینگے پھر سید صاحب کے  
 نہ اترنے سے غرق نہ کر سکا آمین بہت سی قباحتیں ہیں کہ ایک ان میں سے یہ ہے  
 جسکے شیعہ قائل ہیں اور اہل سنت اسکو بہت برا کہتے ہیں مولوی اسماعیل درپے  
 ہو گئے اسکے ثابت کرنے کی عصمت کی طرح بے پردگی کا زور بہانہ تک پہونچا کہ لطافت  
 نام غلام سید احمد پر کہ ابھی تک زندہ ٹونا میں موجود ہے وحی آتی نہ تھی اور آسمان  
 میں چادر سے ہاتھ باہر نکال کر میوہ محفل میں پھینکتا سب حضرات دوڑ کر لیتے اور کہتے  
 کہ بہشت کا میوہ ہے کبھی یہ بھی کہہ دیتا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے خاص سید صاحب کو  
 بھیجا ہے یا خاص مولوی اسماعیل کو دیا اس بات کو بڑے طمطراق سے سید صاحب  
 کے مناقب میں بیان کرتے کہ صرف سید صاحب کی توجہ سے میان لطافت  
 صاحب کو یہ مرتبہ حاصل ہو گیا سید حمید الدین نام بھانجے سید احمد کے کہ آدمی  
 صاف تھے اور بھی چند لوگ اس سانگ کے شروع ہونے سے سید صاحب  
 و مولوی اسماعیل سے گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ حرکت سخت بجا ہے یہ حضرات

بے شک یہ مولوی  
 میں نے نہ سنا تھا  
 اس وقت اجماع

انکی بد اعتقادی سے ناخوش تھے ایک روز کہ تقسیم بہشت کے میوے کی محفل  
 وعظ میں اطافت کے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے سید صاحب کو بھیجا تھا ہونی ایک  
 چھارہ سید حمید الدین کے حصے میں آیا انھوں نے توڑا تو اس میں ایک کیرا نکلا  
 انھوں نے اہل مجلس کو علانیہ دکھا کر پکارا کہ دیکھو صاحبو بہشت کے میوے  
 میں بھی کیرے ہوتے ہیں سید صاحب اسے بہت ناراض ہوئے وہ غصہ کھا کر  
 داؤن میں رہے جب پھر آپسروہ حال آیا سید حمید الدین نے چند آدمیوں کو مقرر  
 کر کے بے تامل اسکو پکڑ کر منگا کیا کرامات کھل گئی کہ ایک بھیلی رانوں کے بیج  
 میں چاروں کی بھری بندھی تھی وہ خبیث خوار و ذلیل ہوا ایسے سامانوں  
 سے سیرو سیاحت کرتے پھرتے تھے کہ تیسرا فساد برپا ہوا یعنی کتاب التوحید  
 نجدیہ کی مراد آباد میں کہ وہاں پہلے سے کسی قدر اس مذہب کی گفتگو تھی  
 ہاتھ لگی اس مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اسی کتاب  
 التوحید کی شرح ہے اس دین کی بڑی شہرت ہوئی اور عوام الناس بہت اس  
 بلا میں پھنسے توہین و تحقیر انبیاء و اولیاء کی اور تکفیر تمام ائمہ سلف و خلف کی  
 خوب جاری ہوئی دیندار اہل علم جہاں تھے انکے فیض صحبت سے جو بچا سو بچا  
 ورنہ اول ہلہ میں اکثر ان کو اس طرف میل آگیا بسبب شہرت ان کے  
 خاندان کے اور ناواقفی کے فن سیر و حدیث سے جب نوبت دلی میں پہنچی  
 ہزاروں ہزار آدمی کہ شاگرد و مرید اور دیکھنے والے صحبت یافتہ شاہ  
 عبدالعزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم میں ان سے  
 زائد لوگ موجود تھے مولوی اسماعیل اور مولوی عبدالحی سے دست و گریبان ہو



اور خواص نے فہمائش کی کہ اس سفر میں یہ نیا دین کیسا نکال لائے کہ اسکی  
 رو سے تمھارے استاد دن سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہیں بچتا  
 اور قبل اس سفر کے تم بھی اسی طریقہ پر تھے اور وہیسا ہی وعظ کتے تھے اور  
 فتویٰ لکھتے تھے جسکو اب شرک کہتے ہو یہ دین میں فساد ڈالنا اور قرآن  
 و حدیث میں تخریفات کرنا اور خلافت کو گمراہ کرنا بہت برا ہے۔ ہر چیز نصیحت کی  
 کچھ سود مند مولوی لاچار ہو کر سب نے انکار و ابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب  
 اور مولوی موسیٰ صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادوں نے  
 فتویٰ اور رسالے انکے رو میں لکھے نوبت تکفیر تک پہونچائی مولوی فضل حق صاحب  
 خیر آبادی نے جزاء اللہ خیر کہ علم و فضل میں مولوی اسماعیل وغیرہ کو ان سے کچھ نسبت  
 نہیں علوم عقلیہ نقلیہ اپنے والد ماجد سے کہ گناہ عصر تھے جہاں کے ہر طرح مولوی  
 اسماعیل کے روبرو انکار و ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تخریب کی آئی مسئلہ شفاعت  
 میں مولوی اسماعیل نے حرکت مذہبی کچھ جواب میں کی آخر کو عاجز و ساکت ہو گئے  
 اور تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ کمال شرح و بسط سے مولوی فضل الحق  
 صاحب نے لکھا اور مجلس جامع مسجد کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے ایک استفتاء  
 مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خان صاحب و مولوی فضل حق  
 صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی موسیٰ صاحب و مولوی محمد  
 شریف صاحب و مولوی عبداللہ صاحب و آخون شیر محمد صاحب کے  
 صبح کے وقت منگل کے دن انیسویں ربیع الثانی ۱۲۸۲ ہجری کو کہ مولوی  
 عبدالحی جامع مسجد میں وعظ کر رہے تھے مولوی رشید الدین خان صاحب

مولوی مخصوص اللہ صاحب درمولوی موسیٰ صاحب مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم  
 کے صاحبزادہ اور مولوی محمد شریف صاحب غیرہ علما و طلبہ خاص و عام حوض پر مجتمع  
 ہوئے جب مولوی عبدالحی و عطا کہ چکے عبید اللہ طالب علم نے استفتائیش کیا کہ اپنی  
 مہر اسپر کر دیجئے مولوی عبدالحی نے کہا میں نہیں مہر کرتا کہ میں کچھ نہیں جانتا اس نے  
 کہا یہی لکھ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبدالحی نے انکار کیا اور مال ظاہر کرنے لگے  
 مفتی محمد شجاع الدین خان صاحب نے کہا کہ اسکا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا  
 مرزا غلام حیدر شاہزادے طالب علم کی تکرار سے رنجیدہ ہوئے اور مولوی عبدالحی وغیرہ  
 کو جمع علما میں واسطے مناظرہ کے لائے مجمع بیشمار خاص و عام اس پر فقیر کا ہو گیا  
 کو نوال بھی واسطے بند و بست کے آپہنچا پھر مولوی عبدالحی نے فاضلون سے  
 پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو کسی نے کہا کہ آپ کے بلانے کے موافق کہ ہر روز کہا کرتے  
 تھے کہ جسکو تاب مناظرہ کی ہو ہمارے سامنے آوے سنکر چپ ہو گئے مولوی مخصوص  
 نے کہا کہ ہم بوجہ حکم خدا کے آئے ہیں کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسیٰ نے کہا  
 کہ تم ہمارے استادوں کو برا کہتے ہو بولے کہ میں نہیں کہتا مولوی موسیٰ نے کہا یہ ایسے  
 مسئلے نئے بتاتے ہیں کہ ان سے برائی استادوں کی ثابت ہوتی ہے پوچھا وہ کیا  
 ہے کہا کہ مثلاً قبر کے پوسے کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اس کے مباشر موتے تھے  
 مولوی عبدالحی نے انکار کیا کسی نے کہا کہ لکھد فنا کہ تمہارے اوپر جھوٹ باندھے واپس  
 کی نکذیب کیجاوے مولوی عبدالحی نے کاپٹے ہوئے ہاتھ سے لکھد یا بوسہ دہندہ  
 قبر مشرک نیست مولوی رشید الدین خان صاحب کے ہاتھ میں فتویٰ دیا گیا  
 اور قریب مولوی عبدالحی کے آئیٹھے مولوی عبدالحی نے گلہ شکوہ ان سے شروع کیا



کہ خانصاحب مجھے آپکی خدمت میں دوستی تھی تم بر ملا مجھے ذلیل کرتے ہو خانصاحب  
 نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے ہیں لوگوں نے  
 مشہور کیا ہے کہ تم مسئلے خلافت سلف کے کہتے ہو اس سبب سے تم سے  
 خلق کو وحشت ہے ایسے مجمع میں مفتریوں کی تکذیب ہو جاوے گی مولوی عبدالحی  
 شکوے ہی کی پریشان باتیں کرتے رہے۔ خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے  
 لوگ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز کی راہ راہ جہنم کی ہے اسی وقت گواہی سے یہ بات  
 ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی نے بھی تبرک کیا باوازیلند اور مولوی  
 رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز کی محبت اور اعتقاد علم  
 و بزرگی میں مثل تمہارے ہوں طحاوی اور کرخی کے برابر جانتا ہوں پھر  
 استفسار شروع ہوا ہر مسئلے کا جواب دیا کہ چند ان مخالف جمہور کے نہ تھا مولوی  
 اسماعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ کیا اٹھ جائیگا مولوی رحمت اللہ صاحب نے  
 کہا کہ زمرے تشریف رکھے کہ جناب کے بھی دستخط اس تحریر پر ضرور ہیں مولوی  
 اسماعیل نے کہا کہ میں کسی کے باپ کا نوکر نہیں ہوں میرے واسطے محتسب لا  
 اے مرد و دیرے ساتھ سختی کرتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت میں سختی نہیں کرتا  
 عرض کرتا ہوں پھر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب لکھ مولوی  
 رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میری بغل میں ہے اگر فرمائیے اسی مجمع  
 میں جواب عرض کروں غصہ کھا کر کچھ نہ کہا پھر مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ جواب  
 عقلی لکھوں یا نقلی کہا جیسا چاہیے پھر مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ رد جواب  
 اسکا لکھو گے کہا کہ میں محکوم کسی کا نہیں ہوں مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ

نئے عقیدے اپنے دل کے بنائے ہوئے کسی سے نہ فرمائیے اور نہیں تو ابھی بحث  
 کر لیجئے مولوی اسماعیل اٹھ بھل گئے اور چلتے ہوئے رشید الدین خان صاحب مولوی  
 عبدالحی سے پوچھا کیے وہ جواب دیتے تھے ایسے کہ قدمائے خلافت نہ تھے تیرہویں  
 سوال میں کہ بدعت کی بحث تھی مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک بدعت  
 حسنة ہی ہے گواہل ہر بدعت کی بد ہے مگر سبب نیکی کا اسمین ہو تو حسنة ہو جاتی  
 ہے والا فلا مولوی رشید الدین خان صاحب نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی بد  
 نہیں ہے بموجب حدیث من سن سنة حسنة ومن سن سنة سيئة  
 اور حدیث من احدث في امرنا هذا ما ليس منه اور حدیث من ابتدع  
 بدعة ضلالة لا يرضاها الله کہ ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ  
 نیک بھی ہوتا ہے بد بھی اور خدا رسول کی مرضی کو موافق بھی مخالف بھی گمراہ بھی  
 غیر گمراہ بھی اسی سبب سے علماء نے کہا کہ بعض بدعت واجب و مندوب و مباح بعضے  
 حرام مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا جس بدعت کی وجہ حسن و قبیح  
 کی ظاہر نہ ہو وہ کیا ہے مولوی عبدالحی نے کہا سبب اٹھوں کہ اس تقدیر پر بدعت و مباح میں  
 کیا فرق ہے مولوی عبدالحی ساکت ہو گئے کسی نے کہا کہ احکام خمسہ میں سے  
 ایک حکم کم ہو گیا پھر مولوی عبدالحی نے کہا کہ بدعت کو برا اس واسطے کہتا ہوں  
 کہ کل بدعت کا کلیہ ظاہر پر ہے اور مخصوص نہ ہو جاوے خان صاحب نے کہا کہ تخصیص  
 سے کیا قیاحت لازم آتی ہے اور عموماً میں تخصیص مشہور ہے مولوی محمد شریف  
 نے پڑھا ما من عام الا وقد اخص منه البعض خان صاحب نے کہا کہ تینوں  
 حدیثیں مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتی ہیں پس تخصیص ضرور ہونی مولوی عبدالحی



نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی قبیح بعض علما کا مذہب ہے۔ خانصاحب نے کہا  
 کہ یہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمھارے مذہب سے نہایت دور کہ انکے مذہب میں  
 جسکی اصل شرع میں پائی جائے وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل  
 نہ پائی جاوے پھر مولوی عبدالحی نے غوطہ میں جا کر کہا کہ یہ قول نووی کا ہے  
 فتح المبین میں لکھا ہوا سیقت فتح المبین شرح ابی بن امام نووی کی پیش کی گئی  
 عبارت اس مقام کی باوازی بلند مع ترجمہ پڑھی گئی پھر مولوی عبدالحی اچھی  
 طرح سے قائل معقول ہو گئے پھر اذان میں بعد دفن کے کلام ہوا بعد کسی قدر  
 تکرار کے کہا کہ میں کسیکو منع نہیں کرتا پھر کلام ہوا سوم کے فاتحہ میں بعد قیل  
 قال کے کہا کہ اگر اس دن میں ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب  
 زائد نہیں جانتا اور برعایت مصلحت کے کرتا ہے تو منع نہیں ہے تمام ہوا خلا  
 نقل مجلس کا پھر توبہ حال ہوا کہ ہر ایک مسئلے میں ادنیٰ ادنیٰ آدمی سے قائل  
 ہونے لگے اور اطراف و جوانب میں بھی یہ تقریریں اور تحریریں جا بجا پھیل  
 پڑیں سب پر ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسماعیل کا طریقہ مخالفت ہے تمام سلف صالح  
 کے اور اپنے خاندان کے بھی مخالفت ہیں اور سب اعتبار کا وہی نسبت خاندان  
 کی تھی جب اسکے بھی خلاف ٹھہرے تو کچھ اعتبار نہ رہا اور ساری قلعی کھل گئی  
 اور ہر ایک جگہ جواہل علم تھے متوجہ ہوئے ان کی بریدنی کے اظہار اور اسکی  
 زد لکھنے پر ایسے سببوں سے آگ انکے فتنے کی ٹھنڈی ہو گئی اور نئے دین  
 والے بھی زبان دبا کربات کرنے لگے اور توجہ بات بنانے میں اور تقیہ  
 جاری ہوا ہزاروں ہزار آدمی اس طریقہ سے تائب ہوئے صرف وہی لوگ

کہ جسکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوایا جنگو وہ پیشہ واسطہ ہوا دنیا  
 پیدا کرنے کا اس طریق پر قائم رہے مگر نہایت ذلت و خواری کھے ساتھ  
 اہل علم کی مجلسوں میں تفتیہ سے گزارا کر کے مولوی اسمعیل وغیرہ ارکان دین  
 جدید نے بھی اس بحث کو کم کر کے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس حیلہ  
 جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکٹھے ہوئے اور روپیہ جنس بھی جسکو توفیق  
 ہوئی بقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتھ گئے افغانستان کو اور سید احمد  
 کو امیر المومنین بنایا اور سکھوں پر جہاد کا عزم کیا مگر اسمین بھی وہی پیشین گوئی  
 کہ فلائی تیار خ رنجیت سنگھ رئیس کفرہ سکھ امیر المومنین کے ہاتھ سے مارا جاو گیا  
 اور فلائی تیار خ فلاں ملک فتح ہوگا اور نماز عید کی فلاں سال میں امیر المومنین  
 جامع مسجد لاہور میں پڑھیں گے اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائی کے  
 وقت توپ بند و ق سکھ کی بند ہو جاو گی بلکہ بعض افغان اسی شہر طبر  
 داخل بیعت ہوئے تھے جہی مقابلہ ہوا فقرائے کفرہ سکھ کے سامنے سے  
 جان بچا کر صاف بھاگ گئے اور عار جہاد سے بھاگ جانے کی کہ گنہ گاہ کبیر  
 ہے اختیار کی اور اہل پیشاور کے مخالفوں سے ملکر مسلمانوں کا قتل و غارت  
 کیا جب فوج سکھ متوجہ پیشاور ہوئی سننے کے ساتھ بھاگ کر راہ پختیار  
 کی لی پختیار کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش  
 آئے اور بیعت کی جہاد پر اطاعت و فرمانبرداری جیسی چاہئے ویسی کی اپنے  
 تمام ملک کا خراج بھی امیر المومنین کی سرکار میں داخل کرنا قبول کیا اور عامل  
 حاکم آنکے اپنے اپنے مکانات پر مقرر کرادئے تحصیل و حکم اٹکا جاری کرایا اور



مقدور والوں نے جو بیچاے وہاں تھے اپنے گھر کے مال سے عورتوں کے زیور تک بھی دیر نہ کیا پاس ایمانداری کا جیسا چاہئے وہ بجالائے واقع میں اقتبان کی قوم دینداری کے باب میں بڑی مضبوط ہے دین کے نام پر انکو جان دینا ایسا عزیز ہے کہ اور ونکو جان رکھنا مولوی اسمعیل اتنی ہی حکومت کا تحمل نہ کر سکے آپے سے باہر ہو گئے تظلمات بچا اور دین جدید کے احکام جاری کر دئے اور سید احمد کے نام پر صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا اور سکہ مہر کا یہ ٹھہرا اسمہ احمد اور وہ جو صراط المستقیم میں سید احمد کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی اسکا اظہار شروع کیا اور فقہا پر لعن و طعن و تشنیع کتب حنفیہ پر بر ملا کرنے لگے اور پٹھانوں کے ناموس و مال و جان سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیوں نے سمجھا یا نہ مانا وہ بیچاے تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہم نے سکہ پر جہاد کے واسطے انکو نہیں بنایا یہ لوگ جو معاملہ کافروں سے چاہیئے ہمارے اوپر جاری کرتے ہیں سکہ کے مقابلہ میں اس نامردی سے بھاگے اور مسلمانوں کے جان و مال پر اس قدر دلیری کرتے ہیں دین و ایمان کا بھی انکے کچھ ٹھکانا نہیں ہو انکو دفع کیا چاہئے مگر ایک بار پھر بھی یہ سب حال ظاہر کرنا چاہئے چنانچہ عالموں اور سرداروں کو بھیجا جو کہتا تھا کہ مولوی اسمعیل نے ایک نہ سنی آخر کو مسلمانوں نے جھٹنے کہ آدمی ہمارا ہی مولوی اسمعیل کے جہان جہان متعین اور ظلم و اجرائی حکم دین جدید میں مشغول تھے ایک مرتبہ سب کو مار ڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ میں اسی روز سیاہ کے واسطے کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ سے بڑھنا اور دین جدید کے احکام جاری کرنا اور لوگوں کے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا مناسب نہیں ہے اب کام

ہاتھ سے نکل گیا کہ تمام ملک پھر گیا کچھ اسکا تذکرہ نہیں ہو سکتا مگر حکومت اس ملک سے  
 بچا کر باہر نکالے دیتا ہوں پھر جو کچھ مقدور میں ہوگا فلور میں آویجا سید احمد اور مولوی  
 اسماعیل وغیرہ چند آدمیوں کو کہ ہمراہ تھے اس ملک کی حد سے باہر نکال کر اپنے  
 ملک کو رہا یا کی استعالت اور انتظام کے واسطے پھر اسید احمد وغیرہ بھاگے جاتے  
 تھے کہ عین بھاگنے کی حالت میں ایک جماعت وہاں پہنچی کہ ان سب کو  
 مار ڈالا کوئی کتاب ہے کہ سکے تھے کوئی کتاب ہے پٹھان تھے ان میں سے کوئی نہ  
 بچا اور جو اکثر بھاگ کر آئے سو ملک پختار کے تھے اور وہ صدر کہ بالیقین مظلوم  
 مسلمانوں کے ہاتھ سے اٹھایا اب سید احمد کے امتی لوگ مختلف ہیں کوئی  
 کتاب ہے کہ حجت کریں گے یعنی پھر کر آوینگے اور جو وعدے کے سب کو بیچ  
 کر نیکے کوئی کتاب ہے کہ فلاں پہاڑ پر زندہ موجود ہیں مگر خالق کی نگاہ سے چھپے  
 ہوئے ہیں اور جیسر چاہتے ہیں ظہور کرتے ہیں اور بشارتیں بھیجتے ہیں اس  
 قسم کے آدمیوں کو راقم نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور ان سے یہ خرافات سنیں  
 بعض خبیثوں نے ان دنوں میں افتر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر اور ایک عبارت غمی کو نسبت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 طرف وہ یہ ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یکون فی امتی رجل اسمہ احمد خلقہ کخلقی لیس خلقہ کخلقی ویکون خلیفۃ  
 اللہ فی الارض فیقاتل الکفار فیغیب بد فتم قلیل عیس الناس الا ماشاء  
 اللہ ولہو در جات الصدیقین ثم خرج رجل من خلفائہ المشرق ویشیع  
 الناس علی غیبة الامام ویومئذ وقع النزاع بین الناس فی التامین ینکرہ

۷۱  
 بعضی مولانا  
 فضل رسول  
 صاحب حقہ اللہ  
 علیہ والہ وسلم  
 سید اجبار



الناس ويخالفون فيه الا انه يهود هذه الامة انا بسم الله ومنه وهم بريون  
منى ثم يخرج بعد عشر ويضع سنين يملأ الارض قسطا وعدا كما كانت  
ملئت جورا وظلما من باشره في القتال الاول كانت له صد درجات  
اهل بيرو و شهداء كشهداء اهل بدر اخرج البیهقي في دلائل  
النبوة ويكويها صريح افتراء ورجرات كتاب کے نام لینے کی اور لیاقت  
یہ کہ عبارت بھی قاعدہ عربیت سے درست نہیں الغرض سید احمد اور  
مولوی اسماعیل کے مرنے سے یہ ہنگامہ فرو ہو گیا تھا مولوی اسحاق کے باعث  
سے پھر کچھ کچھ بھڑک اٹھا طریقہ اسکایون ہوا کہ بعد مرنے شاہ صاحب کے  
مولوی اسحاق انکے وارث و جانشین ہوئے وعظ و فتویٰ میں موافق  
سلف کے تھے اور مذہب اسماعیل کے مخالف انکے ہاتھ کے فتوے لکھے  
ہوئے موجود ہیں مگر آدمی نہایت سادے سیدھے سلیم تھے کسی طرح کی  
قوت اور حرکت انکی طبیعت میں نہ تھی جیسا علم و سیاہی بیان سلامت  
روی سے بسر اوقات کرتے تھے جب انکے داماد مولوی نصیر الدین امیر المومنین  
بنے اور فکر و تدبیر طلب تحصیل روپیہ کی مولوی اسحاق سے متعلق ہوئی  
اسماعیلیہ طریق کے لوگوں کا انکے یہاں دخل ہوا اور انکی تالیف و ملانا  
ضرور پڑا وہ لوگ اس کام کے بڑے بانی کا تھے اس اختلاط کے باعث  
کسی قدر وہ بھی جھکے اور باتیں گول گول کہنے لگے کہ دونوں فرقے رضی  
ربین اور انکی کم گوئی کے سبب ایک مدت تک پردہ پڑا رہا پھر ظاہر ہو چلا  
باہر والے اور جن کو کم ملاقات تھی ویسے ہی معتقد رہے اور کثرت صحبت والے

اس بات کو پا کر بھگ گئے آخر آخر کو غلبہ اسمعیلیہ کا آنکے مزاج پر ہو گیا اور یہی اسمعیلیہ لوگوں کا  
 اپنرا کیا اور بڑا دباؤ ہو گیا وہ یہ کہ بسبب فوج کشی انگریزوں کے کابل وغیرہ پر اس  
 ملک میں تخیل پڑا اور روپیہ جو مہاجنوں کے ذریعے سے اس طرف کو بھیجا تھا مارا گیا  
 اور مولوی نصیر الدین مرگے مہاجنوں سے وہ روپیہ لینا ضرور ٹھہرا اور حاجت  
 ہوئی عدالت میں نالش کرنے کی چنانچہ تاحدر آگاہ آباد وہ مقدمے پہنچے اور مولوی  
 اسحاق نے ڈگریاں حاصل کیں چونکہ وہ روپیہ اور بہت سارا روپیہ کہ ابھی پہنچا  
 نہ تھا لایا ہوا انھیں اسمعیلیہ کا تھا اسے ہر طرح کا دغہ اور محل خوف تھا ان  
 ایام میں مولوی اسحاق کی اسمعیلیت اور بھی بڑھ گئی اور انکی کتابوں میں اگرچہ  
 اسمعیلیہ کا ساز و شور نہیں ہے اور بہت تنزل ہے یعنی بعضی باتوں کو کہ مولوی  
 اسمعیل مطلق کفر و شرک کہتے ہیں مولوی اسحاق انہیں سے کسکو مکروہ کسکو حرام  
 کسکو جائز کسکو مختلف فیہ لکھتے ہیں کسی میں تفصیل کرتے ہیں کہ ایک طرح درست  
 ایک طرح نادرست مگر جو اصل نجدیہ کی باتیں ہیں وہ انکے کلام میں ہیں کوئی کھلی ہوئی  
 کوئی دبی ہوئی ایک اور بڑا پردہ انکی کتابوں کی عیب پوشی کا یہ ہوا کہ ہر جگہ نقل و  
 سند لے آئے ہر مسئلہ پر حدیث و تفسیر فقہ تصوف کی کتابوں سے اور کتابوں کی  
 عبارتیں لکھ دیں کہ یہ بات اسمعیلیہ میں نہ تھی ظاہر میں دیکھنے والوں نے سمجھا کہ یہ تو  
 موافق ہیں سلف کے اور انکی سند لاتے ہیں یہ تو سنی مسلمان ہیں نجدی اسمعیلی نہیں  
 ہیں جب وہ کتابیں اہل تحقیق کی نظر سے گزریں نقل کو مطابق کیا اصل سے تو عجب  
 گل کھلا کہ تغیر و تصرف کی پوشی انہیں بہت ہے اور نقل مطابق اصل کے نہیں ہے  
 کہیں ایک فقرہ بیچ میں سے آڑا دیا کہیں بڑھا دیا کہیں قول مردود کی نقل پر



کفایت کی کہین نقل کی اصل میں اصل ہی نہیں اور دونوں کتابیں یعنی مایۃ المسائل اور اربعین میں باہم اختلاف اس طرح کی خرابیاں اور رسوائیاں ان کتابوں میں بہت ہیں اور اہل تحقیق کی کوششوں سے یہ حال سب ظاہر ہوا اور مشہور ہو گیا ہے۔ اس فرقہ گمراہ کی ہندوستان میں شروع ہوئی یہ ابتدا ہے جو بطور اختصار لکھی گئی جسکو مولوی اسماعیل دہلوی بانی مذہب نامہ مذہب کے ہم زمانہ جناب مولانا مولوی فضل الرسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیف الجہاں میں اپنے چشم دید واقعات قلمبند فرمائے ہیں اس سے زیادہ کیا معتبر حالات ہوں گے کہ ایک عالم فاضل اپنے زمانہ کے گمراہوں کے چشم دید واقعات تحریر فرمائے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو مسلمانوں کی طرف سے جزا و خیر مرحمت فرمائے۔ ولادت آپ کی ۱۲۳۰ھ میں اور وفات ۱۲۹۹ھ میں ہوئی دنیائے فانی میں چتر برس قیام فرما کر اسی ملک بقا ہوئے اللہم انقضا بدرکاتھم آمین شعا آمین۔

مسلمانو! تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمہارے مان باپ اور تمہاری جان سے زیادہ مہربان ہیں اور تمہاری بھلائی کے خواہان اور تمہارا ذرا سا نقصان بھی آپر گران جکا وصف کریم تمہارا رب عز وجل قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ عزیز علیہ ما عندہ و حریص علیکم بالموئین رؤف رحیم تمہارا مشقت میں پڑنا آپر گران ہے۔ تمہاری بھلائی کے کمال چاہنے والے مسلمانوں پر نہایت رحمدل مہربان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ جو بات ارشاد فرمائیں یقیناً مسلمان تمہارا بھلا ہے وہ جس بات سے تمہیں دور رہنے کو فرمائیں یقیناً مسلمان تمہارا نقصان ہے اگر زید کسی تجارت میں روپیہ لگانا چاہے اور اسکا مہربان دانستن تجربہ کار

باپ اُسے کہے دو ربھاگ دو ربھاگ اس تجارت میں تیرا سراسر نقصان ہے تو اگر  
 وہ بیٹا عاقل اور سعید اور اپنے باپ کی محبت و خیر خواہی پر اطمینان کافی رکھتا ہو  
 تو ہرگز اُسے ہاتھ نہ لگائے گا کہ محنت بھی کروں روپیہ بھی لگاؤں اور حال گھاٹا  
 ہو۔ یونہی اگر کھانے کو بیٹھا اور اُسکی مہربان مان نے شفقت بھری آواز سے پکارا  
 بیٹا بیچ بیچ اس میں زہر ملا ہوا ہے تو کیا فوراً اُس سے ہاتھ نہ کھینچ لیگا پھر مان باپ کی  
 محبت کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے  
 نہ تمام جہان کی عقل و دانش ملکر انکی عقل و علم کو پہنچ سکے پھر ارشاد بھی وہ جسمین  
 تم سے کچھ مال طلب نہیں فرماتے بلکہ تمہارا مال و دین و دنون بچاتے ہیں مسلمانو! ا  
 اُس ارشاد کریم کو ایمان و احتیاط کی نگاہ سے سنو صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یکون فی اخر  
 الزمان دجالون کذابون یا تو تکومن الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا  
 ابائکم لایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے  
 بڑے دھوکے باز بڑے جھوٹے تمھارے پاس وہ باتیں لائینگے جو نہ تم نے سنیں نہ  
 تمھارے باپ دادا نے۔ ان سے دو ربھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمکو  
 گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمکو فتنے میں نہ ڈال دیں تمھارے پیارے تمہارا مان باپ سے  
 زیادہ رحمت والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے اب ہم محض بطور  
 نمونہ چند باتوں کی نسبت آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ باتیں کبھی آپ نے آپکے  
 باپ دادا نے سنی تھیں کبھی آج تک مسلمانوں کے عقیدے مسلمانوں کی کتابوں  
 میں تھیں اگر نہ تھیں اور بیشک نہ تھیں تو یقین جان لو کہ۔ اولئک الذین ساءم



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاحذر دھواں ہاتھوں کے قائل وہی لوگ  
 ہیں جنہیں تمہارے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں ڈرایا تھا تمہیں آنسے  
 دوز بھاگنے انہیں اپنے پاس سے دور کرنے کو فرمایا تھا تو آنسے بچو اور اگر کوئی کہے  
 کہ یہ باتیں مسلمانوں کے باپ دادا نے سنی ہیں یہ مسلمانوں کی کتابی باتیں ہیں تو  
 پیارے بھائیو پھر بھار بناوٹ کی تو سنو نہیں کہ وہ تو تمہارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا کہ بڑے دھوکے باز بڑے جھوٹے ہونگے۔ دھوکے باز  
 بناوٹ تاویل ہیر پھیر نکیرین تو دھوکے باز ہی کب ہوں خود زمانہ رسالت میں  
 منافق لوگ اللہ و رسول کو برا کہتا اور جب پوچھا جاتا تو کچھ نہ کچھ حیلے گڑھتے اسپر  
 انہیں قرآن مجید میں بھی فرمایا کہ لا تقذروا قد کفرت بعد ایمانکم بہا نے  
 نہ بناؤ تم کا فر ہو گئے اسلام کے بعد تو حیلے بہانے کی نہیں بدی یہ پوچھ لو کہ یہ باتیں  
 جیسے ان کے قائل کہہ رہے ہیں پہلے ائمہ علمائے بھی کبھی کہیں لاگ رہی ہوں وگھڑ  
 ورنہ مسلمانو سمجھ لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جنکی خبر تمہارے مہربان پیارے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم پہلے ہی دے گئے اور تمہیں آنسے دوز بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور  
 رکھنے کا حکم فرما گئے۔ اب وہ چار پانچ ہی بات نمونہ کے طور پر سنئے۔ اول شیطان  
 کو یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کیون  
 مسلمانو! تم نے تمہارے باپ دادا نے یہ کبھی سنی تھی کہ شیطان کی یہ وسعت  
 تو قرآن حدیث سے ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت  
 علم کونسی آیت حدیث سے ثابت ہے بدو وہم شیطان کی یہ وسعت علم نص سے  
 ثابت مانکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم ماننے والے کو

یوں کہنا کہ تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے شرک نہیں تو کونسا ایمان  
 کا حصہ ہے۔ کیونکہ مسلمانوں اسکا صاف مطلب یہ ہوا یا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جس وسعت علم کے ماننے سے آنکا وہ خدا کا شریک کر دینا اٹھنا  
 وہ وسعت علم شیطان کے لئے قرآن سے ثابت ہے۔ یعنی شیطانات تو ضرور خدا  
 کا شریک ہے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مشرک ہو جاؤ گے ایمان کا  
 کوئی حصہ نہ رہے گا۔ کیونکہ مسلمانو! کبھی تم نے تمھارے باپ دادا نے ایسی سنی تھی۔  
 سو ہم بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو بڑا  
 عموماً بلکہ ہر جہی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یعنی یہ تو دلیل  
 عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے  
 کل علوم غیب حاصل نہیں اور بعض کو تو اس میں حضور کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم  
 غیب تو ہر پاگل ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ کیونکہ مسلمانو! کبھی تم نے تمھارے باپ  
 دادا نے ایسی سنی تھی۔ چہارم بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی  
 خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ کیونکہ مسلمانو! تم نے تمھارے باپ دادا نے  
 کبھی سنا تھا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے معنی پر خاتم النبیین ہیں جو حضور کے  
 بعد اور سیکونبوت ملنے کو منع نہیں کرتا اگر بالفرض حضور کے بعد کوئی اور نبی بھی  
 ہو جائے تو خاتم النبیین کے کچھ منافی نہوگا۔ پنجم عوام کے خیال میں تو رسول اللہ  
 کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدیم یا  
 تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں کیونکہ مسلمانو! تم نے تمھارے باپ دادا  
 نے کبھی سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بایں معنی جانتا



حضور سب سے آخر نبی ہیں یہ جاہلون کا خیال ہے۔ اہل فہم کے نزدیک یہ خود کوئی  
 فضیلت نہیں مسلمانو باتیں بہت ہیں کہ کوکبہ شہابیہ و حسام البحرین اور رسالہ  
 (دیوبندی مولویوں کا ایمان) وغیرہ میں مذکور ہیں حسام البحرین شریف پر اکابر  
 علماء و مفتیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مہرین فرما چکے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ برسوں سے  
 شایع ہو چکی ہیں مگر انہیں پانچ باتوں کو دیکھئے کہ یہ یقینہ وہی ہیں یا نہیں جنکی خبر محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں دی تھی کہ دجال کذاب آنے والے  
 ہیں جو وہ باتیں کہیں گے کہ نہ تم نے سنی ہوں نہ تمہارے باپ دادا نے۔ مسلمانو!  
 میں عرض کر چکا ہوں کہ بناوٹ جیلے ہر شخص کیا کرتا ہے انکا دروازہ تو قعات انسان  
 وادخال لسان و انہماؤ لسان وغیرہ رسائل میں بفضلہ تعالیٰ بند کر دیا گیا ہے  
 یہاں تو بات اتنی ہے کہ یہ پانچوں باتیں اگلوں نے بھی کہیں تو بے پھیر پھیر  
 بے بناوٹ دکھا دو کہ کہیں ورنہ ضرور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی شان پاک لیں وہ گالیان ہیں جو نہ تم نے سنی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ بس  
 کھلیا کہ انکے کہنے والے اور انکے ماننے والے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی گواہی سے دجال کذاب ہیں آگے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں آفسے دو ربھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمکو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ  
 تمکو فتنہ میں نہ ڈال دیں مسلمانو! یہ پانچوں باتیں انہی دیوبندی حضرات اور انکے  
 اکابر کی ہیں پہلی دو باتیں جناب گنگوہی صاحب کی برائیں قاطعہ صفحہ اہم میں ہیں  
 اور تیسری بات جناب شرف علی تھانوی صاحب کی حفظ الایمان ص ۷ میں اور چوتھی  
 پانچویں بات جناب نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس طبع اول ص ۳۳ و ص ۳۴ میں۔

آئندہ اپنے دین اپنے مال کی حفاظت آپ صاحبون کے اختیار ہے آپ کے پیارے نبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد آپ کو سنا چکے۔ مسلمانوں ان دیوبندی صاحبون  
نے ایک بڑا مکروہ کیا ہے کہ عربی میں چھبیس سوال خود ہی لکھے اور خود ہی ان کے  
جواب دیے اور ان جوابون میں بہت مکروہ و خلاف واقع اظہارات کر کے  
سنتی بنے کہ سید طح حرمین شریفین کی مہرین نصیب ہو جاوے اگر یوں مہرین ہو بھی  
جاتیں کیا تعجب تھا ایک آریہ اگر مسلمان بنکر دو چار باتیں اسلام سے لگتی کم کر لیا  
سے سوال کرے کیا وہ نہ لکھینگے کہ یہ مسلمان ہے مگر اس سے اسکے عقاید تو نہ دھل  
جائیں گے جو اسکی کتابوں میں لکھے ہیں اور جنہر وہ اب تک قائم ہے اتنے بڑے کید  
عظیم کے بعد بھی مہرون میں یہ کارروائیاں کیں۔ اول اپنے جرگہ کے دیوبندیوں  
سے آپہ تقریظیں لکھوائیں اور انکے ترجمے کیے حسام احرارین فتاویٰ حرمین شریفین  
کی صورت بنائیں۔ دوم مدینہ منورہ کے ایک عالم نے ان کے ساختہ اظہاروں پر  
بھی ایک رسالہ میں جا بجا انکے رد لکھے اسکے اول آخر اوسط سے کچھ سطریں لین کہ  
ہماری تصدیق کی ہے۔ سوم بہت مہرین کہ ان مدنی صاحب کے رسالہ پر تھیں  
جس میں ان دیوبندیوں کا رد ہے۔ وہ سب مہرین اپنے رسالہ پر اتار لیں کہ جاہل سمجھیں  
یہ سب لوگ انکی تصدیق کر رہے ہیں۔ چہارم اور بھی سخت مظلوم یہ کہ مکہ معظمہ کے  
دو مالکی المذہب عالمون کی تصدیق نقل کی اور خود ہی لکھا کہ اصل انکی ہمارے  
پاس نہیں ان عالمون نے ہمیں دھوکا دیکر واپس لے لی اور پھر ندی۔ اول تو  
مسلمانوں جو شخص چاہے ہزار عالمون کی مہرین چھاپ دے اور کمدے کہ  
انکی اصل ہمارے پاس نہیں ان عالمون نے مہرین کر کے ہم سے واپس لے لی ہیں



مان کر مگر گئے ہیں دوسرا گریہ سچ بھی ہو تو جب اُن عالموں نے رجوع کر لی اور تھاکر  
 فریب پر مطلع ہو کر اپنی مہرین تم سے واپس لے لین اب تمہیں اُنکے چھاپنے کا کیا  
 اختیار رہا مگر بے ایمانی کا کیا علاج۔ پیچھم مکہ معظمہ بھر میں فقط ایک ہی عالم کی تصدیق  
 لکھی ہے اُنکا مہری خط آیا ہوا مجلس اہلسنت وجماعت میں موجود ہے کہ خلیل احمد  
 غلط کہتا ہے ہم اسکی اسی تکفیر پر قائم ہیں جو ہم حسام الحقین میں لکھ چکے ہیں مسلمانو  
 دیکھو یہ کچھ کر پیا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یكون في اخر الزمان دجالو  
 کذابون اور فرمایا دجالون کذابون سے دور بھاگو اُنھیں اپنے سے دور کرو۔ ولا  
 حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

لا شك في كفر من يعتقد ان علم النبي وعلم  
 الشيطان سواء وكذا بقية المسائل الا  
 ربع المحررة في هذا الاعلان سواء كانوا  
 من اهل الدیوبند او غیرہم وانی انصح  
 اخوانی المسلمین فی جمیع انحاء العالم ان  
 یعتزلوا اصحاب هذه عقيدة الکفریہ  
 حفظنا الله من العقائد الزائفة آمین ثم  
 آمین حرره الفقیر احمد موسی المصری  
 المنوفی امام مسجد الجامع کلکتہ  
 اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں ہو جو یہ اعتقاد  
 رکھتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اور شیطان  
 کا علم دونوں برابر ہیں اور ایسا ہی حال ہر چاروں  
 مسائل مذکورہ کے اعتقاد کریں ایسے اعتقاد کریں  
 دیوبند کے ہوں یا کسی مقام کے ہوں بین تمام  
 دنیا کے بھائی مسلمانو کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان  
 عقائد کفریہ سے احتیاط کریں اور یحییٰ اللہ تعالیٰ  
 ان گمراہ عقیدوں سے بچائے آمین۔ کتبہ الفقیر  
 احمد موسیٰ المصری المنوفی امام مسجد ناخدا کلکتہ

حامدا ومصليا ومسلما  
 جمیع اہل اسلام پر مخفی نر ہے۔ کہ یہ فقیر ابتدا میں علماء دیوبند کے (بدعقیدگی

کا حال شکر، بالکل مخالف تھا مگر عرصہ تین سال کا ہوتا ہے جبکہ جناب مولوی قاضی حسن صاحب دیوبند سے کلکتہ تشریف لائے مین نے اُن سے علم غیب و بعض عقائد کے متعلق چند سوالات کے جوابات سے اُن کا عقیدہ اہل سنت و اجماعت کے مطابق پایا اور خود بھی دیوبند جا کر اس امر کے تحقیق کرنے کی کوشش کی لیکن کی سطح مجھ پر انکی خلاف عقیدگی ثابت نہیں ہوئی اسلئے مین قریب تین سال سے انکی تعریف و توصیف کرتا رہا۔ اب عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ پھر علماء دیوبند کی تشریف آوری کا شہرہ ہوا۔ چند حضرات میرے پاس تشریف لائے اور علماء دیوبند کی تصنیفات بھی لیتے آئے مجھ کو تشریح کے ساتھ پڑھکر سنایا جسکے سننے اور دیکھنے سے شک پیدا ہو گیا کہ علماء دیوبند ناحق پر ہیں اور مولوی احمد رضا خان صاحب بالکل حق پر ہیں اور جو انکے عقائد کی نسبت کہا جاتا ہے۔ صریحاً بتان ہے۔ پھر بھی مجھ کو انکے طرف سے اطمینان کلی نہیں ہوا تھا کہ اتفاقاً ایک دن ہم اور جناب شی محمد لعل خان صاحب جناب حاجی یوسف نیل علی رضا صاحب جناب محمد شفیع صاحب سکریٹری انجمن قاسم المعارف و جناب احمد حسین صاحب آنولے والے۔ جناب حاجی اسماعیل صاحب آنولے والے کے مکان پر وہاں مولوی احمد الدین صاحب ہلوی و صاحب خانہ موجود تھے۔ ان کل حضرات کے سامنے مناظرہ کی گفتگو چھڑی اور یہ قرار پایا کہ ایک محقق شخص جسکو طرفین کے لوگ بلا مبالغہ منصف ٹھہرائیں تجویز کرنا چاہیے۔ اس پر جناب حاجی یوسف صاحب نے یہ فرمایا کہ مولانا بیکات احمد صاحب ٹونکی کیسے ہیں۔ فوراً جناب مولانا مولوی احمد الدین صاحب ہلوی نے یہ فرمایا کہ جزاک اللہ وہ نہایت عالم باعمل متقی صوفی خفی ہیں۔ آپکے علم فضل مین بھلا کسکو کلام ہے بلکہ ورا یک معتمد علماء دیوبند سے بھی





جو مولوی اسماعیل دہلوی نے کہا اور اسمین تعصب رکھتے ہیں اور اپنی کوشش صرف کرتے ہیں اس کے اقوال کے صحیح کرنے میں اور اس نے (اللہ اسے معاف کرے) بعض ایسے عقاید کو دیا جو عقائد اہلسنت و جماعت سے نہیں۔ انہیں بعض ہیں کہ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا برائیوں اور نقصانوں والا ہونا ممکن ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا تو اس نے جائز مانا کہ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جھوٹی بات بولے نہ بر طریق نقل و حکایت کے اسلئے کہ یہ محال نہیں کیونکہ تمامی قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے کافروں کی باتوں کو نقل فرمایا ہے بلکہ اس نے جائز مانا کہ اللہ تعالیٰ ایسی خبر دے جو واقع میں جھوٹی ہو اور اپنی کتابوں میں اس مسئلہ پر یہ دلیل پیش کی کہ آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو بندہ کی قدرت کا خدا کی قدرت سے زیادہ ہونا لازم آئیگا اور یہ اس کی بات فحش غلطی ہے جسکی پہلی دلیل یہ ہے کہ اگر برائیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا موصوف ہونا جائز ہو اور یہ ممکن ذاتی ہو تو اس کے واقع ہونے کے فرض محال نہ لازم آئے باوجودیکہ پناہ بخدا اس سے لازم آتا ہے باطل ہونا اللہ کے اس قول ومن اصدق من اللہ قیلاً وغیرہ کا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اہلسنت و جماعت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا برائیوں اور نقصان کی صفات کے ساتھ موصوف ہونا محال بالذات ہے اور جو محال لذاتہ ہو وہ کبھی ممکن بالذات ہو نہیں سکتا تیسری دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا یا خوبی ہے یا برائی اگر اچھی صفت ہے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جملہ صفات کمالیہ والا ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے ذات باری علت نامہ ہے تو پناہ بخدا بالفعل جھوٹا ہوگا اور اگر بری بات ہے تو وہ محال بالذات ہے ممکن ہو نہیں سکتا چوتھی دلیل یہ ہے کہ زیادتی ایک ایسی



چیز ہے جو برابری کے بعد ہوگی تو اگر بندہ کی قدرت تمامی مقدورات اسی پر ہوا اور  
 وادتی یہ کہ وہ کذب پر بھی قادر ہے جو باری تعالیٰ میں موجود نہیں۔ تو یقیناً وادتی لازم  
 آئیگی اور جیسا یا نہیں تو زیادتی بھی نہیں۔ کیا نہیں بتاتے کہ زیادتی ہو نہیں سکتی  
 جتنک کہ برابری نہ ہو اور جب برابری نہیں تو زیادتی کہاں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے  
 برتر ہے اور جبکہ اس قائل نے اس عقیدہ کو گرہاں اس سے پچھلے علما دیوبند و سہارنوی  
 مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی و مولوی اشرف علی تھانوی نے  
 اس کا اتباع کیا اور یہ سب لوگ اسکے قول کے صحیح کرنے پر جھک پڑے اور اس بار  
 میں رسائل لکھے جیسے محمود حسن دیوبندی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا۔  
 جس کا نام جہد المقل رکھا اور لکھا جو کچھ کہ لکھا اور اُنکے اگلے اس عقیدہ کو چھپاتے اور  
 اسمین بحث سے پرہیز کرتے تھے۔ لیکن اُنکے پچھلے اس زمانہ والوں نے اسمین بہت  
 شغب کیا اور تبلیس و تدلیس میں کوئی گسر اٹھانہ رکھی اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی شان ارفع و اعلیٰ میں اس قسم کی تفریط کی جس سے مسلمانوں کے رونگٹے کھڑے  
 ہوتے ہیں اگر اسکی خبر چاہتے ہو تو اُنکی کتابیں دیکھو اور بعض اُنسے وہ جو اس قائل  
 اسمعیل دہلوی نے اپنے رسالہ میں لکھا جس کا نام تقویت الایمان رکھا اور اسمین  
 تمامی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بہت کمی کی ہے اور اُن کی  
 شان میں وہ بات کہی جو اس لایق نہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان والا  
 میں کہی جائے اور اُنکے معصرون خصوصاً ہمارے استاد و خاتم الحکماء و ائمہ  
 جناب مولانا محمد فضل حق صاحب خیر آبادی نے بہت ہی بلیغ رد فرمایا اللہ تعالیٰ  
 انہیں بہتر جزا دے اور بعض اُن میں سے وصف خاتمیت محمدی کے اشتراک کا

ممکن ہونا ہے تو اس نے کئی مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاتمیت میں جساثر  
 مانے ہیں اور اسکا بھی رد علامہ موصوف نے کیا ہے جو چھپ گیا ہے اور وہ ایک  
 مستقل و بڑی کتاب ہے اور بعض انہیں سے یہ کہ اس نے مسئلہ شفاعت میں  
 ایک نئی بات نکالی اور امر شفاعت میں وہ کہا جو عقائد اہلسنت و جماعت سے  
 کوسون دور ہے اگر تجھے اطلاع منظور ہے تو اس کے لئے فریقین کی کتاب دیکھ  
 اور یہ لوگ اس زمانہ میں موجود ہیں وہ ہلاک ہو گئے اسکی پیروی میں اور یہ لوگ  
 اس کے قائل ہوئے جو اس نے کہا اور ہر روز مناظروں میں ایسی باتیں کہتے ہیں کہ کوئی  
 مسلمان اپنی زبان سے نہیں نکال سکتا۔ خلاصہ یہ کہ ادب کی رسی انکے گردنوں  
 میں نہیں اور نہ یہ لوگ آداب شرعیہ کے ساتھ متمسک ہیں۔ بڑی بات ہے جو انکے  
 منہ سے نکلتی ہیں وہ جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ حال کلام یہ کہ یہ سب لوگ عقائد میں  
 محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں اور یہ وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا اور آپ لوگ  
 اس کے افعال و اقوال سے واقف ہیں اور اسکا رد کیا ہے شیخ دحلان کی نے اپنے  
 رسالہ میں جو چسپکر شریع بھی ہو گیا ہے محصل یہ ہے کہ یہ لوگ عقائد میں محمد بن  
 عبدالوہاب کے پیرو ہیں اور انکی عادت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 و اولیاء عظام کے حق میں انکی شان کے لائق و ادب کے نہیں اور انکا دعویٰ  
 شرک و بدعت سے بچنا ہے۔ اور دعویٰ انکا اچھا ہے لیکن انہوں نے یہ سمجھا  
 کہ شرک انبیاء و اولیاء کی تعظیم اور انکے قبور پر حاضر ہونا اور انکے آثار کے ساتھ برکت  
 لینا اور ان تک شذر حال کرنا اور انکے ساتھ توکل کرنا ہے اور بہت باتیں کرتے  
 ہیں اس بات سے کہ انبیاء و اولیاء کے لئے وہ بات ثابت ہو جس سے انکی تعظیم



نکلتی ہے اور انکا خیال یہ ہے کہ یہ ایک قسم کا شرک ہے اور انھوں نے اپنا نام محمدی  
 اور موصد رکھا ہے۔ باوجودیکہ باری تعالیٰ کا قبایح اور عیوب اور برائیوں والا ہونا  
 ممکن جانتے ہیں۔ اللہ کی شان ہرگز اس سے جو ظالم لوگ کہتے ہیں اور نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ذکر و لاوت و معراج کو بدعت ضلالت جانتے ہیں یہ وہ ہے جو مجھے اُنکے  
 اقوال و افعال سے معلوم ہیں۔ اے میرے دوست میں انجین نہیں دوست  
 رکھتا ہوں انکو عقاید کو دوست رکھتا ہوں اور نہ یہ جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس عقیدے میں حق پر ہیں یا سلف  
 صالح کے طریقہ پر اور انکو عقیدے جو میں نے ذکر کئے یہ باطل عقیدے ہیں۔ ہمارے  
 مشایخ کرام کے عقیدہ دن کے خلاف ہے اور میں اسے پسند نہیں کرتا۔ کہ میں اُسے  
 آنکھوں اور اُسے مناظرہ کروں کیونکہ اس زمانہ میں مناظرہ گالی گلوچ کرنا اور ایک  
 دوسرے کو کافر بنانا ہے اور اسی طرح میں اُسے بھی پرہیز کرتا ہوں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کیلئے علم غیب مخصوص بات الہی مانتے ہیں بہت ہی زیادتی کرتے ہیں اور یا کرام کی شان میں اور  
 سجدہ کرنے میں اور طواف کرنے میں اور مزار و نکو بوسہ دینے میں اور وہ باتیں کرتے  
 ہیں جو خلاف سنت ہے اور ملا ہی اور مرزا میر سنیے میں مشغول ہوتے ہیں اور عرسوں  
 میں اور بد مذہبوں اور اہل ہوار کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اور جو کچھ یہ کرتے  
 ہیں وہ کرتے ہیں۔ ہاں صرف قبروں پر موافق سنت حاضر ہونا اور اُنکے ساتھ برکت  
 ڈھونڈنا اور اللہ سے دعائیں اٹکا و سپیلہ پکڑنا میں اسے جائز سمجھتا اور برکت  
 لیتا اور توسل کرتا ہوں۔ اور میں دوست رکھتا ہوں اور خدا سے تمنا ہے کہ مجھے  
 اُنکے طریقہ پر زندہ رکھے اور انکی محبت میں ملے اور اُنکے دوستوں کے گروہ میں  
 اٹھائے اور میرا خاتمہ اور انجام بخیر کرے انکی برکت سے یہ وہ ہے جو میرے نزدیک

وَاللَّيْسَ فِيهَا يَعْشِقُونَ مَذَاهِبَ ۖ أَوْ تَمِيزَ سِلَاحَ ۖ أَمِيدَ وَارِدِ عَابِرِ كَلَامٍ أَحْمَدِ  
 البہاری العظیم آبادی وطناء الثوکی نزلیا و الحنفی مذہباً و الجبشتی صابری مشرباً و انجیر آبادی  
 تلمیذاً عفا اللہ عنہ بر جہادی الآخر ۳۲ ۳۳ ہجری  
 لہ

مفتی محمد علی خان عفی اللہ عنہ نمبر ۶ کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دیوبندی مولویوں کے ایمان کے ستر فکٹ

حضرات! بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں اپنے آن  
 بھولے بھالے بھائیوں کو اس فریب کے جال سے آگاہ کر دوں جو آنکھ لے ایک  
 چالاک صیاد نے نمائشی دانے ڈال کر بچھا رکھا ہے جس میں پھنس کر عذاب آخرت کا سزا  
 ہونا لابدی ہے۔ جس میں الجھکر راحت ابدی سے محروم رہنا لازمی ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ ایسے شخص کو کیا کہا جائے جسکی قابلیت کا اظہار جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی ہو۔ جسکی معلومات کا انحصار آنجناب پاک  
 کی برائیاں ہو۔ جسکے قلم کا زور حضور سرور کائنات کے اعتراضات پر ختم ہو۔ جسکے  
 خیالات میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰت والسلام کا علم معاذ اللہ شیطان کے  
 علم سے گھٹا ہو۔ مسلمان تو ملکہ لازم ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور جس گروہ میں ایسے  
 افراد ہوں اسکے سایہ سے بچو۔ ایسے لوگوں کی لمبی چوڑی دھواں دھار تقریر  
 یا تحریر پر نہ آؤ میری تحریر کا منشا کوئی خاص عناد اس گروہ سے نہیں ہے۔

یہ دونوں خطوط  
 مولانا محمد شفیع صاحب  
 شائع کیے گئے ہیں



میرے ان چند سطور کا مقصد کوئی ذاتی عداوت اس جماعت سے نہیں ہر مین  
جو کچھ لکھ رہا ہوں اور آئندہ لکھوں گا۔ اس غرض ہمیشہ یہی ہوگی کہ عوام الناس سید  
سادھے مسلمان انکے دام سے بچتے رہیں۔ اب میں آگے چل کر اس ہشتہار کی نقل  
کرتا ہوں جو علمائے فرنگی محل لکھنؤ نے اس جماعت کے بارے میں مشایخ  
کیا ہے اور اس خط کی بھی نقل کرتا ہوں جو مکہ معظمہ سے جناب مولانا مولوی  
مشتاق احمد صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ نے بنام منشی حاجی  
محمد لعل خان صاحب ارسال فرمایا ہے اور جس میں اس گروہ کی صاف صاف  
لفظوں میں انھوں نے تکفیر کی ہے۔ علاوہ اسکے میرے پاس بہت سے سٹارٹ  
حضرات دیوبند کے نام ایسے موجود ہیں جن میں علمائے ہند اور عرب نے اہکا  
سارا کچا چٹھا کر دیا ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ انکو وقتاً فوقتاً اشایخ  
کر کے عوام پر ظاہر کر دوں گا کہ یہ حضرات فریب اور مکاری میں کس قدر دستگاہ کھڑے ہیں

### نقل مضمون از ہشتہار علمائے فرنگی محل لکھنؤ

انکے بعد مرتبہ آن وہابیوں کا ہے جو غیر مقلد ہیں یہ ائمہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور انبیاء  
کی توہین کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بغض و کینہ رکھتے ہیں اور انکی بے حرمتی  
کرتے ہیں۔ انھیں کے قریب وہ وہابی ہیں جو تہلیل تو کرتے ہیں مگر عقائد میں  
وہابیہ کے موافق ہیں۔ انکی علامت سے یہ ہے کہ خدا کے جھوٹ بولنے کے  
قابل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ مانتے  
ہیں آپکے ذکر میلاد کو کنہیا کے جنم سے مشابہت دیتے ہیں قیامِ تعظیمی کرنے والے کو



مشرک جانتے ہیں جماعت نادیہ کو ہر حال میں برا سمجھتے ہیں زیارت قبور اور استمداد  
 اولیاء اللہ کو شرک سمجھتے ہیں انکے اعراض کو بدعت تصور کرتے ہیں۔ گیارہویں اور  
 بارہویں کے قوارع انکے نزدیک رام لیلا ہندوؤں کے میلے کے حکم میں ہوتے ہیں اور  
 ظاہر میں اتباع سنت کے مدعی اور بدعت کے دادر کرنے والے اپنے کو بتاتے ہیں اور  
 پند و نصائح بھی موافق معقول و عقل کے کرتے ہیں عوام الناس انکے کہنے میں انکی ظاہری  
 اتباع شریعت دیکھ کر جلدی آجاتے ہیں اور سلف کے طریقہ کو جہنم کی ہرسم کی خیر و برکت  
 چھوڑ بیٹھتے ہیں ایسے لوگوں سے بہت ڈرتے رہنا چاہئے اور جو کتابیں آردو کی انکی  
 تصنیف سے ہیں انکے مطالعہ سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ قاعدہ یہ سمجھنا چاہئے کہ جو بات  
 خلاف علماء قدیم دیکھیں یا سنیں وہ بدو و دیانت کیے قبول نہ لیں کہ وہ اکثر گمراہی کا باعث  
 نقل خط جناب مولوی مشتاق احمد صاحب بن مولانا مولوی  
 احمد حسن صاحب کانپوری مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ  
 اپنے اہل دیوبند کے ہائے میں دریافت فرمایا ہے اسکے ہائے میں میرا و حضرت والد صاحب  
 مرحوم و مغفور کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص حضرت روحی فدوی علیہ السلام کے علم و شیطان  
 کے علم کو زیادہ کہو یا حضرت کے علم کو بہانہ و حیوانات کے علم سے تشبیہ دیو یا میلاد ستر  
 قیام کو نہ جیسا کہ ہم نے تشبیہ دیوبے کا فریاد خواہ اہل دیوبند ہوں یا غیر اہل دیوبند کسی  
 تخصیص نہیں اگر اہل دیوبند ایسا کریں تو وہ بھی اس حکم سے طعہ نہیں ہیں جیسے خلیل  
 نہیثوی کی عبارت زیادتی علم شیطان کی حضرت کے علم سے صاف ظاہر ہوتی ہے یا  
 حفظ الایمان میں حضرت کے علم کو بہانہ و حیوانات سے تشبیہ دیوبے کا اثر علی تھاوی نے



ایسے ہی ایک فتویٰ میلاد کے بارے میں بینے دیکھا تھا اس وقت مفتی کا نام محفوظ نہیں اس میں  
میلاد کے قیام کو کندھیا کے جنم سے تشبیہ مفتی نے دی تھی علاوہ ازیں جو بات کفر کی ہو  
اُسکو اسلام کی بات میں شمار کرنا اور اُسپر سلا نوں کو ترغیب علی کی دلانا صحیح کفر ہی آب  
سلیے اسمعیل شہید دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں خیال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا بدرجہا بدتر ہو گا و خیر کہ خیال سے نماز میں متفرق ہونے سے پس جب  
حضرت کا خیال نماز میں لگائے اور گدھے کے خیال سے بدتر ہو تو پھر نماز کیسے ہماری ہو سکتی  
ہے کیونکہ نماز میں قرأت فرض ہوا اور قرآن پاک کی کونسی ایسی آیت ہے جو حضرت پر نازل  
نہ ہوئی ہو تاکہ اسکی تلاوت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ اور  
جب قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں بلکہ پورا قرآن حضرت پر حضرت کی تصدیق کیلئے  
معجز بنا کر اتارا گیا تو قرآن پاک کے ہر ہر کلمہ الفاظ سے حضرت کا خیال ضرور ہو گا۔ اور  
یہ خیال اسمعیل کے نزدیک گدھے اور گائے کے خیال سے بدرجہا برا ہے اور اُسکو  
ایمان کھنا اور اُسپر سلا نوں کو ترغیب لانا کفر نہیں تو کیا اسلام ہو سکتا ہے اور جمیع علما  
دیوبند نے تقویۃ الایمان پر ترغیب علی کی دلائی اور اسکی عمدہ و قابل عمل ہونے پر  
مہر و دستخط کی ہے غرض کہ انکی خرافات و ہذلیات کو لکھوں۔

(از مکہ معظمہ مشتاق احمد مددس مدرسہ مولتیہ) ۱۵ رجب ۱۳۲۲ھ

آبِ اُتر میں حضرات دیوبند سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے باز آجائیں  
زمانہ روشن ہوا سستی کی ایک چمک بجلی کی طرح آنکے تمام خرمین مگر کو جلا کر خاک سیاہ  
کر دیگی۔ وہ وقت آچکا ہے کہ مقرض حقیقت انکی تحریر کے لمبے چوڑے الجھے ہوئے جال  
کے چرنے پر نئے اڑا دیگی سچائی کی ہوا جگہ سے جنبش کر چکی ہے قریب ہے کہ آنکے فریب کا

دامنِ اُلٹ جائیگا انکشافِ حقیقت سے دنیا کی آنکھیں پر نور ہو جائیں گی۔ تعجب ہے کہ  
 حضراتِ دیوبند فرماتے ہیں کہ ہماری تحریرِ عوام کی سمجھ میں نہیں آتی ممکن ہے کہ علماءِ فرنگی  
 محلِ لکھنؤ جو ہندوستان کے سربراہ اور دہل علم ہیں انکی سمجھ نے بھی تصور کیا ہو اور انہوں  
 نے اس طرح اپنی اشتہار میں لکھ مارا۔ علاوہ اسکے میں نہیں کہہ سکتا کہ حضراتِ دیوبند کسی  
 یورپین آردو لکھتے ہیں جو بجز انکے کوئی ہندوستانی سمجھ نہیں سکتا۔ حضراتِ دیوبند اسکا  
 فیصلہ آپ ہی کر دیں۔ جب آپ کی تحریر کی سمجھ میں نہ آئیگی تو کوئی آپ پر عمل کیسے کرے گا۔ مذہبی  
 تحقیقات کا اظہار آپ ایسی ولایتی آردو میں کیوں کریں جسکے حل کرنے میں اقلیہ میں کی  
 روح بھی گھبرا اٹھے۔ کامل انجینیروسی ہے جو ایسا سیدھا راستہ بنائے جس میں چلنے  
 والے کو رہبر کی ضرورت نہ ہو۔ تحریر کا منشا ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اسکو ایسا  
 سمجھ جائے کہ شبہ باقی نہ رہے تقریر کی غرض ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ سننے والا مطلب سے پوری  
 طرح واقف ہو جائے۔ مگر حضراتِ دیوبند آپکی تحریر اور تقریر دونوں اس قاعدے کے  
 خلاف ہیں نہایت افسوس ہے کہ آپ اپنا مومن کو علما کی فہرست میں درج کراتے ہیں  
 اور دوسط آردو ایسی بھی نہیں لکھ سکتے جو عوام کی سمجھ میں کامل طور سے آجائے۔  
 المستتر محمد یعقوب چھتری والے ۲۶ رام موہن گھوس لین

## دیوبندیوں کے بیچے نماز درست نہیں

اما بعد۔ اصرارِ یوبند کے بعض عقائد جو اہل سنت و اجماعت کے مخالف ہیں وہ یہ ہیں۔  
 معاذ اللہ خداوند تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے بھائی  
 کی سی کرنی چاہو اور سب نبیا علیہم السلام معاذ اللہ منہ اللہ کے سامنے چار سے زیادہ ذلیل ہیں اور



شیطان کا علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے شیطان کا علم محیط نصرتا بہت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط نص سے ثابت نہیں۔ مولود شریعت اور ذکر ولادت کو جمع بدعات سے خالی ہو جائے نہیں۔ اور یا رسول اللہ کہنا مطلقاً ممنوع ہے اسبط اور بھی انکے عقائد فاسدہ ہیں تین عقیدہ اول کے مولوی اسماعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اور ایضاً الحق میں لکھے ہیں۔ اور چوتھا مسئلہ مولوی غلیل احمد صاحب سہارنپوری نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں درج کیا ہے۔ پانچواں مسئلہ مولوی رشید احمد صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔ یا رسول اللہ کہنے کو یہ لوگ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ حالانکہ مطلقاً منع نہیں۔ تہذیب السلام علیک ایھا الذی بھینہ نذا و خطاب ارد ہے۔ اور ترمذی کے کتاب الدعوات میں موجود ہے۔ کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعلیٰ کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْجَّہُ اِلَیْکَ بِبَیِّنَاتٍ مِّمَّکَ اِنِّیْ الرَّحْمَہُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتُوْجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ہِذِہِ الْخُتْرَ جملہ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بظیفیل تیرے نبی محمد مجسم رحمۃ کے۔ اے محمد بیشک میں متوجہ ہوتا ہوں بذریعہ آپ کے اپنے رب کے حضور میں اپنی حاجت برائی کے لئے۔ حسین صاف لفظ یا محمد موجود ہے پھر کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص لسلام علیک یا رسول اللہ باین خیال پڑھے کہ ملائکہ اس صلوٰۃ کو رد فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں کیونکر ناجائز ہوگا۔ غرض جس شخص کے یہ عقائد ہوں اسے مطلقاً توبہ کرائی جائے۔ اور تا وقتیکہ ان عقائد سے تائب نہوں اسکے پیچھے نماز ناجائز ہوگی۔ اور مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے عقیدہ والے سے احتیاط نہ کریں۔ اور اسکے بیان کیے ہوئے مسائل پر عمل نہ کریں۔ تا وقتیکہ کسی حنفی المذہب عالم متوسط العقائد سے دریافت نہ کریں۔



اور مسئلہ علم غیب پر اس طرح عقیدہ رکھنا چاہئے کہ عالم الغیب الشہادہ اللہ تعالیٰ ہی اور  
 علم غیب بالذات مختص ساتھ اللہ تبارک تعالیٰ کہہ دے اور اسے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو علم اتنی مغیبات کا عطا فرمایا ہو کہ احاطہ بشری سے خارج ہو۔ علم مَا كَانَتْ وَمَا يَكُونُ اور علم لوح  
 و قلم اور علم جنت و نار اور علم قیامت کہ یہ سب مغیبات ہیں۔ علم اکابر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو عطا فرمایا ہے۔ مگر یہ سب علوم اللہ کے علم کے سامنے وہ نسبت بھی نہیں رکھتے کہ جو  
 قطرہ کو نسبت دریا کے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے اور جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا علم متناہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم، علم غیب ہے اور یہ علم علم بالمغیبات ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 کا علم بالذات ہے اور یہ علم بالعرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ہے اور یہ علم حادث ہے۔ غرض  
 شرع میں علم الغیب مختص ساتھ اللہ جل جلالہ کے ہے اور خاصہ پروردگار عالم ہے اور  
 شرع اسکی رخصت نہیں دیتی کہ علم الغیب بلا اضافہ بجز خداوند تعالیٰ کے اور کسی علم میں  
 استعمال کیا جائے۔ اسیدوہ سے بہتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو علم بالمغیبات  
 کہا جائے۔ یا علم غیب بالعرض کہا جائے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بالمغیبات  
 معلومات اللہ اور معلومات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مساوی نہیں۔ بعد علم اللہ کے  
 علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ہے۔ نہ جیسا کہ دیوبندی خیال کرتے ہیں کہ علم شیطان  
 کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم پس دیوار کا نہیں ہے  
 العیاذ باللہ منہ سب لہما تو تکوین عقیدہ علم غیب میں رکھنا چاہیو۔ واللہ اعلم بالصواب

نقل مہر برکات احمد۔ برکات احمد حنفی مدہباً خیراً بادی تلذامیہ و نگری

بھاری وطناء و التوکی سزیدلا

المشہر عبد الرحمن مارواڑی نمبر ۱۵ کراس اسٹریٹ کلکتہ



# صحت نامتہ تاریخ و بابیہ و دیوبندیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	دفع	دفع	۱۱	۱۵	کھکے بندون میں کھلے بندون کھلے کھلے	کھکے بندون میں کھلے بندون کھلے کھلے
"	۳	دون	وان	۱۲	۴	کی گئی	کی گئی
"	۴	خالع	خالع	"	۱۵	مرجوع	مرجوع
"	۵	وظفر ہیم	وظفر ہیم	"	۱۹	ادون لوگون کی	ادون لوگون کی
"	"	عام ملت داکین	عام ملت داکین	۱۳	۲	کسو	کسو
۴	۱۳	اللہ تعالیٰ بندون کو	اللہ تعالیٰ نے بندون کو	"	۴	آنخین	آنخین
۶	۴	جہان دنیا	جان دینا	"	"	نظم	نظم
۷	۱۶	پہنچا	وہ کتنی سخت	"	۱۴	تیک نہ	تیک نہ
۸	۱۱	گرایا جائیگا	جائیگا	۱۲	۱	واسطہ پر	واسطہ پر
"	۱۳	رضی اللہ عنہ	رضی اللہ عنہا	"	۲	مرجوع	مرجوع
"	۱۵	ابوذر	معاذ بن جبل	"	۷	حدیث کی	حدیث کی
"	۱۸	بکری کا پکڑ لیتا ہے	بکری کا بھیڑا پکڑ لیتا	"	۸	کئے	کئے
"	"	جسکو دیکھنا چاہیوں	ہے اسے جو نفرت و	"	۹	ہم کو یہ حدیث معلوم	تم ان حدیثوں میں
"	"	سے نفرت اور بے	بے آنسی کے سبب	"	"	ہونگی	یہ کام کرتے ہو
"	"	آنسی کے سبب کیلی	گلے میں نہ لے	"	۱۰	طریقوں	طریقوں
"	"	والکافۃ	والعامۃ	"	۱۶	ذکریا	ذکریا
۹	۱	اور جہاں کہ گلے سے	اور جو گلے سے دو	۱۵	۳	دیکھتے ہو کیا حال	وہ کچھ لایا جو دیکھ رہے
"	"	ایکلی چلی جاوے اور	رہ جائے اور جو	"	۴	کی یہ ہے	کی ہے
"	"	جسکو ایکلی رہ جاوے	گلے کے کنارے	"	۴	نقل کیا ہے	کہا ہے
"	"	اپنی جماعت سے	پر ہے۔۔۔	"	۶	آئمہ	آئمہ
"	"	فان حذب اللہ	وان جندنا ہم	"	۱۱	عینہ	عینہ
"	"	ہم الغالبون بنی تحقیق	الغالبون۔۔۔	"	۱۷	امام شافعی نے	"
"	۱۳	ہناکے	ہنالک	"	۶	شہد	شہد
۱۱	۸	ترقی کیا	ترقی کی	"	۸	امام الخلیفۃ	امام الخلیفۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۱۰	مَع	مَع	۲۲	۵	ابن جریج	ابن جریج
"	۱۳	اِدْرِیْس	اِدْرِیْس	"	۱۹	مصطفوی	مصطفوی
"	"	صَحیح	صَحیح	۲۶	۷	حقیقت	حقیقت
"	"	حُکْم	حُکْم	۲۷	۲	آن	آن
"	۱۵	سِیَا	سِیَا	"	۱۰	بن ابی سلیمان	بن ابی سلیمان
۱۶	۱۶	فَقْهَ عِیَال	فَقْهَ عِیَال	۲۹	۲	جرج	جرج
۱۷	۳	محمد بن حسین	محمد بن حسین	"	۱۲	زبیری	زبیری
"	۸	کہا دوہین وہ تو	کہا بہت بعید وہ تو	"	۱۶	تشریف لے گئے	حاضر ہوئے
"	"	علی بن کچ اوپرین	علی بن کچ طبقہ بالا میں	"	۱۷	فرمایا	عرض کی
"	۱۱	چالیس برس	پینتالیس برس	۳۱	۳	تشریح اور مشعرین حرام	شریک و مسعرین کد اُ
۱۹	۹	سویں بار	سودین بار	"	۵	جاؤ	جاؤ گے
"	۱۲	ماءِ جَمَد	ماءِ جَمَد	"	۶	جاؤ	جاؤ گے
"	۱۵	آحَد	آحَد	"	"	شریح	شریک
"	"	لَمْ یَتَّخِذْ	لَمْ یَتَّخِذْ	"	۷	تینو	تینوں
۲۱	۸	آستاذ الحائنین	آستاذ المحدثین	"	۱۳	مشعر	مسعر
"	۱۵	سند	سند	"	۱۶	شریح	شریک
۲۲	۵	صلعم	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	"	"	"	"
"	۶	"	"	۳۲	۱۳	قبروں سے اٹھاؤ	محشرین لاؤ
"	۱۰	ایتناولہ	ایتناولہ	۳۳	۱۱	محمود	محمد
"	۱۱	معجم طرانی نے کیرین	معجم طرانی نے معجم کیرین	۳۴	۲	یوسف	ابو یوسف
۲۳	۱	بن معین	بن معین	"	۱۱	قبیحہ	قبیح
"	۲	روح	روح	"	۱۷	ہودے	ہے
"	"	ابن جریج	ابن جریج	۳۶	۱	غدی	غدا
"	۱۰	سعید	سعید	"	۳	سوا اللہ کے	انکا علم سوا اللہ کے بتا
"	۱۹	بزار	بزار	۳۷	۲	ابو	ابی
۲۴	۱	حفص	حفص	"	۲۰	شاگرد	شاگرد نے



صفحہ	نفاط	صفحہ	نفاط	صفحہ	نفاط
بالرائے	۲۱	۳۷	ہوری	۱۵	۵۳
میں	۱۵	۳۸	سچ	۲	۵۵
یعفوریت	۱۷	۳۹	جس	۱۳	۵۶
فجزائے	۲۰	۴۰	الرد	۱۸	۵۷
تقی	۵	۴۱	دو نوں	۱۲	۵۸
کچھری	۱۳	۴۲	علماء	۱۳	۵۹
پرانی	۱۵	۴۳	سندی	۷	۶۰
وجہ	۶	۴۴	مکالمہ	۱۰	۶۱
شفائی	۸	۴۵	العامہ	۱۹	۶۲
یعنی بظاہر	۱۱	۴۶	سندۃ الخلفاء	۳	۶۳
بالمشافہ	۲۰	۴۷	الحجج و	۵	۶۴
"	۲۳	۴۸	الحجج	"	۶۵
میں سے	۲۴	۴۹	وزقون	۶	۶۶
مکالمہ	۲۵	۵۰	تذکریا	۹	۶۷
تھی	۱۸	۵۱	فتد بمرتہ	۱۲	۶۸
وہلہ	۱۹	۵۲	بالحدیث	۱۵	۶۹
بنائے	۲۱	۵۳	بالحدیث	۱۴	۷۰
بھی	۲۲	۵۴	الربانی	۵	۷۱
بھڑک	۲۳	۵۵	صلوات اللہ علیہ	۱۲	۷۲
یہی	۲۴	۵۶	ابتداء و انتہا	۱	۷۳
تھا کہ	۲۵	۵۷	حقیقت	۹	۷۴
تھا تو ہی	۲۶	۵۸	الفاظ	۱۳	۷۵
کیسے کہ	۲۷	۵۹	بین	۱۸	۷۶
کفریہ والوں سے	۲۸	۶۰	پہنچائے	۱۰	۷۷
	۲۹	۶۱	آخر	۱۰	۷۸
	۳۰	۶۲	حذیفہ	۱۸	۷۹